بسم اللہ الرحمن الرحیم
فیض الباری
علامہ محمد ابو الحسن سیالکوٹی رحمۃ اللہ
اردو ترجمہ
فتح الباری
ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ
شرح صحیح بخاری
۱۶۔۱۷۔۱۸
تصدیر
حافظ محمد اسمٰعیل الخطیب
تقدیم
حافظ محمد اسمٰعیل اسد حفظہ اللہ
مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور

فیض الباری

علامہ محمد ابوالحسن سیالکوٹی

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

جلد ۱۶

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیب

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسد

بحسن اہتمام
عبداللطیف ربانی مدیر

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور
042-37321823
0301-4227379

نام کتاب

فیض الباری ترجمہ فتح الباری

جلد ششم

مصنف .... علامہ ابوالحسن سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

دوسرا ایڈیشن .... اگست 2009ء

ناشر .... مکتبہ اصحاب الحدیث

قیمت کامل سیٹ 10000

کمپوزنگ وڈیزائننگ .... حافظ عبدالوھاب
0321-416-22-60

ڈسٹری بیوٹرز

مکتبہ اخوت

(مچھلی منڈی) اردو بازار۔ لاہور فون: 7235951

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ، پہلی منزل دوکان نمبر:12 مچھلی منڈی اردو بازار لاہور۔
042-7321823 0301-4227379

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْمَغَازِيْ. کتاب ہے بیان میں جنگوں اورلڑائیوں کے۔

فائدہ: اصل غزوہ کے معنی قصد کرنے کے ہیں اور مراد ساتھ مغازی کے اس جگہ وہ چیز ہے جو واقع ہوئی حضرت ﷺ کے قصد کرنے سے طرف کافروں کے ساتھ نفس نفیس اپنے کے یا ساتھ لشکر بھیجنے کے اپنی طرف سے اور قصد کرنا کافروں کا عام تر ہے اس سے کہ ان کے شہروں کی طرف ہو یا ان جگہوں کی طرف ہو جن میں اترے ہوں یعنی ان کے لشکر کے اترنے کی جگہ خواہ میدان ہو تا کہ داخل ہوں اس میں مثل جنگ احد اور خندق کی۔ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ. باب ہے بیان میں جنگ عشیرہ یا عسیرہ کے۔

فائدہ: ٹھکانہ اس کا نزدیک جگہ حج کے ہے ینبع میں اس کے اور شہر کے درمیان راہ کے سوائے اور کچھ نہیں اس جنگ میں حضرت ﷺ کے ساتھ ایک سو پچاس آدمی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ دو سو آدمی تھے۔ حضرت ﷺ نے ابو سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کو اس میں اپنا خلیفہ بنایا یعنی اپنے پیچھے۔ (فتح)

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَآءَ ثُمَّ بُوَاطَ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ.

ابن اسحاق نے کہا کہ پہلے پہل حضرت ﷺ نے جنگ ابواء کی پھر بواط پھر عشیرہ۔

فائدہ: ابوا ایک گاؤں کا نام ہے اس کے اور جحفہ کے درمیان مدینہ کی طرف سے تیس میل کا فاصلہ ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ نام اس کا اس واسطے رکھا گیا ہے کہ اس میں وبا تھی اور ابن اسحاق کی مغازی میں ہے کہ غزوہ وڈان کی پہلی جنگ ہے حضرت ﷺ کے سب جنگوں سے ہجرت سے بارہ مہینے کے بعد ماہ صفر میں حضرت ﷺ مدینے سے نکلے قریش کے ساتھ لڑنے کے ارادے سے پس عہد و پیمان کیا آپ ﷺ نے اس میں قوم بنی حمزہ بن بکر بن عبد مناف سے موادعت کی آپ ﷺ سے ان کے رئیس مجدی نے اور پلٹ آئے حضرت ﷺ اس میں بغیر لڑائی کے۔ ابن ہشام نے کہا کہ حاکم کیا تھا حضرت ﷺ نے مدینے پر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو اور نہیں ہے درمیان اس چیز کے کہ سیرت میں ہے اور درمیان اس چیز کے کہ نقل کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن اسحاق سے کچھ اختلاف اس واسطے کہ ابوا اور ودان دونوں مکان ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں ان کے درمیان چھ سات میل کا فاصلہ ہے اور ابو اسود نے اپنے مغازی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ حضرت ﷺ جب ابواء میں پہنچے تو عبید بن

حارث رضی اللہ عنہ کو ساٹھ مردوں کے ساتھ بھیجا تو وہ قریش کی ایک جماعت سے ملے اور ایک دوسرے پر تیر اندازی کی تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مارا اور پہلے پہل اللہ کی راہ میں سعد رضی اللہ عنہ ہی نے تیر مارا اور کہتے ہیں کہ پہلے پہل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو جھنڈا بنا کر دیا اور اسی طرح جزم کیا ہے ساتھ اس کے موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے اور اور لوگوں نے۔ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والے ابو مرثد رضی اللہ عنہ تھے حلیف حمزہ رضی اللہ عنہ کے۔ اور یہ واقعہ رمضان کے مہینے میں تھا پہلے سال ہجری میں اور تھے تیس مرد تا کہ قریش کے قافلے کو لوٹیں تو وہ ابو جہل سے ملے اور اس کے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس حائل ہوا درمیان ان کے مجدی۔ ابن اسحاق نے کہا کہ ربیع الاول کے مہینے میں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ بواط میں پہنچے رضویٰ کی طرف سے مگر اس میں بھی کسی سے نہ ملے یعنی قریش کے قافلے سے نہ ملے۔ ابن ہشام نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے پر سائب بن عثمان رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا اور لیکن جنگ عشیرہ پس کہا ابن اسحاق نے کہ وہ مکان ینبع میں تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف جمادی الاولیٰ میں نکلے تھے اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ قریش ہی سے لڑنے کا تھا پس عہد و پیمان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ساتھ بنی مدلج کے کنانہ سے۔ ابن ہشام نے کہا کہ حاکم کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں مدینے پر ابو سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کو اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ ان تینوں سفروں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطے نکلے تھے کہ قریش کے قافلے سے ملیں جبکہ وہ شام کو آتے جاتے اس راہ سے گزرتے تھے اور یہی سبب تھا جنگ بدر کے واقع ہونے کا اور اسی طرح وہ لشکر جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر سے پہلے بھیجا تھا کما سیاتی اور کہا ابن اسحاق نے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی طرف پھرے تو کچھ دن نہ گزرے تھے کہ لوٹ لی کرز بن جابر فہری نے اور پر مواشی مدینہ کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ سفران میں پہنچے بدر کی اطراف میں تو کرز بن جابر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نہ آیا وہ کسی راہ سے بچ کر نکل گیا اور یہ پہلا بدر ہے اور تحقیق پہلے گزر چکا ہے کتاب العلم میں بیان عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے لشکر کا اور یہ کہ وہ اور ان کے ساتھی کچھ قریشیوں کو ملے اس حال میں کہ پھرنے والے تھے وہ قریشی ساتھ تجارت کے شام سے پس لڑائی کی انہوں نے ساتھ ان کے اور یہ جنگ رجب میں واقع ہوئی سو ان میں سے کچھ لوگوں کو قتل کیا اور کچھ کو قید کیا اور ان کا سب مال چھین لیا اور یہ پہلی لڑائی ہے جو اسلام میں واقع ہوئی اور پہلی غنیمت ہے جو ہاتھ آئی اور ان لوگوں میں سے جو مارے گئے عبداللہ بن حضرمی تھا بھائی عمرو بن حضرمی کا اور اسی ڈاکے کے سبب سے رغبت دلائی ابو جہل نے قریش کو جنگ بدر پر اور ترمذی وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت کر کے نکلے تو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ قریش نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا بیشک ہلاک ہو جائیں گے پس اتری یہ آیت ﴿أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا﴾ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہ پہلی آیت ہے جو قتال میں اتری اور ذکر کیا ہے غیر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اذن دیا گیا ہے ان کو بیچ لڑنے کے ساتھ ان لوگوں

کے جو لڑیں ان سے اس آیت کی رو سے ﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ﴾ پھر حکم ہوا ان کو ساتھ لڑنے کے ساتھ اس آیت کے ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوا﴾ ۔الایۃ۔

٣٦٥٥ ـ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قِيلَ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُشَيْرُ أَوِ الْعُسَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُشَيْرَةُ.

٣٦٥٥۔ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا تو کسی نے ان سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جنگ کیے ہیں انہوں نے کہا کہ انیس جنگ کہا گیا کہ آپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جنگ کیے ہیں انہوں نے کہا کہ سترہ جنگ میں نے کہا کہ پس پہلے پہل کون سا جنگ ہوا کہا عشیر یا عسیرہ یعنی شک کے ساتھ ذکر کیا شعبہ کہتا ہے تو میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا سو انہوں نے کہا کہ عشیرہ ساتھ شین کے بغیر شک کے۔

فائدہ: سائل ابو اسحاق راوی ہے بیان کیا ہے اس کو اسرائیل بن یونس نے ابو اسحاق سے اور یہ جو انہوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جنگ کیے ہیں تو مراد ان کی ساتھ ان کے وہ جنگیں ہیں جن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس نکلے برابر ہے کہ اس میں لڑے ہوں یا نہ لڑے ہوں لیکن ابو یعلیٰ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اکیس جنگ ہیں جن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے تھے سو دو جنگوں کا ذکر کرنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بھول گیا اور شاید وہ دونوں ابواء اور بواط ہیں اور پوشیدہ رہا یہ اوپر ان کے واسطے کمسن ہونے ان کی کے اور احتمال ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے دو کو ایک شمار کیا ہو پس تحقیق کہا ہے موسیٰ بن عقبہ نے کہ لڑائی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آٹھ جنگوں میں بدر میں، پھر احد میں، پھر احزاب میں، پھر مصطلق میں، پھر خیبر میں، پھر مکے میں، پھر حنین میں، پھر طائف میں، انتہی۔ اور نہیں ذکر کیا ہے اس نے جنگ قریظہ کو اس واسطے کہ جوڑا اس کو ساتھ احزاب کے اس واسطے کہ وہ اس کے پیچھے متصل تھا اور اس کے غیر نے اس کو جدا بیان کیا ہے واسطے واقع ہونے اس کے جدا بعد شکست کھانے لشکروں کفار کے اور اسی طرح اس کے غیر نے طائف اور حنین کو ایک ہی شمار کیا ہے اس واسطے قریب قریب ہونے ان دونوں کے پس جمع ہوگا اس تطبیق پر قول زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ کا اور تحقیق فراخی کی ہے اس میں ابن سعد نے پس پہنچی گنتی ان جنگوں کی جن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود نکلے ستائیس کو اور تابع ہوا ہے اس میں واقدی کو اور وہ مطابق ہے واسطے اس چیز کے کہ شمار کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے لیکن اس نے جدا بیان کیا ہے وادی القری کو خیبر سے اشارہ کیا ہے طرف اس کے سہیلی نے اور شاید چھ زائدہ اسی قبیلے سے ہیں اور اسی پر محمول ہے جو عبدالرزاق نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوبیس جنگیں کی ہیں یعنی جس نے جنگوں کا شمار ستائیس یا اس سے زیادہ بیان کیا ہے تو اس نے سب

جنگوں کو جدا جدا بیان کیا ہے اور جس نے کم بیان کیا ہے اس نے بعض دو دو جنگوں کو ایک ایک شمار کیا ہے اور اس میں سب اقوال کی تطبیق ہو جاتی ہے واللہ اعلم اور لیکن بعوث اور سرایا یعنی چھوٹے چھوٹے لشکر جن کے ساتھ حضرت ﷺ خود تشریف نہیں لے گئے ہیں ابن اسحاق کے نزدیک چھتیس ہیں اور واقدی کے نزدیک اڑتالیس ہیں اور حکایت کی ہے ابن جوزی نے کہ ستاون ہیں اور مسعودی کے نزدیک ساٹھ ہیں اور ہمارے شیخ نے ستر سے زیادہ بیان کیے ہیں اور واقع ہوا ہے نزدیک حاکم کے اکلیل میں کہ وہ سو سے زیادہ ہیں پس شاید انہوں نے مغازی کو بھی ان کے ساتھ جوڑ لیا ہے اور یہ جو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ عشیرہ ہے تو ان کے اس قول پر سب اہل سیر کا اتفاق ہے اور یہی ٹھیک ہے اور لیکن غزوہ عسیرہ کا پس وہ جنگ تبوک ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ﴾ یعنی جو تابع ہوئے اس کے تنگی کی گھڑی میں اور نام رکھا گیا جنگ تبوک ساتھ اس کے یعنی عسیرہ کے واسطے اس چیز کے کہ تھی اس میں مشقت سے کما سیاتی بیانہ اور لیکن یہ جنگ پس منسوب ہے طرف مکان کے جس میں وہ پہنچے تھے اور اس کا نام عشیر یا عشیرہ ہے اور وہ ایک جگہ کا نام ہے اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ مطلوب اس جنگ میں قریش کا وہ قافلہ تھا جو تجارت کے واسطے مکہ سے شام کی طرف چلا تھا سو وہ قافلہ حضرت ﷺ سے فوت ہوا یعنی دوسری راہ بچ کا نکل گیا اور حضرت ﷺ اس کے پھرنے کے منتظر تھے سو نکلے حضرت ﷺ تا کہ اس کو آگے سے مل کر لوٹ لیں پس اسی سبب سے واقع ہوا جنگ بدر کا اور کہا ابن اسحاق نے کہ سبب بیچ جنگ بدر کے وہ ہے جو حدیث بیان کی مجھ سے یزید بن رومان نے عروہ سے کہ ابوسفیان تیس سواروں کے ساتھ شام میں تھا ان میں سے مخرمہ بن نوفل اور عمرو بن عاص تھے سو متوجہ ہوئے طرف مکہ کے ایک بڑے قافلے میں کہ اس میں قریش کا مال تھا تو حضرت ﷺ ان کی طرف نکلے اور ابوسفیان خبریں ڈھونڈتا تھا سو اس کو خبر پہنچی کہ حضرت ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کو لوٹنے کے ارادے سے نکلے ہیں تو اس نے ضمضم بن عمر کو مکے میں قریش کی طرف بھیجا اس حالت میں کہ رغبت دلاتا تھا ان کو واسطے بچانے اپنے مالوں کے اور ڈراتا تھا ان کو مسلمانوں سے پس طلب کیا ان سے ضمضم نے نکلنا واسطے لڑائی کے پس نکلے قریش ہزار سوار میں اور ان کے ساتھ سو گھوڑا تھا اور ابوسفیان کو سخت ڈر ہوا تو اس نے دریا کے کنارے کنارے راہ لی اور بہت جلد چلا یہاں تک کہ مسلمانوں سے بچ کر نکل گیا سو جب وہ بے خوف ہوا تو قریش کو پیغام بھیجا کہ پھر آؤ مسلمانوں کے ساتھ نہ لڑنا تو ابوجہل اس سے باز نہ آیا پس واقع ہوئی جنگ مقام بدر میں۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّقْتَلُ بِبَدْرٍ.

باب ہے بیان میں ذکر کرنے حضرت ﷺ کے اس شخص کو جو بدر میں مارا جائے گا۔

فائدہ: جنگ بدر کے واقع ہونے سے پہلے کچھ زمانہ، پس واقع ہوا مطابق اس کے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اور تحقیق واقع ہوا ہے مسلم میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے انہوں نے روایت کی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ بے شک حضرت ﷺ

دکھاتے تھے ہم کو جگہیں گرنے اہل بدر کی فرماتے تھے کہ کل یہاں فلانا کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہاں فلانا مارا جائے گا پس قسم ہے اس کی جس نے حضرت ﷺ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ نہ چوکے وہ ان جگہوں سے یعنی جس جس جگہ کا حضرت ﷺ نے نشان بتلایا اسی اسی جگہ مارے گئے ایک بال بھر فرق نہ پڑا اور واقع ہوئی پیشین گوئی اور حالانکہ وہ بدر میں تھے اس رات میں جس کی صبح کولڑائی ہوئی برخلاف حدیث باب کے وہ اس سے کچھ زمانہ پہلے ہے۔ (فتح)

٣٦٥٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هٰذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيقَكَ

٣٦٥٦ - عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ بے شک سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کا یار تھا اور جب امیہ مدینے میں گزرتا تھا یعنی شام کو جاتے ہوئے تو وہ سعد رضی اللہ عنہ کے پاس اترا کرتا تھا اور جب سعد رضی اللہ عنہ مکے سے گزرتے تھے تو امیہ کے پاس اترا کرتے تھے یعنی حضرت ﷺ کے ہجرت کرنے سے پہلے سو جب حضرت ﷺ مدینے میں تشریف لائے تو سعد رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے کو چلے تو مکے میں امیہ کے پاس اترے تو انہوں نے امیہ سے کہا کہ میرے واسطے کوئی گھڑی خلوت (یعنی جب کوئی آدمی نہ ہو) کے دیکھ یعنی تلاش کر شاید کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کروں سو امیہ سعد رضی اللہ عنہ کو لے کر دو پہر کے قریب نکلا تو ابو جہل ان دونوں سے ملا سو اس نے کہا اے ابو صفوان (یہ امیہ کی کنیت ہے) تیرے ساتھ یہ کون ہے اس نے کہا یہ سعد ہے ابو جہل نے کہا کیا میں تجھ کو نہیں دیکھتا کہ تو مکے میں طواف کرتا ہے بے خوف اور حالانکہ تم نے دین سے پھرنے والوں کو یعنی مسلمانوں کو جگہ دی ہے اور تم کہتے ہو کہ ہم ان کی مدد اور اعانت کرتے ہیں خبردار رہو قسم ہے اللہ کی کہ اگر تو ابو صفوان کے ساتھ نہ ہوتا تو اپنے گھر والوں کی طرف سلامت نہ پھرتا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو بلند آواز سے کہا کہ خبردار رہو قسم ہے اللہ کی اگر تو مجھ کو اس سے روکے گا تو البتہ روکوں گا میں تجھ کو اس چیز سے کہ وہ سخت تر ہے تجھ پر اس سے تیرے

عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلٰى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِيْ فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِيْ فَفَزِعَ لِذٰلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيْدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلٰى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَىْ مَا قَالَ لِيْ سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِيْ فَقَالَ أُمَيَّةُ وَاللّٰهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَّكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُوْ جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوْا عِيْرَكُمْ فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَّخْرُجَ فَأَتَاهُ أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتٰى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِيْ تَخَلَّفُوْا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُوْ جَهْلٍ حَتّٰى قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبْتَنِيْ فَوَاللّٰهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيْرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِيْنِيْ فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ لَا مَا أُرِيْدُ أَنْ أَجُوْزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيْبًا فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيْرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذٰلِكَ حَتّٰى قَتَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ.

راہ کو جو مدینے والوں پر گزرتی ہے یعنی جو راہ اس کے نزدیک ہے اور جس راہ سے تم شام کو تجارت کے واسطے جاتے ہو تو امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنی آواز کو ابو الحکم (ابو جہل) پر بلند نہ کر کہ وہ کے والوں کا سردار ہے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چھوڑ ہم کو آپ سے اے امیہ یعنی بس اب تیری دوستی تمام ہو چکی اب تو ہم مسلمانوں کے ساتھ میل جول نہ رکھ پس قسم ہے اللہ کی میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مسلمان تجھ کو اے امیہ مار ڈالنے والے ہیں امیہ نے کہا کہ کے میں مجھ کو ماریں گے سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا تو امیہ اس بات سے سخت ڈرا (اور اس کا سبب یہ ہے جو دوسری روایت میں آچکا ہے کہ امیہ نے کہا قسم ہے اللہ کی جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے ہیں تو جھوٹ نہیں بولتے پس قریب تھا کہ ڈر کے مارے اس کا گوز نکل جائے) سو جب امیہ اپنی عورت کی طرف پھرا تو کہا کہ اے ام صفوان کیا تو نہیں دیکھتی جو مجھ کو سعد نے کہا، تو اس کی عورت نے کہا کہ اس نے تجھ کو کیا کہا امیہ نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خبر دی کہ مسلمان مجھ کو مار ڈالنے والے ہیں تو میں نے اس سے کہا کہ مکہ میں تو اس نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں سو امیہ نے کہا قسم ہے اللہ کی کہ میں کے سے باہر نہیں نکلوں گا سو جب جنگ بدر کا دن ہوا (ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آیا پکارنے والا یعنی ضمضم، اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ جب وہ کے میں پہنچا تو اس نے اپنا کرتا پھاڑ ڈالا اور پکارا کہ اے گروہ قریش بچاؤ اپنے مالوں کو جو ابو سفیان کے ساتھ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو آلپٹے ہیں فریاد رسی کرو فریاد رسی کرو) تو ابو جہل نے لوگوں سے کہا کہ باہر نکلو اور اپنے قافلے کو پاؤ سو امیہ نے باہر نکلنے کو

مکروہ جانا تو ابو جہل اس کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اے ابو صفوان بے شک جب لوگ تجھ کو دیکھیں گے کہ تو پیچھے رہا اور حالانکہ تو مکے والوں کا سردار ہے یعنی اپنی قوم کا تو وہ بھی تیرے ساتھ باز رہیں گے سو نہ چھوڑا اس کو ابو جہل نے یہاں تک کہ امیہ نے کہا کہ مگر جب تو نے مجھ پر غلبہ کیا ہے پس قسم ہے البتہ میں مکے کا بہتر اونٹ خریدوں گا یعنی پس جب میں کسی چیز سے خوف کروں گا تو اس پر بھاگنے کے واسطے مستعد رہوں گا پھر امیہ نے وہ اونٹ خریدا پھر اپنی عورت سے کہا کہ اے ام صفوان مجھ کو سامان درست کر دے تو اس کی عورت نے اس سے کہا اور تو تحقیق بھول گیا ہے جو تیرے بھائی یثربی نے تجھ سے کہا تھا اس نے کہا میں بھولا نہیں اور میں نہیں چاہتا کہ میں ان کے ساتھ جاؤں مگر تھوڑی دور پھر جب امیہ نکلا تو شروع کیا اس نے یہ کہ نہ اترتا تھا کسی جگہ میں مگر کہ اپنے اونٹ کو باندھتا تھا یعنی ان کے ساتھ نہیں جاتا تھا ان کے پیچھے پیچھے جاتا تھا پس ہمیشہ رہا اسی حال پر یہاں تک کہ اللہ نے اس کو بدر میں قتل کیا۔

فائدہ: بیان کیا ہے ابن اسحاق نے اس صفت کو کہ مکر کیا تھا ساتھ اس کے ابو جہل نے امیہ کو یہاں تک کہ مخالفت کی اس نے اپنے نفس کی رائے کی بیچ نہ نکلنے کے مکے سے پس کہا اس نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ابن ابی نجیح نے کہ امیہ بن خلف نے پکا ارادہ کیا تھا اوپر نہ نکلنے کے مکے سے اور تھا وہ بڈھا بھارے بدن والا سو عقبہ بن ابی معیط اس کے پاس انگیٹھی لایا یہاں تک کہ اس کو اس کے آگے رکھا اور کہا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تو عورتوں میں سے ہے کہا کہ اللہ تیرے منہ کو برا کرے اور گویا ابو جہل نے متعین کیا تھا عقبہ کو اوپر اس کے یہاں تک کہ اس کے ساتھ یہ مکر کیا اور اس حیلے سے اس کو باہر نکالا اور تھا عقبہ بے وقوف۔ ابن اسحاق نے کہا کہ قتل کیا امیہ کو ایک مرد نے بنی مازن سے جو انصار سے ہے اور کہا ابن ہشام نے کہ شریک ہوا اس کے مارنے میں معاذ بن عفراء اور خارجہ بن زید رضی اللہ عنہما اور بعض کہتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا اور اس کا بیٹا علی بن امیہ پس قتل کیا تھا اس کو عمار رضی اللہ عنہ نے اور اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کئی معجزے ہیں، ظاہر اور بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ قوت نفس اور

یقین سے اور اس حدیث میں ہے کہ عمرے کا شان قدیمی ہے اور یہ کہ اذن دیا گیا تھا اصحاب کو عمرہ کرنے کا پہلے اس سے کہ عمرہ کریں حضرت ﷺ برخلاف حج کے واللہ اعلم۔ (فتح) اور مناسبت حدیث کی ترجمہ سے اخیر جملے سے ہے کہ یہاں تک کہ اللہ نے اس کو قتل کیا۔ (واللہ اعلم)

بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ. باب ہے بیان میں قصے جنگ بدر کے۔

فائدہ: بدر ایک مشہور گاؤں ہے منسوب ہے طرف بدر بن مخلد بن نضر بن کنانہ کے کہ وہ وہاں اترا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ بدر ایک کنویں کا نام ہے نام رکھا گیا ساتھ اس کے واسطے گول ہونے اس کے یا واسطے صاف ہونے پانی اس کے پس گویا کہ اس میں بدر یعنی چودھویں رات کا چاند دیکھا جاتا تھا اور واقدی نے بہت لوگوں سے اس کا انکار کیا ہے یعنی وہ گاؤں کا نام ہے کنویں کا نام نہیں۔ (فتح)

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ إِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ أَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰى إِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَأْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ﴾. (آل عمران: ۱۲۳).

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ البتہ تمہاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر کی لڑائی میں اور تم خوار تھے سو ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم شکر کرو (اے نبی) جب آپ کہنے لگے مسلمانوں کو کیا تم کو کفایت نہیں کہ تمہاری مدد بھیجے رب تمہارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اترے البتہ اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیز گاری کرو اور وہ آئیں تم پر اسی دم تو مدد بھیجے تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے پلے ہوئے گھوڑوں پر اور یہ تو اللہ نے تمہارے دل کی خوشی کی ہے اور تا کہ تسکین ہو تمہارے دلوں کو اور مدد صرف اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا تا کہ کاٹ ڈالے بعض کافروں کو یا ذلیل کرے ان کو کہ پھر جائیں نامراد

فائدہ: یہ جو کہا کہ تم خوار تھے یعنی تھوڑے تھے بہ نسبت مشرکوں کے جو ان کے مدمقابل تھے اور اس جہت سے کہ وہ پیادے تھے مگر تھوڑے ان میں سے اور اس جہت سے کہ ان کے پاس ہتھیار نہ تھے اور مشرکین اس کے برعکس تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت ﷺ نے لوگوں کو ابوسفیان کے ملنے کے واسطے بلایا تا کہ لوٹیں وہ چیز کہ اس کے ساتھ تھی قریش کے مالوں سے اور اس کے ساتھ آدمی تھوڑے تھے تو اکثر انصار کو یہ گمان نہ ہوا کہ لڑائی واقع ہوگی پس نہ

چلے ساتھ ان کے ان میں سے مگر تھوڑے اور نہ ساتھ لیا انہوں نے سامان تیاری کا جیسا کہ چاہیے تھا برخلاف مشرکوں کے اس واسطے کہ وہ مستعد ہو کر نکلے تھے واسطے بچانے اپنے مالوں کے اور اسی طرح قول اللہ تعالیٰ کا: ﴿اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ﴾ پس اختلاف کیا ہے اس میں اہل تاویل نے بعض کہتے ہیں کہ وہ نَصَرَ کے متعلق ہے پس بنا بر اس کے بدر کے قصے میں ہے اور اسی پر ہے عمل مصنف کا یعنی امام بخاری رحمہ اللہ کا اور یہی قول ہے اکثر کا اور ساتھ اسی کے جزم کیا ہے داودی نے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ متعلق ہے ساتھ قول اللہ کے ﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ﴾ بنا بر اس کے پس وہ متعلق ہے ساتھ قصے احد کے اور یہ قول عکرمہ اور ایک گروہ کا ہے اور تائید کرتی ہے پہلی وجہ کی وہ خبر جو روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے ساتھ سند صحیح کے شعبی سے کہ بدر کے دن مسلمانوں کو پہنچی کہ کرز بن جابر مشرکوں کی مدد کرتا ہے پس اتاری اللہ نے یہ آیت کیا تم کو کفایت نہیں کہ مدد بھیجے تمہارا تمہارا رب تین ہزار فرشتے کہا اس نے پس نہ مدد کی کرز بن جابر نے مشرکوں کی اور نہ مدد بھیجی اللہ نے مسلمانوں کے ساتھ پانچ ہزار کی اور روایت ہے قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ مدد کی اللہ نے مسلمانوں کی ساتھ پانچ ہزار فرشتوں کے اور ربیع بن انس سے روایت ہے کہ مدد کی اللہ نے مسلمانوں کی دن بدر کے ساتھ ہزار فرشتوں کے پھر زیادہ کیا ان کو پس تین ہزار ہو گئے پھر زیادہ کیا ان کو پس پانچ ہزار ہو گئے اور شاید کہ تطبیق دی ہے اس نے ساتھ اس کے درمیان دونوں آیتوں آل عمران اور انفال کی کے اور تحقیق اشارہ کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ اختلاف کے نزول میں پس ذکر کیا آیت ﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ﴾ کو جنگ احد کے بیان میں اور اسی طرح قول اس کا ﴿لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ﴾ اور جو اس کے سوائے ہے اس کو جنگ بدر کے بیان میں ذکر کیا اور یہی ہے معتمد اور فور کے معنی غضب کے ہیں یہ قول عکرمہ اور مجاہد کا ہے۔ (فتح)

وَقَالَ وَحْشِیٌّ قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَیْمَةَ بْنَ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ یَوْمَ بَدْرٍ وَّقَوْلُهٗ تَعَالٰی ﴿وَاِذْ یَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ﴾. (الأنفال:٧) الْاٰیَةَ الشَّوْكَةُ الْحَدُّ.

وحشی نے کہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا۔ یعنی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب وعدہ دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے دو گروہوں میں سے ایک کا کہ وہ تمہارے واسطے ہے یعنی ایک تم کو ہاتھ لگے گا اور تم چاہتے تھے کہ جس میں اسلحہ نہ ہو وہ ہاتھ میں لگے۔

فائدہ: نازل ہوئی یہ آیت بدر کے قصے میں بغیر خلاف کے بلکہ ساری سورہ انفال یا اکثر بدر کے قصے میں اتری اور آئندہ آئے گا بیچ تفسیر قول سعید بن جبیر کے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ سورہ انفال کس باب میں اتری تو انہوں نے کہا کہ بدر میں اتری اور مراد ساتھ دو گروہوں کے قافلہ تجارت اور فوج ہے۔ پس تھا قافلے میں ابوسفیان

اور جو اس کے ساتھ تھے مانند عمرو بن عاص اور مخرمہ بن نوفل کے اور وہ چیز کہ ساتھ اس کے تھی اموال سے اور تھا فوج میں ابو جہل اور عتبہ بن ربیعہ وغیرہ قریش کے رئیسوں سے مستعد ساتھ ہتھیاروں کے اور تیار واسطے لڑائی کے اور مسلمان چاہتے تھے کہ قافلہ ہاتھ لگے اور یہی مراد ہے ساتھ اس آیت کے کہ تم چاہتے تھے کہ جس میں اسلحہ نہ ہو وہ ہاتھ لگے اور مراد ساتھ ذات شوکت کے وہ گروہ ہے جس میں ہتھیار تھے اور روایت کی طبرانی اور ابونعیم نے دلائل میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ مکے والوں کا قافلہ شام سے آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لوٹنے کے ارادے سے نکلے سو یہ خبر مکے والوں کو پہنچی تو انہوں نے قافلے کی طرف جلدی کی اور قافلہ مسلمانوں سے آگے بڑھ گیا اور وعدہ دیا تھا اللہ نے مسلمانوں کو کہ تم کو ایک گروہ ہاتھ لگے گا اور تھا ملنا قافلہ کا محبوب تر طرف ان کی اور سہل تر اسلحہ میں اور خاص تر لوٹنے میں اس سے کہ کفار قریش کے لشکر سے ملیں سو جب قافلہ ان سے فوت ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ بدر میں اترے پس واقع ہوئی لڑائی پھر ذکر کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ٹکڑا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور پوری حدیث غزوہ تبوک میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ اس کا قول ہے کہ کسی کو عتاب نہ ہوا۔ (فتح)

٣٦٥٧ ۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَیْرَ اَنِّیْ تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ یُعَاتَبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ عِیْرَ قُرَیْشٍ حَتّٰی جَمَعَ اللّٰهُ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰی غَیْرِ مِیْعَادٍ.

٣٦٥٧۔ عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ میں کسی جنگ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دینے سے پیچھے نہیں رہا مگر جنگ تبوک میں لیکن میں جنگ بدر میں پیچھے رہا اور اللہ نے کسی کو عتاب نہ کیا جو اس سے پیچھے رہا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے قافلے کے ارادے سے نکلے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑائی کا ارادہ نہ تھا یہاں تک کہ جمع کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو غیر میعاد پر۔

فائدہ: یعنی اور بغیر ارادے لڑائی کے اور کہتے ہیں کہ اس قافلے میں ہزار اونٹ تھا اور پچاس ہزار اشرفی تھی اور اس میں قریش کے تیس مرد تھے اور بعض کہتے ہیں کہ چالیس تھے اور بعض کہتے ہیں کہ ساٹھ تھے اور یہ جو انہوں نے کہا لیکن میں بدر میں پیچھے رہا تو یہ استثناء ہے مفہوم سے ان کے قول میں لَمْ اَتَخَلَّفْ اِلَّا فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اس واسطے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ میں سب جنگوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا ماسوائے تبوک کے اور انہوں نے

دونوں کو ایک لفظ کے ساتھ مستثنیٰ نہیں کیا اس واسطے کہ باز رہے تھے تبوک میں اپنے اختیار سے باوجود مقدم ہونے طلب کے اور واقع ہونے عتاب کے اور لیکن جو باز رہے اس سے برخلاف جنگ بدر کے بیچ ان سب امروں کے اسی واسطے مغایرت کی انہوں نے درمیان دونوں پیچھے رہنے کے۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿إِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ إِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ إِلَى الْمَلَآئِكَةِ أَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَأُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾. (الأنفال:١٣).

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب تم فریاد کرنے لگے اپنے رب سے سو اللہ نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں مدد بھیجوں گا تمہاری ہزار فرشتے لگا تار آنے والے اور نہیں گردانا اس مدد کو اللہ نے مگر خوشخبری کے لیے اور اس واسطے کہ چین پکڑیں دل تمہارے اور نہیں مدد مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ زور آور ہے حکمت والا جس وقت ڈال دی تم پر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کو اور اتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کرے اور دور کرے تم سے شیطان کی نجاست کو اور تا کہ ثابت رکھے تمہارے دلوں کو اور محکم کرے پاؤں کو جب حکم بھیجا تمہارے رب نے فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں سو تم مسلمانوں کے دل ثابت کرو میں کافروں کے دلوں میں دہشت ڈال دوں گا سو مارو گردنوں پر اور کاٹو ان کے پور پور یہ اس واسطے کہ خلاف کیا انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا اور جو کوئی مخالف ہو اللہ کا اور اس کے رسول کا تو اللہ کی مار سخت ہے

فائدہ: اور پہلے گزر چکی ہے وجہ تطبیق کی درمیان قول اس کے بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اور درمیان قول اس کے بِثَلَاثَةِ الَآفٍ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں دو حدیثیں وارد کی ہیں پس مقداد رضی اللہ عنہ کے قصے میں بیان ہے اس چیز کا جو واقع ہوئی پہلے لڑائی سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں بیان فریاد کرنے کا ہے۔ (فتح)

٣٦٥٨ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيْلُ عَنْ مُّخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ

٣٦٥٨۔ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے ایک جگہ حاضر ہوا یعنی جس جگہ کہ انہوں نے کہا جو بیان مذکور

شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لِأَنْ أَكُوْنَ صَاحِبَهٗ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا﴾ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَسَرَّهٗ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ.

ہے البتہ ہونا میرا صاحب اس جگہ کا اور کہنا اس قول کو کہ انہوں نے کہا بہتر ہے نزدیک میرے اس چیز سے کہ تولی جائے ساتھ اس کے اس کا بیان یوں ہے کہ مقداد رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کے خلاف بددعا کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں کہتے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ جا تو اور تیرا رب سو دونوں لڑو، لیکن ہم لڑتے ہیں کافروں سے آپ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ روشن ہوا اور مقداد رضی اللہ عنہ کے اس قول سے خوش ہوئے۔

فائدہ: یہ جو انہوں نے کہا کہ اس چیز سے کہ اس سے تولی جائے یعنی ہر اس چیز سے کہ مقابل ہو اس کے دنیاوی مال سے اور بعض کہتے ہیں کہ ثواب سے اور یا مراد عام تر ہے اس سے اور مراد مبالغہ ہے بیچ بیان کرنے عظمت اس جگہ کے اور یہ کہ اگر وہ اختیار دیے جائیں درمیان اس کے کہ ایسی جگہ اور ایسی بات کہنے کا ان کو موقع ملے اور درمیان اس کے کہ حاصل ہو واسطے ان کے وہ چیز کہ اس کے مقابل ہے جو چیز کہ ہو تو البتہ ہو حاصل ہونا اس جگہ کا واسطے ان کے محبوب تر طرف ان کی۔

فائدہ: ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ کہا اس کلام کو مقداد رضی اللہ عنہ نے جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفراء میں پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ قریش کا ارادہ جنگ بدر کا ہے اور یہ کہ نجات پائی ابوسفیان نے ساتھ اپنے ساتھیوں کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ لیا پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پس کہا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دینے کے واسطے تقریر کی اور خوب تقریر کی پھر عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پھر مقداد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پس ذکر کیا جیسا کہ باب کی حدیث میں ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پس کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو برک الغماد (ایک جگہ کا نام ہے یمن میں) تک لے جائیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کریں گے پھر فرمایا کہ ہم کو مشورہ دو پس لوگوں نے معلوم کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کو مراد رکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈر تھا کہ شاید انصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ دیں اس واسطے کہ نہیں بیعت کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے انصار نے مگر اس پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کریں اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا چاہے اس کو روکیں نہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمن کی طرف چلیں سو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدستور چلو واسطے اس چیز کے کہ جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ ہیں سو حضرت ﷺ اس بات سے خوش ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شاید آپ ﷺ ایک کام کے واسطے نکلے تھے یعنی واسطے لوٹنے ان مالوں کے کہ ابوسفیان کے ساتھ قافلے میں تھے سو اللہ نے اس کے علاوہ امر پیدا کیا یعنی لڑائی پس آپ ﷺ بدستور چلیں پس جوڑیں رسے جس کے چاہیں اور کاٹیں رسی جس کے چاہیں اور دشمنی کریں جس سے چاہیں اور لیں ہمارے مالوں سے جتنا چاہیں اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو حضرت ﷺ نے فرمایا اور ہم مدینے میں تھے کہ مجھ کو ابوسفیان کے قافلے کی خبر پہنچی پس کیا تم چاہتے ہو کہ اس کی طرف نکلو شاید اللہ ہم کو اس کے مال سے غنیمت دے ہم نے کہا ہاں سو جب ہم ایک دو روز چلے تو آپ ﷺ کو خبر ہوئی اور آپ ﷺ نے ہم کو خبر دی پس کہا تیار ہو جاؤ واسطے لڑائی کے تو ہم نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہم تو لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے پھر حضرت ﷺ نے وہی بات کہی تو مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کہا کہ ہم آپ کو نہیں کہتے جیسا کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا اور لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے ہمراہ لڑنے والے ہیں تو ہم انصار کے گروہ نے تمنا کی کہ ہم نے بھی ویسا کہا ہوتا جیسا مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ﴾. (الأنفال:٥)۔ (فتح)

٣٦٥٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾. (القمر:٤٥).

٣٦٥٩۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ الٰہی میں تجھ کو تیرا قول قرار یاد دلاتا ہوں یعنی کمال عاجزی کے ساتھ تیرے عہد و پیان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہوگی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ کو اتنی دعا کفایت کرتی ہے سو حضرت ﷺ خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے تھے کہ عنقریب کافروں کا لشکر بھاگ جائے گا اور پیٹھ پھیرے گا۔

فائدہ: یہ حدیث اصحاب رضی اللہ عنہم کی مرسل حدیثوں سے ہے اس واسطے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما وہاں حاضر نہیں تھے اور شاید لیا ہے اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمر رضی اللہ عنہ سے یا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پس مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب بدر کی جنگ ہوئی تو آپ ﷺ نے مشرکوں کی طرف نظر کی اور وہ ہزار مرد تھے اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم تین سو انیس مرد تھے سو حضرت ﷺ نے قبلے کی طرف منہ کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ دراز کیے پس ہمیشہ اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی چادر آپ ﷺ کے کندھوں سے گری اور عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا تو حضرت ﷺ نے مشرکوں کی

طرف نظر کی اور ان کو زیادہ معلوم کیا اور مسلمانوں کی طرف نظر کی اور ان کو تھوڑے جانا سو آپ ﷺ نے دو رکعت نماز کی نیت کی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے داہنے طرف کھڑے ہوئے سو حضرت ﷺ نے دعا کی اور آپ ﷺ نماز میں تھے کہ الہی مجھ کو خوار نہ کر مجھ کو ذلیل نہ کر الہی میں تیرا قول قرار تجھ کو یاد دلاتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ الہی یہ قریش ہیں بڑے فخر اور تکبر کے ساتھ آئے ہیں لڑتے ہیں اور تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں الہی پس میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ ایک قبہ میں تھے اور مراد ساتھ قبے کے خیمہ ہے جس کو اصحاب رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے بیٹھنے کے واسطے بنایا تھا اور طبرانی میں ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں سنا ہم نے کسی کو کہ گم شدہ چیز کو ڈھونڈتا ہو سخت تر ڈھونڈنا محمد ﷺ سے واسطے اپنے رب کے دن بدر کے الہی میں تجھ کو تیرا قول قرار یاد دلاتا ہوں یعنی انتہائی درجے کی التجا کی۔ سہیلی نے کہا کہ حضرت ﷺ کی بہت عاجزی اور سخت التجا کرنے کا سبب یہ تھا کہ آپ ﷺ نے فرشتوں کو دیکھا تھا کہ لڑائی میں محنت اٹھاتے ہیں اور انصار موت کی تمنا کرتے ہیں اور جہاد کبھی ہتھیاروں کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی دعا کے ساتھ اور سنت ہے کہ امام لشکر کے پیچھے ہو اس واسطے کہ وہ ان کے ساتھ نہیں لڑتا پس نہیں مناسب کہ اپنی جان کو راحت دے پس مشغول ہوئے حضرت ﷺ ساتھ ایک دو امروں کے اور وہ دعا ہے اور یہ جو کہا کہ الہی اگر تو چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہوگی اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ الہی اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر ڈالے گا تو زمین میں تیری بندگی نہیں ہوگی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ نے یہ اس واسطے کہا کہ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا پس اگر آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی اس وقت ہلاک ہو جاتے تو نہ اٹھایا جائے گا کوئی جو ایمان کی طرف بلائے اور مشرکین بدستور اللہ کے سوا اوروں کی بندگی کرتے رہیں گے پس معنی یہ ہیں کہ نہ عبادت کی جائے گی زمین میں ساتھ اس شریعت کے۔ اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے حضرت ﷺ نے یہ دعا جنگ احد کے دن بھی کی تھی اور مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے پاس آئے اور چادر اٹھا کر آپ ﷺ کے مونڈھوں پر ڈال دی پھر پیچھے سے آپ ﷺ کو لپٹے سو کہا کہ اتنی دعا آپ کو کفایت کرتی ہے پس تحقیق اللہ پورا کرے گا واسطے آپ کے جو اس نے آپ سے وعدہ کیا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: ﴿اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ﴾ الآیۃ پس مدد دی اللہ نے آپ کو ساتھ فرشتوں کے اور معلوم ہوگئی ساتھ اس زیادتی کے مناسبت اس حدیث کی ترجمہ سے۔ کہا خطابی نے نہیں جائز ہے وہم کرنا یہ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت ﷺ سے زیادہ اللہ پر اعتماد تھا بلکہ باعث واسطے حضرت ﷺ کے اوپر ان کے شفقت آپ ﷺ کی تھی اپنے اصحاب پر اور قوی کرنا ان کے دلوں کا اس واسطے کہ یہ پہلی لڑائی تھی جس میں حاضر ہوئے تھے پس مبالغہ کیا حضرت ﷺ نے توجہ و دعا اور عاجزی میں تا کہ ان کے دلوں کو اطمینان ہو اس واسطے کہ وہ جانتے تھے

کہ آپ ﷺ کا وسیلہ قبول کیا گیا ہے سو جب کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ سے جو کہا تو اس سے باز رہے اور آپ ﷺ نے معلوم کیا کہ آپ کی دعا قبول ہوئی واسطے اس چیز کے کہ پائی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس میں قوت اور اطمینان سے یعنی اس واسطے کہ آپ ﷺ کو دعا سے مطلوب یہی تھا کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے دلوں کو قوت اور اطمینان ہو سو ابو بکر رضی اللہ عنہ میں قوت پائی گئی پس اسی واسطے حضرت ﷺ نے اس کے پیچھے یہ آیت پڑھی: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ انتھی اور پھسل گیا پاؤں اس شخص کا جس کو علم نہیں صوفیوں سے اس جگہ میں پھسلنا سخت پس نہیں جائز ہے دیکھنا طرف اس کی اور شاید خطابی نے اشارہ کیا ہے طرف اس کی اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ جب یہ آیت اتری: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ﴾ تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ کون سا لشکر ہے جو بھاگ جائے گا پھر جب جنگ بدر کا دن ہوا تو میں نے حضرت ﷺ کو دیکھا کہ زرہ پہنے نکلے اور فرماتے تھے: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ یعنی عنقریب کافروں کا لشکر بھاگ جائے گا روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ سورہ مکے میں اتری اور میں لڑکی تھی کھیلتی تھی: ﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ﴾. (القمر:٤٦) الآية۔ (فتح)

بَابٌ. — یہ باب ہے۔

٣٦٦٠ ـ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النساء: ٩٥) عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُوْنَ إِلٰى بَدْرٍ.

٣٦٦٠۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا نہیں برابر ہیں وہ مسلمان جو بیٹھنے والے ہیں بدر سے یعنی جو جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوئے اور جو نکلنے والے ہیں طرف بدر کی یعنی اس میں حاضر ہوئے۔

فائدہ: مراد ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ ہے کہ آیت لا یستوی القاعدون بدر والوں کے حق میں ہے اور مراد اس میں جنگ بدر ہے اور اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ. — باب ہے بیچ بیان گنتی بدر والوں کی۔

فائدہ: یعنی جو اصحاب رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے اس میں ساتھ حضرت ﷺ کے اور جو ان کے ساتھ لاحق کیا گیا ہے۔

٣٦٦١ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ.

٣٦٦١۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھوٹا جانا گیا میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما دن بدر کے یعنی نابالغ ہونے کے سبب سے حضرت ﷺ نے ہم کو بدر میں لڑنے کی اجازت نہ دی۔

فائدہ: مراد براء رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ واقع ہوا جدائی کرنا بالغ اور نابالغ میں وقت حاضر ہونے لڑائی کے پس لڑنے والوں کو حضرت ﷺ کے پیش کیا گیا پس جو مرد بالغ تھا اس کو لڑنے کے واسطے رکھ لیا اور جو نابالغ تھا اس کو پھیر دیا اور اس کو لڑنے کا اذن نہ دیا اور تھی حضرت ﷺ کی یہ عادت کئی جگہوں میں ۔(فتح)

حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلٰى سِتِّيْنَ وَالْأَنْصَارُ نَيِّفًا وَّأَرْبَعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ.

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھوٹا جانا گیا میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ دن جنگ بدر کے اور جنگ بدر کے دن مہاجرین کچھ اوپر ساٹھ مرد تھے اور انصار کچھ اوپر دو سو چالیس تھے۔

فائدہ: اور آئندہ آئے گا کہ وہ اسی تھے یا زیادہ اور اس کی تطبیق بھی آئندہ آئے گی اور ایک روایت میں ہے کہ انصار دو سو ستر تھے لیکن یہ روایت ثابت نہیں اور نیف کہتے ہیں اس چیز کو جو دو دہائیوں کے درمیان ہو اور یہ تفصیل جو واقع ہوئی ہے بیچ روایت شعبہ رضی اللہ عنہ کے عدد مہاجرین اور انصار سے موافق ہے جملہ اس کا اس چیز کو جو واقع ہوئی ہے بیچ روایت زہیر اور اسرائیل کے کہ وہ سب کچھ اوپر تین سو دس تھے لیکن دس پر زیادتی مبہم ہے اور پہلے باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے گزر چکا ہے کہ وہ تین سو انیس تھے لیکن ایک روایت میں ہے کہ کچھ اوپر دس تھے اور بزار کی روایت میں ہے کہ تین سو سترہ تھے اور احمد اور طبرانی وغیرہ میں ہے کہ تین سو تیرہ تھے اور یہی ہے مشہور نزدیک ابن اسحاق اور ایک جماعت اہل مغازی کی اور بیہقی اور طبرانی کی ایک روایت میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ حضرت ﷺ بدر کی طرف نکلے تو اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنی گنتی کرو پس پایا ان کو تین سو اور چودہ مرد فرمایا پھر گنو پس گنا انہوں نے دوبارہ پس سامنے سے آیا ایک مرد اپنے اونٹ پر جو دبلا تھا اور وہ گنتے تھے پس تمام ہوئی گنتی تین سو پندرہ کی اور نیز بیہقی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ بدر کی طرف نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ تین سو پندرہ مرد تھے اور یہ روایت پہلی روایت کے مخالف نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ پہلی روایت میں حضرت ﷺ کو اور پچھلے مرد کو نہ گنا گیا ہو اور اسی طرح جس روایت میں انیس کا ذکر آیا ہے تو احتمال ہے کہ جوڑا گیا ہو ساتھ ان کے وہ شخص جو چھوٹا جانا گیا تھا اور اس دن ان کو لڑنے کی اجازت نہ ہوئی تھی مانند براء رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اور اسی طرح انس رضی اللہ عنہ ہیں کہ وہ بھی اس دن حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور حکایت کی ہے سہیلی نے کہ اس دن مسلمانوں کے ساتھ ستر جن حاضر ہوئے اور مشرکین ہزار آدمی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ سات سو پچاس تھے اور ان کے ساتھ سات سو اونٹ تھے اور سو گھوڑے اور اسی قسم سے ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پس تحقیق روایت کی ہے ابو داؤد نے ان سے کہ میں بدر کے دن اپنے اصحاب کو پانی پلاتا تھا اور جب تحریر ہوئی یہ جماعت تو

اب معلوم کرنا چاہیے کہ سب کے سب لڑائی میں حاضر نہیں ہوئے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حاضر ہوئے اس میں ان میں سے تین سو پانچ یا چھ مرد اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیا ہے کہ بدر والے تین سو چھ مرد تھے اور تحقیق بیان کیا اس کو ابن سعد نے سو اس نے کہا کہ تین سو پانچ تھے اور شاید انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں نہیں گنا اور بیان کی ہے وجہ تطبیق کی اس طور کہ آٹھ آدمی اہل بدر میں گنے گئے اور حالانکہ وہ اس میں حاضر نہیں ہوئے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بدر کے ساتھ مال غنیمت سے ان کا حصہ نکالا اس واسطے کہ وہ ضرورت کی وجہ سے پیچھے رہے تھے اور ان میں سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں کہ پیچھے رہے واسطے تیمارداری اپنی بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور تھیں مرض الموت میں اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہ بھیجا تھا ان دونوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دریافت کرنے حال قافلے قریش کے کا پس یہ لوگ مہاجرین میں سے ہیں اور ابو لبابہ رضی اللہ عنہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روحا سے پھیر دیا اور ان کو مدینے میں اپنا خلیفہ بنایا اور عاصم بن عدی اور حارث بن حاطب اور حارث بن صمہ اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم یہ لوگ ہیں جن کو ابن سعد نے ذکر کیا ہے اور ذکر کیا ہے اس کے غیر نے سعد بن مالک ساعدی رضی اللہ عنہ کو کہ وہ راستے میں ہی فوت ہو گئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت سے حصہ نکالا تھا۔ (فتح)

٣٦٦٢۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَنِيْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوْا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَازُوْا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَآءُ لَا وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

٣٦٦٢۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے ان لوگوں سے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے کہ وہ شمار میں اصحاب طالوت کے برابر تھے جو ان کے ساتھ دریا کے پار اترے تین سو دس اور چند آدمی براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی نہیں پار اترا ساتھ ان کے نہر سے کوئی مگر ایماندار۔

فائدہ: طالوت وہ طالوت ابن قیس ہیں اولاد بنیامین بن یعقوب علیہ السلام کے سے کہتے ہیں کہ وہ ماشکی تھے لوگوں کو پانی پلایا کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ چرنگ تھے۔ (فتح)

٣٦٦٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٣٦٦٣۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آپس میں چرچا کرتے تھے کہ اہل بدر کی گنتی موافق گنتی اصحاب طالوت کے ہے جو ان کے ساتھ دریا کے پار اترے

وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلٰى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثُ مِائَةٍ.

اور نہیں پار اترا ساتھ ان کے کوئی بھی مگر ایماندار جو کچھ اوپر تین سو دس آدمی تھے۔

٣٦٦٤۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

۳۶۶۴۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم باہم چرچا کیا کرتے تھے کہ بدر والے تین سو دس اور چند آدمی ہیں موافق گنتی اصحاب طالوت کے جو ان کے ساتھ دریا کے پار اترے اور نہیں پار اترا ساتھ ان کے کوئی بھی مگر ایماندار۔

فائدہ: اور تحقیق ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے قصہ طالوت اور جالوت کا قرآن میں سورہ بقرہ میں اور ذکر کیا ہے اہل علم فی الاخبار نے کہ مر ساتھ دریا کے دریا اردن ہے اور یہ کہ جالوت ظالم تھا اور یہ کہ طالوت نے وعدہ کیا تھا کہ جو جالوت کو مار ڈالے میں اس کا اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کروں گا اور آدھا ملک بانٹ دوں گا پس قتل کیا اس کو داؤد علیہ السلام نے سو طالوت نے ان کے ساتھ وعدہ پورا کیا اور بنی اسرائیل میں داؤد علیہ السلام کی بڑی قدر ہو گئی یہاں تک کہ مستقل ہوئے ساتھ سلطنت کے بعد اس کے کہ طالوت کی نیت ان کے حق میں بدل گئی اور ان کے مار ڈالنے کا قصد کیا پس نہ قادر ہوا اوپر مارنے ان کے سو اس نے توبہ کی اور بادشاہی بالکل چھوڑ دی اور نکلا واسطے جہاد کے وہ اور جو اس کے ساتھ تھا اس کی اولاد سے یہاں تک کہ سب کے سب شہید ہو گئے اور ذکر کیا ہے محمد بن اسحاق نے مبتدا میں قصہ مطول۔ (فتح)

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيْدِ وَأَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

باب ہے بیان میں بددعا کرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کفار قریش کے شیبہ اور عتبہ اور ولید اور ابو جہل بن ہشام کے اور ان کے ہلاک ہونے کے۔

فائدہ: مراد پہلی دعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکے میں بددعا دی تھی اور اس کا بیان کتاب الطہارہ میں گزر چکا ہے جس جگہ کہ وارد کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی سے جو باب میں مذکور ہے ساتھ پورے سیاق کے اور وارد کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے طہارت کے بیان میں واسطے قصے اوجھڑ

کا اونٹ کی کے اور رکھنے اس کو اوپر پیٹھ نمازی کی کے پس نہ ٹوٹے نماز اس کی اور وارد کیا ہے اس کو نماز کے بیان میں واسطے استدلال کرنے کے اس مسئلے پر کہ عورت کے چھونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور وارد کیا ہے اس کو جہاد میں بیچ باب بددعا کرنے کے مشرکوں پر اور جزیہ میں واسطے استدلال کرنے کے اس مسئلے پر کہ مشرکوں کی لاشوں پر نہ لیا جائے یعنی ان کے بدلے میں کچھ روپیہ لے کر ان کے وارثوں کے نہ دی جائیں اور اکثر روایتوں میں یہ ثابت ہے اور بعض روایتوں میں ساقط ہے اور اس کا ثابت ہونا اوجہل ہے اس واسطے کہ نہیں تعلق ہے واسطے بیٹ اس کی کے کہ ساتھ باب گنتی اہل بدر کے۔ (فتح)

٣٦٦٥۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلٰى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

٣٦٦٥۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی طرف منہ کیا سو قریش کے چند آدمیوں پر بددعا کی، شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام پر پس قسم ہے اللہ کی کہ بے شک میں نے ان کی لاشیں (بدر میں) پڑی دیکھیں البتہ بگاڑ دیا تھا ان کی لاشوں کو سورج نے اور تھا دن گرمی کا۔

فائدہ: یعنی ان کے بدن گرمی کے سبب کالے ہو گئے تھے یا پھول گئے تھے۔

بَابُ قَتْلِ أَبِیْ جَهْلٍ.

باب ہے بیان میں قتل ہونے ابو جہل کے۔

٣٦٦٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتٰى أَبَا جَهْلٍ وَّبِهٖ رَمَقٌ يَّوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَّجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ.

٣٦٦٦۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ابو جہل کے پاس آئے اور حالانکہ اس میں کچھ جان تھی دن بدر کے یعنی تلواروں کے زخموں سے بیہوش زمین پر پڑا تھا یعنی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کلام کیا تو ابو جہل نے اس کے جواب میں کہا کہ کیا کوئی زیادہ تر ہلاک ہونے والا ہے اس مرد سے کہ تم نے اس کو قتل کیا۔

فائدہ: طبرانی میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے بدر کے دن ابو جہل کو پڑا پایا تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے دشمن اللہ نے تجھ کو ذلیل کیا تو ابو جہل نے کہا کہ کیا ذلیل کیا مجھ کو اس مرد سے کہ قتل کیا اس کو اس کی قوم

نے اور یہ تفسیر ہے واسطے مراد کے اس کے قول سے هل اعمد من رجل اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ کیا ہے کوئی زیادہ اس سردار پر کہ قتل کیا اس کو اس کی قوم نے یعنی قریش میں مجھ سے زیادہ بڑے درجے والا کوئی نہیں۔ یہ تفسیر ابو عبید کی ہے اور تائید کرتی ہے اس کو وہ چیز جو انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں واقع ہوئی ہے هل فوق رجل قتلتموہ یعنی تم نے اتنے بڑے درجے والے کو مارا ہے کہ اس سے زیادہ تر درجے والا کوئی آدمی نہیں ہے یعنی مجھ سے۔ (فتح) اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ کہ نہیں وہ مگر ایک مرد جس کو تم نے قتل کیا یعنی میں ایک احد من الناس ہوں میرے مار ڈالنے کا تم کو کچھ فخر نہیں اور نہ مجھ کو اس سے کچھ عار ہے اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ میری بزرگی بحال ہے اس واسطے کہ تم نے مجھ سے زیادہ کسی بزرگ کو نہیں مارا اگر تم ایسے آدمی کو مارتے جو مجھ سے زیادہ درجے کا ہوتا تو البتہ مجھ کو عار تھی۔

٣٦٦٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ أَأَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ أَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ.

٣٦٦٧۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو دیکھ آئے ابو جہل کو کہ اس نے کیا کیا ہے یعنی جیتا ہے یا مر گیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی خبر لینے کو گئے تو اس کو اس حال میں پایا کہ عفراء رضی اللہ عنہا کے دونوں بیٹوں نے اس کو مارا ہے یہاں تک کہ مرنے کے قریب ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو ابو جہل ہے سو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑی تو ابو جہل نے کہا کہ کیا کوئی بڑے درجے والا ہے اس شخص سے جس کو تم نے قتل کیا ہے یعنی مجھ سے زیادہ درجے والا کوئی مرد نہیں جس کو تم نے قتل کیا یا اس مرد سے کہ اس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر غیر کھیتی کرنے والے مجھ کو مارتے تو بہتر ہوتا یعنی اس بات کی مجھ کو عار ہے کہ مجھ کو کھیتی کرنے والوں نے مارا کوئی اور مجھ کو مارتا تو خوب ہوتا اور مراد اس کی ساتھ اس کے انصار تھے اس واسطے کہ وہ کھیتی کیا کرتے تھے سو اشارہ کیا اس نے طرف تحقیر اس شخص کی جس نے اس کو قتل کیا تھا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس کو پایا اس حال میں کہ مرنے کے قریب ہے تو میں نے اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھا سو میں نے کہا کہ خوار کیا تجھ کو اللہ نے اے دشمن اللہ کے، تو اس نے کہا کہ کیا ذلیل کیا مجھ

کو کیا کوئی مرد مجھ سے ذلیل تر ہے جس کو تم نے قتل کیا پھر میں اس کا سر کاٹ کر حضرت ﷺ کے پاس لایا سو میں نے کہا کہ یہ سر اللہ کے دشمن ابوجہل کا ہے قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں تو حضرت ﷺ اس کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جس نے اسلام کو عزت دی یہ بات حضرت ﷺ نے تین بار فرمائی۔ (فتح)

٣٦٦٨۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ أَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ مَّنْ یَّنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰی بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْیَتِهٖ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوْهُ.

٣٦٦٨۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو دیکھ آئے ابوجہل کو کہ اس نے کیا کیا ہے یعنی جیتا ہے یا مر گیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی خبر لینے کو گئے تو اس کو اس حال میں پایا کہ عفراء رضی اللہ عنہا کے دونوں بیٹوں نے اس کو مارا ہے یہاں تک کہ مرنے کے قریب ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو ابوجہل ہے سو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑی تو ابوجہل نے کہا کہ کیا کوئی بڑے درجے والا ہے اس شخص سے جس کو تم نے قتل کیا ہے یعنی مجھ سے زیادہ درجے والا کوئی مرد نہیں جس کو تم نے قتل کیا یا اس مرد سے کہ اس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔

حَدَّثَنِیَ ابْنُ الْمُثَنّٰی أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهٗ.

یہ روایت بھی اسی کی مانند ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِیْمَ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ فِیْ بَدْرٍ یَّعْنِیْ حَدِیْثَ ابْنَیْ عَفْرَآءَ.

حدیث بیان کی مجھ سے علی بن عبداللہ نے اس نے کہا کہ لکھی میں نے یہ حدیث یوسف ابن ماجشون سے اس نے روایت کی صالح بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے جنگ بدر کے باب میں عفراء رضی اللہ عنہا کے دونوں بیٹوں کی حدیث ہے۔

فائدہ: اور کہا ابن اسحاق نے اور حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے کہ معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بدر کے دن سنا لوگ کہتے ہیں کہ ابوجہل کے پاس کوئی نہیں پہنچ سکتا تو میں نے اس کی طرف قصد کیا سو جب میں نے اس پر قدرت پائی تو میں نے اس پر حملہ کیا سو میں نے اس کو ایک ضرب ماری کہ اس سے اس کا قدم زخمی کیا اور اس کے بیٹے عکرمہ نے مجھ کو کندھے پر تلوار ماری اور میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر معاذ رضی اللہ عنہ

عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت تک زندہ رہے پھر گزرے ساتھ ابو جہل کے معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ تو انہوں نے ابو جہل کو مارا یہاں تک کہ اس کو چلنے پھرنے سے باز رکھا اور اس کو گرایا اور اس میں ابھی کچھ زندگی باقی تھی پھر لڑتے رہے معوذ رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ شہید ہوئے پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابو جہل کے پاس سے گزرے پس پایا اس کو اخیر زندگی میں پس ذکر کیا اس چیز کو کہ پہلے گزری۔ پس ابن اسحاق کی اس روایت سے سب حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے لیکن مخالف ہے وہ اس چیز کو کہ صحیح میں ہے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ انہوں نے دیکھا معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما کو کہ دونوں نے ابو جہل پر حملہ کیا یہاں تک کہ اس کو مار گرایا اور ابن اسحاق کہتے ہیں کہ بن عفراء وہ معوذ ہے ساتھ تشدید واؤ کے اور جو صحیح میں ہے وہ معاذ ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں پس احتمال ہے کہ حملہ کیا ہو اس پر معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے ساتھ معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے جیسا کہ صحیح میں ہے اور معوذ رضی اللہ عنہ نے اس کو ان کے بعد مارا ہو یہاں تک کہ اس کو ہلنے کی طاقت نہ رہی پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی خبر کو گئے اور اس کا سر کاٹ لائے۔ پس اس سے سب اقوال میں تطبیق ہو جاتی ہے اور یہ جو کہا کہ دونوں نے اس کو قتل کر ڈالا تو یہ ظاہر میں مخالف ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کہ انہوں نے اس کو پایا اس حال میں کہ اس میں کچھ زندگی تھی تو مراد یہ ہے کہ دونوں نے اس کو تلوار سے ایسا مارا کہ قریب المرگ ہو گیا اور نہ باقی رہی زندگی اس میں مانند حرکت ذبح کیے ہوئے جانور کی اور اس حالت میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے اور اس کا سر کاٹا۔

٣٦٦٩۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا أَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَّفِيْهِمْ أُنْزِلَتْ ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ تَبَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَّعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ.

٣٦٦٩۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جو قیامت کے دن جھگڑے کے واسطے اللہ کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھے گا اور کہا قیس بن عباد نے کہ انہیں کے حق میں یہ آیت اتری کہ ان دونوں یعنی مسلمانوں اور کافروں نے اللہ کے دین کے بارے میں جھگڑا کیا ہے کہا راوی نے اور وہ لوگ وہ ہیں جو جنگ بدر کے دن تنہا تنہا ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے کے واسطے دونوں طرف سے میدان میں نکلے حمزہ اور علی اور عبید یا ابو عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

فائدہ: اور مراد ساتھ اس اولیت کے قید کرنا اس کا ہے ساتھ مجاہدین اس امت کے اس واسطے کہ مبارزت مذکورہ

پہلی مبارزت ہے جو اسلام میں واقع ہوئی۔ اور نہیں واقع ہوئی اس روایت میں تفصیل مبارزین کی کہ کون کس کے ساتھ لڑا اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور عتبہ دونوں بوڑھے تھے پس نکلے عبیدہ رضی اللہ عنہ واسطے عتبہ کے اور حمزہ رضی اللہ عنہ واسطے شیبہ کے اور علی رضی اللہ عنہ واسطے ولید کے پس قتل کیا علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو اور قتل کیا حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھی کو اور اختلاف کیا عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ان کے مقابل نے ساتھ دوضربوں کے تو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں زخم لگا اور وہ اس کے سبب سے فوت ہوئے جبکہ پھرے اور جھکے حمزہ اور علی رضی اللہ عنہما طرف اس شخص کی جو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے مقابل ہوا تھا پس مدد دی دونوں نے ان کو اس کے قتل پر۔ اور اس حدیث میں جائز ہونا ہے مبارزت کا یعنی ایک دوسرے کے واسطے اکیلے دونوں طرف سے نکلنا برخلاف اس شخص کے جو اس سے انکار کرتا ہے مانند حسن بصری کے اور شرط کی ہے اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق نے واسطے جواز کے اجازت سردار لشکر کے کی اور یہ کہ جائز ہے واسطے مبارز کے مدد کرنا اپنے ساتھی کی اور اس میں فضیلت ہے ظاہر واسطے حمزہ اور علی، اور عبیدہ رضی اللہ عنہم کے۔ (فتح)

٣٦٧٠۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ﴾ فِي سِتَّةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ.

٣٦٧٠۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اتری یہ آیت کہ دونوں فریق ہیں جنہوں نے اللہ کے دین میں جھگڑا کیا بیچ حق چھ مردوں کے قریش میں یعنی بیچ حق علی اور حمزہ اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کی۔

٣٦٧١۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِي سَدُوسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِينَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ﴾.

٣٦٧١۔ حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے حق میں اتری کہ دونوں فریق ہیں جنہوں نے اللہ کے دین میں جھگڑا کیا۔

٣٦٧٢۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي

٣٦٧٢۔ حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا قسم کھاتے تھے کہ البتہ یہ آیتیں چھ مردوں کی

مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰؤُلَاءِ الْأَيَاتُ فِيْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَّحْوَهُ.

اس جماعت کے حق میں اتریں بدر کے دن مثل اس کی یعنی یہ حدیث بھی مثل سیاق قصہ کے ہے۔

٣٦٧٣۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هٰذِهِ الْأَيَةَ ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ نَزَلَتْ فِي الَّذِيْنَ بَرَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ.

٣٦٧٣۔ قیس سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا قسم کھاتے کہ یہ آیت ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ اتری ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن لڑنے کے واسطے دونوں طرف سے تنہا تنہا نکلے حمزہ اور علی اور عبیدہ ابن حارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ۔

٣٦٧٤۔ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَآءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ.

٣٦٧٤۔ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک مرد نے براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور میں سنتا تھا کہ کیا علی مرتضی رضی اللہ عنہ بدر کے دن حاضر ہوئے تھے تو اس نے کہا ہاں انھوں نے مبارزت کی اور غالب آئے۔

فائدہ: بعض لوگوں کو تردد تھا کہ شاید علی مرتضی رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں حاضر ہوئے ہیں یا نہیں اس واسطے کہ اس وقت وہ کم عمر تھے تو اس وہم کے دفع کرنے کے واسطے ان حدیثوں کو بیان کیا۔

٣٦٧٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بِلَالٌ لَّا نَجَوْتُ إِنْ نَّجَا أُمَيَّةُ.

٣٦٧٥۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیہ بن خلف کو لکھا یعنی میں نے اس سے عہد کیا کہ اگر تو نگاہ رکھے گا میرے املاک کو جو مکے میں ہیں تو میں نگاہ رکھوں گا تیرے املاک کی جو مدینے میں ہیں سو جب جنگ بدر کا دن ہوا تو ذکر کیا اس کے قتل کو اور اس کے بیٹے کے قتل کو سو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر امیہ بچ گیا تو میں نے نجات نہ پائی یعنی آخرت کے عذاب سے۔

فائدہ: یعنی پس بلال رضی اللہ عنہ نے اس کو مار ڈالا اور بلال رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے اس کے غلام تھے اور وہ ان کو اسلام لانے کی وجہ سے سخت مارتا تھا۔

٣٦٧٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِیْ أَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَّعَهُ غَیْرَ أَنَّ شَیْخًا أَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلٰی جَبْهَتِهِ فَقَالَ یَكْفِیْنِیْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَیْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا.

٣٦٧٦۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والوں نے بھی سجدہ کیا یعنی جو اس مجلس میں حاضر تھے مسلمانوں سے اور کافروں سے لیکن ایک بوڑھے نے مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنے ماتھے کی طرف اٹھائی اور کہا یعنی تکبر سے کہ یہ قدر مجھ کو کفایت کرتا ہے یعنی بجائے سجدے کے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ میں نے اس کو اس کے بعد دیکھا کہ کفر کی حالت میں مارا گیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح سجود القرآن میں گزر چکی ہے اور سورہ نجم کی تفسیر میں آئے گا کہ مراد ساتھ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے کہ میں نے اس کو دیکھا کہ کفر کی حالت میں مارا گیا امیہ بن خلف ہے اور ساتھ اس کے پہچانی جاتی ہے مناسبت حدیث کی واسطے ترجمہ کے۔ (فتح)

٣٦٧٧۔ أَخْبَرَنِیْ إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِی الزُّبَیْرِ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّیْفِ إِحْدَاهُنَّ فِیْ عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِیْ فِیْهَا قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَیْنِ یَوْمَ بَدْرٍ وَّوَاحِدَةً یَوْمَ الْیَرْمُوْكِ قَالَ عُرْوَةُ وَقَالَ لِیْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ حِیْنَ قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ یَا عُرْوَةُ هَلْ تَعْرِفُ سَیْفَ الزُّبَیْرِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَمَا فِیْهِ قُلْتُ فِیْهِ فَلَّةٌ فُلَّهَا یَوْمَ بَدْرٍ قَالَ صَدَقْتَ بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ ثُمَّ رَدَّهُ عَلٰی عُرْوَةَ قَالَ هِشَامٌ فَأَقَمْنَاهُ بَیْنَنَا

٣٦٧٧۔ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے بدن میں تلوار کے تین زخم تھے ایک ان کے کندھے میں تھا کہا انہوں نے کہ بے شک میں اس میں اپنی انگلیاں ڈالا کرتا تھا کہ وہ زخم ان کو بدر کے دن لگے تھے اور ایک جنگ یرموک کے دن، عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میرے بھائی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (حجاج نابکار کے ہاتھ سے) مارے گئے تو مجھ کو عبدالملک بن مروان نے کہا کہ اے عروہ کیا تو زبیر کی تلوار کو پہچانتا ہے تو میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ اس میں کیا نشانی ہے میں نے کہا کہ بدر کے دن اس کی دھار سے ایک ٹکڑا ٹوٹ گیا تھا یعنی اس کا منہ ایک جگہ سے ٹوٹا ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ تو سچا ہے ان کی تلواریں کئی جگہ سے ٹوٹی ہیں لشکروں کے توڑنے کے سبب سے پھر اس نے وہ تلوار

ثَلَاثَةَ الْآفٍ وَّأَخَذَهُ بَعْضُنَا وَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ كُنْتُ أَخَذْتُهُ.

عروہ رضی اللہ عنہ کو پھیر دی ہشام بن عروہ نے کہا کہ ہم نے آپس میں اس کا مول تین ہزار ذکر کیا سو بعض نے ہم میں سے اس کو (اس مول سے) لیا۔ ہشام نے کہا کہ البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میں نے اس کو لیا ہوتا۔

فائدہ: یرموک ایک جگہ کا نام ہے فلسطین کے طرفوں سے اور جنگ یرموک تھی بیچ بتداء خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان مسلمانوں اور روم کے شام میں ۱۳ھ میں یا پندرہ میں اور اس کا بیان یوں ہے کہ وہ ایک جگہ ہے درمیان ذرعات اور دمشق کے اس کی جنگ مشہور ہے مارے گئے اس میں رومیوں سے ستر ہزار آدمی ایک جگہ میں اور روم کے لشکر کا سردار ہرقل کی طرف سے باہاں تھا اور مسلمانوں کا سردار اس دن ابو عبیدہ تھا اس میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کافروں کو شکست ہوئی اور کہتے ہیں کہ سو صحابی بدری اس میں حاضر ہوئے تھے اور یہ جو کہا کہ ان کی تلواریں کئی جگہ سے ٹوٹی ہیں تو یہ بیت کا ایک مصرعہ ہے اس کا ابتداء یہ ہے **ولا غیب فیھم غیر ان سیوفھم** یعنی نہیں ہے کوئی عیب ان میں سوائے اس کے کہ ان کی تلواروں کے منہ ٹوٹے ہوئے ہیں اور یہ مدح ہے بیچ جگہ ذم کے اس واسطے کہ ٹوٹنا تلواریں نقص ہے حسی لیکن جب کہ وہ دلیل ہے اوپر قوت بازو صاحب اپنے کے تو ہوگا منجملہ کمال اس کے اور یہ جو عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو مالک نے کہا الخ تو یہ موصول ہے ساتھ اسناد مذکور کے اور تھے عروہ رضی اللہ عنہ بھائی اپنے عبداللہ کی جگہ مکے میں گھیرا اس کو حجاج نے پھر جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو حجاج نے ان کا سب اسباب لے کر عبدالملک کی طرف بھیجا اور اس اسباب میں زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار بھی تھی جس کا حال عبدالملک نے عروہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور عروہ رضی اللہ عنہ شام میں عبدالملک کے پاس چلے گئے اس وقت ملک کا بادشاہ عبدالملک بن مروان تھا اور حجاج اس کی طرف حاکم تھا مکے پر (فتح) اور احتمال ہے کہ یہ مصرع عبدالملک نے پڑھا ہو اور احتمال ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو لفظ **فلہ** کے استشہاد کے واسطے نقل کیا ہو۔

حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ قَالَ هِشَامٌ وَّكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلًّى بِفِضَّةٍ.

عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام کیا ہوا تھا ہشام نے کہا اور عروہ رضی اللہ عنہ کی تلوار پر بھی چاندی کا کام کیا ہوا تھا۔

٣٦٧٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

٣٦٧٨۔ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ یرموک کے دن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم کافروں پر حملہ نہیں کرتے کہ ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ

وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ اَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَقَالَ اِنِّیْ اِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ فَقَالُوْا لَا نَفْعَلُ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى شَقَّ صُفُوْفَهُمْ فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهٗ اَحَدٌ ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلًا فَاَخَذُوْا بِلِجَامِهٖ فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلٰى عَاتِقِهٖ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ كُنْتُ اُدْخِلُ اَصَابِعِیْ فِیْ تِلْكَ الضَّرَبَاتِ اَلْعَبُ وَاَنَا صَغِيْرٌ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَّهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ فَحَمَلَهٗ عَلٰى فَرَسٍ وَّوَكَّلَ بِهٖ رَجُلًا.

کریں تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں نے حملہ کیا تو تم اختلاف کرو گے یعنی میرے ساتھ حملہ نہیں کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم اختلاف نہیں کریں گے سو زبیر رضی اللہ عنہ نے کافروں پر حملہ کیا یہاں تک کہ کافروں کی صفیں چیر کر آگے بڑھے اور ان کے ساتھ کوئی نہ تھا پھر کافروں کی طرف منہ پھیر کر پھرے تو کافروں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑی اور ان کے کندھے پر تلوار سے دو زخم مارے اور ان دونوں کے درمیان ایک اور زخم تھا جو ان کو بدر کے دن لگا تھا عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی انگلیاں ان زخموں میں داخل کرتا تھا کھیلتا تھا اور میں چھوٹا تھا عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس دن ان کے ساتھ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے اور وہ دس برس کے تھے اور انہوں نے ان کو گھوڑے پر چڑھایا اور ایک مرد کو ان پر متعین کیا۔

فائدہ: اور اس روایت میں ہے کہ یرموک کے دن ان کو دو زخم لگے تھے اور پہلے گزر چکا ہے کہ دو زخم ان کو بدر کے دن لگے تھے پس اگر اختلاف ہشام پر ہے تو ابن مبارک کی روایت زیادہ تر ثابت ہی نہیں تو احتمال ہے کہ ان کے کندھے کے سوا کسی اور جگہ بھی دو زخم ہوں پس تطبیق دی جائے گی ساتھ اس کے دونوں حدیثوں میں اور یہ جو کہا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اس دن دس برس کے تھے تو یہ بنا بر لغو کرنے کسر کے ہے ورنہ ان کی عمر صحیح قول پر بارہ برس کی تھی اور یہ جو کہا کہ ان پر ایک مرد متعین کیا تو شاید زبیر رضی اللہ عنہ نے معلوم کی تھی اپنے بیٹے عبداللہ سے دلاوری اور فروسیت یعنی گھوڑے پر سوار ہونا تو ان کو گھوڑے پر چڑھایا اور خوف کیا انہوں نے کہ ہجوم کریں ساتھ اس گھوڑے کے اس چیز پر جس کی ان کو طاقت نہ ہو تو انہوں نے ان کے ساتھ ایک مرد کو متعین کیا تاکہ بے خوف ہوں ان پر فریب دشمن کے سے جبکہ منہ پھیرے اس سے ساتھ لڑنے کے اور ایک روایت میں ہے کہ یرموک کے دن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے ساتھ تھے سو جب کافروں کو شکست ہوئی تو وہ ان پر حملہ کرتے تھے اور جس کو زخمی پاتے تھے اس کو مار ڈالتے تھے اور یہ امر دلالت کرتا ہے اوپر قوی ہونے دل ان کے کے اور دلاوری ان کی کے لڑکپن سے۔ (فتح)

٣٦٧٩۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ

٣٦٧٩۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ قریش کے سرداروں سے چوبیس مرد کنویں میں ڈالے جائیں تو وہ (کھینچ کر) کے ایک کنویں

مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَآءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَّكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ أَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا مَا نُرٰى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِأَسْمَآئِهِمْ وَأَسْمَآءِ اٰبَآئِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَّيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَّا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللهُ حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَّتَصْغِيْرًا وَّنَقِيْمَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَمًا.

میں (جو گندہ کرنے والا تھا اس چیز کو کہ اس میں پڑے) ڈالے گئے اور حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب کسی قوم پر غالب ہوتے تھے تو جنگ کے میدان میں تین دن ٹھہرتے تھے سو جب بدر میں تیسرا دن ہوا تو اپنی سواری کی تیاری کا حکم کیا سو اس کا کجاوہ پالان اس پر کسا گیا پھر چلے اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت ﷺ اپنے کسی کام کے واسطے چلے ہیں یہاں تک کہ حضرت ﷺ کنویں کے کنارے پر کھڑے ہوئے سو حضرت ﷺ ان کو ان کے اور ان کے باپوں کے ناموں سے پکارنے لگے کہ اے فلاں فلاں کے بیٹے اور اے فلاں فلاں کے بیٹے کیا تم کو خوش لگتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے سو بے شک ہم پا چکے جو ہم کو وعدہ دیا تھا ہمارے رب نے تحقیق سو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے وعدہ دیا تھا تحقیق راوی کہتا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ ﷺ کیا کام کرتے ہیں جسموں سے جن میں روح نہیں یعنی سنتے نہیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ تم میرے قول کو ان سے زیادہ نہیں سنتے یعنی وہ اور تم میرے کلام کو سننے میں برابر ہو کہا قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ نے ان کو زندہ کیا یہاں تک کہ حضرت ﷺ کا کلام ان کو سنایا اور یہ زندہ کرنا اور سنانا ان کا واسطے جھڑک اور ذلت اور عذاب کے اور افسوس اور پشیمان ہونے ان کے کے تھا۔

فائدہ: صندیہ کے معنی ہیں سردار دلاور اور ایک روایت میں بضعۃ وعشرین کا لفظ آیا ہے یعنی بیس اور کچھ اور یہ روایت باب کی روایت کے مخالف نہیں اس واسطے کہ بضعۃ چار کو بھی کہتے ہیں اور میں ان کے ناموں پر واقف نہیں

ہوا اور بعض کے نام آئندہ آئیں گے اور ممکن ہے پورا کرنا ان کا اس چیز سے کہ ذکر کیا اس کو ابن اسحاق نے ان کافروں کے ناموں سے جو بدر میں مارے گئے بایں طور کہ جوڑا جائے ساتھ ان کے اس کو جو ذکر کیا جاتا تھا ان میں سے ساتھ ریاست کے اگرچہ اپنے باپ کے طفیل اور پیروی سے ہو اور براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آئے گا کہ بدر کے دن جو کافر مارے گئے وہ ستر تھے اور شاید جو کنویں میں ڈالے گئے وہ ان میں سے سردار تھے پھر قریش سے تھے اور یہ جو کہا کہ ان کے نام لے لے کر پکارنے لگے تو ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور اے ربیعہ بن خلف اور اے ابوجہل بن ہشام اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تین دن تک ان کی لاشیں وہاں پڑی رہیں یہاں تک کہ وہاں سڑ گئیں اور مردار ہو گئیں اور ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تین دن کے بعد پکارتے ہیں کیا سنتے ہیں اور حالانکہ اللہ فرماتا ہے ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ کہ بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے اور اس کے بعض میں نظر ہے اس واسطے کہ امیہ بن خلف کنویں میں نہ تھا کیوں کہ وہ موٹا تھا وہ سوج گیا اس کو مٹی اور پتھروں سے وہیں دبا دیا گیا لیکن تطبیق ان کے درمیان اس طور سے ہے کہ اس کی لاش کنویں کے قریب تھی پس پکارا گیا ان لوگوں میں کہ پکارے گئے اس واسطے کہ وہ بھی ان کے رئیسوں میں تھا اور قریش کے رئیسوں سے جن کا ان چاروں کے ساتھ لاحق کرنا صحیح ہے بنی عبد شمس سے عبیدہ اور عاص اور سعید بن عاص بن امیہ اور حنظلہ بن ابوسفیان اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ ہے اور بنی نوفل سے حارث بن عامر اور طعیمہ بن عدی اور باقی قریش سے نوفل بن خویلد بن اسد اور ربیعہ بن اسود اور اس کا بھائی اور عاصی بن ہشام بھائی ابوجہل کا اور ابوقیس بن ولید بھائی خالد کا اور نبیہ اور منبہ دونوں بیٹے حجاج سہمی کے اور علی بن امیہ بن خلف اور عمرو بن عثمان چچا طلحہ کا جو ایک ہے عشرہ مبشرہ سے اور مسعود بن ابی امیہ اور قیس بن فاکہ اور اسود بن عبدالاسد اور ابوالعاص بن قیس بن عدی اور امیہ بن رفاعہ بن ابی رفاعہ پس یہ بیس مرد ہیں جوڑے جاتے ہیں طرف چار کے پس پوری ہو گئی گنتی چوبیس کی اور یہ جو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ نے ان کو زندہ کیا تو مراد قتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کے رد کرنا ہے اس شخص پر جو کہتا ہے کہ مردے نہیں سنتے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے استدلال کیا ساتھ آیت ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ کے اس پر کہ مردے نہیں سنتے۔ (فتح)

٣٦٨٠۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ﴿اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا﴾ قَالَ هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ

٣٦٨٠۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں جنہوں نے بدل ڈالا اللہ کی نعمت کو کفر سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی وہ کفار قریش ہیں اور کہا عمرو بن دینار نے یعنی ساتھ اسناد مذکور کے کہ وہ قریش ہیں اور

عَمْرٌو هُمْ قُرَيْشٌ وَّمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللّٰهِ ﴿وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾ قَالَ النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ.

محمد ﷺ اللہ کی نعمت ہیں اور اتارا انہوں نے اپنی قوم کو دارالبوار میں کہا آگ میں دن بدر کے۔

فائدہ: عمرو بن دینار سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾ کہا وہ کفار قریش ہیں اور محمد ﷺ نعمت ہیں اور دارالبوار آگ ہے دن بدر کے اور قول اس کا یوم بدر ظرف ہے واسطے قول اس کے کے اَحَلُّوْا یعنی ہلاک کیا انہوں نے اپنی قوم کو دن بدر کے پس داخل کیے گئے آگ میں اور بوار ہلاک ہے اور نام رکھا گیا دوزخ کا واسطے ہلاک کرنے اس کے کے اس شخص کو جو اس میں داخل ہوگا اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ تفسیر کی اس کی اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول اپنے کے جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا یعنی جہنم جس میں داخل ہوں گے۔ (فتح)

۳٦۸۱۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِبُكَآءِ أَهْلِهٖ فَقَالَتْ وَهَلَ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيْئَتِهٖ وَذَنْبِهٖ وَإِنَّ أَهْلَهٗ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ الْاٰنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهٖ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيْبِ وَفِيْهِ قَتْلٰى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ مَا أَقُوْلُ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ (النمل: ۸۰) ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾. (الفاطر: ۲۲) يَقُوْلُ حِيْنَ

۳٦۸۱۔ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مرفوع کیا ہے اس حدیث کو طرف حضرت ﷺ کے کہ بے شک مردے پر عذاب ہوتا ہے قبر میں اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ البتہ اس کو عذاب ہوتا ہے اس کے گناہ کے سبب سے اور حالانکہ اس کے گھر والے اب اس پر روتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور یہ ہے کہنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کہ مردے کو عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے مانند قول اس کے کی ہے کہ حضرت ﷺ کنویں پر کھڑے ہوئے اور حالانکہ اس میں کافروں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جو بدر میں مارے گئے تھے پس کہا واسطے ان کے جو کچھ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ البتہ وہ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت ﷺ نے تو یہ فرمایا کہ بے شک وہ البتہ اب جانتے ہیں کہ میں ان کو جو کچھ کہتا تھا وہ حق ہے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے اس قول کے استدلال کے واسطے) یہ آیت پڑھی کہ

تَبَوَّؤُوا مَقَاعِدَهُمْ مِّنَ النَّارِ. ‌ بے شک تو نہیں سنا سکتا مردوں کو اور نہیں تو سنانے والا ان کو جو قبروں میں ہیں عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب کہ پکڑا انہوں کے ٹھکانہ اپنا آگ میں۔

فائدہ: قائل یقول ل کا عروہ رضی اللہ عنہ ہے اس کی مراد یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد بیان کرے سو اس نے اشارہ کیا طرف اس کی کہ مطلق ہونا نفی کا بیچ آیت: ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ مقید ہے ساتھ قرار پکڑنے ان کے کے آگ میں یعنی جب آگ میں ٹھکانہ پکڑیں گے اس وقت تو ان کو نہیں سنا سکتا بنا بر اس کے پس نہیں ہے معارضہ درمیان انکار عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور اثبات ابن عمر رضی اللہ عنہما کے **کما تقدم توضیحه فی الجنائز** لیکن جو روایت کہ اس کے بعد ہے وہ دلالت کرتی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سماع موتی یعنی مردوں کے سننے کے مطلق منکر تھیں واسطے قول اس کے کے کہ حدیث سوائے اس کے کچھ نہیں ساتھ لفظ **لیعلمون** کے ہے اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہم کیا ہے بیچ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **یسمعون** کہا بیہقی نے کہ علم سننے سے منع نہیں کرتا اور جواب اس آیت سے یہ ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نہیں سنا سکتے اس حال میں کہ وہ مردے ہیں لیکن اللہ نے ان کو زندہ کیا تا کہ انہوں نے سنا جیسا کہ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور نہیں اکیلے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اور بیٹا ان کا ساتھ حکایت اس قول کے کہ مردے زندوں کی آواز سنتے ہیں بلکہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور عبداللہ بن سیدان سے بھی اسی طرح روایت ہے اور اس میں ہے کہ انہوں نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم **وهل یسمعون قال یسمعون کما تسمعون** یعنی کیا سنتے ہیں فرمایا سنتے ہیں جیسا تم سنتے ہو لیکن جواب نہیں دیتے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ لیکن وہ اب جواب نہیں دیتے اور مغازی میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مثل حدیث ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے اور اس میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سنتے اور روایت کیا ہے اس کو احمد نے ساتھ اسناد حسن کے پس اگر یہ حدیث محفوظ ہو تو شاید عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکار سے رجوع کیا ہو گا واسطے اس چیز کے کہ ثابت ہو چکی ہے نزدیک اس کی روایت ان اصحاب رضی اللہ عنہم سے اس واسطے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس قصے میں حاضر نہیں تھیں کہا اسماعیلی نے کہ تھیں نزدیک عائشہ رضی اللہ عنہا کے فہم اور ذکاء اور کثرت روایت اور غور وفکر سے اوپر مبہمات کے وہ چیز کہ نہیں زیادتی اوپر اس کے لیکن نہیں راہ طرف رد کرنے روایت ثقہ کے مگر ساتھ نص کے کہ ہو مثل اس کی جو دلالت کرے اس کے منسوخ ہونے پر یا اس کے محال ہونے پر پس کیونکر رد کیا جائے اور حالانکہ تطبیق درمیان اس چیز کے کہ انکار کیا ہے اس سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ثابت کیا ہے اس کو ان کے غیر نے ممکن ہے اس واسطے کہ قول اللہ تعالیٰ کا: ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ نہیں مخالف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو کہ بے شک وہ اب سنتے ہیں اس واسطے کہ اسماع پہنچانا آواز کا ہے مسمع سے یعنی سنانے والے سے بیچ سننے کان

سننے والے کے پس اللہ تعالیٰ نے ہی ان کو سنایا بایں طور کہ اپنے پیغمبر ﷺ کی آواز ان کو سنائی ساتھ اس کے اور اسی طرح قول اس کا یعلمون پس جواب اس کا یہ ہے کہ اگر یہ لفظ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ﷺ سے سنا ہے تو یہ یسمعون کے منافی نہیں بلکہ اس کا مؤید ہے اور کہا سہیلی نے جس کا حاصل یہ ہے کہ نفس حدیث میں وہ چیز ہے جو دلالت کرتی ہے اوپر خرق عادت کے ساتھ اس کے واسطے حضرت ﷺ کے واسطے کہنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے آپ ﷺ کو کہ کیا آپ ﷺ کلام کرتے ہیں اس قوم سے جو مردار ہو گئے تو حضرت ﷺ نے ان کو جواب دیا اور جب جائز ہے کہ اس حالت میں کسی چیز کو جان سکیں تو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ سن سکیں اور یہ سننا یا تو سر کے کانوں سے ہے بنا بر قول اکثر کے اور یا دل کے کانوں سے اور تمسک کیا ہے ساتھ اس حدیث کے اس شخص نے جو کہتا ہے کہ سوال متوجہ ہوتا ہے روح اور بدن پر اور رد کیا ہے اس کو جو کہتا ہے کہ سوال فقط روح پر متوجہ ہوتا ہے ساتھ اس طور کے کہ اسماع احتمال ہے کہ ہو واسطے کان سر کے اور احتمال ہے کہ ہو واسطے کان دل کے پس نہ باقی رہے گی اس میں حجت میں کہتا ہوں جب ہوا جو کچھ کہ واقع ہوا اس وقت خوارق عادت سے واسطے حضرت ﷺ کے اس وقت تو نہ خوب ہو گا تمسک کرنا ساتھ اس کے بیچ مسئلے سوال کے ہرگز اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل تاویل نے بیچ مراد کے ساتھ موتی کے آیت ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ اور اسی طرح ﴿مَنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾ کی مراد میں پس محمول کیا ہے اس کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے حقیقت پر یعنی مراد حقیقی مردے ہیں اور ٹھہرایا ہے اس کو اصل کہ محتاج ہوئیں ساتھ اس کے طرف تاویل کرنے اس کے کے ما انتم باسمع لما نقول منهم اور یہ قول اکثر کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مجاز ہے اور مراد ساتھ موتی اور ﴿مَنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾ کے کفار ہیں تشبیہ دی گئی ساتھ مردوں کے اور حالانکہ وہ زندہ ہیں اور معنی یہ ہیں کہ جو مردے کے حال میں ہیں یا اس کے حال میں جو قبر میں قرار پکڑنے والا ہے اور بنا بر اس کے پس نہ باقی رہے گی آیت میں دلیل اس چیز پر کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی نفی کی واللہ اعلم۔ (فتح)

٣٦٨٢۔ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا أَقُوْلُ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ أَنَّ الَّذِيْ كُنْتُ أَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ

٣٦٨٢۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ کیا تم نے پایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تحقیق پھر فرمایا کہ بے شک وہ اب سنتے ہیں جو میں ان سے کہتا ہوں تو یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر ہوئی تو انہوں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے تو یوں فرمایا ہے کہ بے شک اب ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ جو میں ان کو کہتا تھا وہ حق ہے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی کہ بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے یہاں تک کہ ساری

الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾. (النمل: ۸۰) حَتّٰى قَرَأَتِ الْآيَةَ.

آیت پڑھی۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا.

باب ہے بیان میں فضیلت اس شخص کے جو بدر کے جنگ میں حاضر ہوا۔

فائدہ: یعنی ساتھ حضرت ﷺ مسلمانوں میں سے کافروں کے ساتھ لڑنے کے واسطے اور گویا کہ مراد افضلیت ان کی ہے نہ مطلق فضیلت ان کی۔

۳۶۸۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُ الْأُخْرٰى تَرٰى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ.

۳۶۸۳۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ بدر کے دن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ لڑکے تھے تو اس کی ماں حضرت ﷺ کے پاس آئی تو اس نے کہ یا حضرت ﷺ تحقیق آپ ﷺ جانتے ہیں جگہ حارثہ رضی اللہ عنہ کی مجھ سے یعنی آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے سو اگر وہ بہشت میں ہو تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر بہشت کے سوا کہیں اور جگہ ہو تو آپ ﷺ دیکھتے ہیں جو میں کرتی ہوں یعنی اس کو خوب رولوں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ افسوس تجھ پر کیا تو روتی ہے کیا ایک باغ ہے بے شک وہ بہت باغ ہیں یعنی بہشت میں فقط ایک درجہ نہیں بلکہ کئی درجے ہیں اور بے شک وہ جنت فردوس میں ہے یعنی وہ اونچی بہشت میں ہے جو افضل ہے سب بہشتوں سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جہاد میں گزر چکی ہے اس حدیث سے اہل بدر کی بڑی فضیلت ہوئی۔

۳۶۸۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ

۳۶۸۴۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ﷺ نے مجھ کو اور ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ہم سب سوار تھے فرمایا کہ چلو یہاں تک کہ روضہ خاخ (ایک جگہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) میں پہنچو سو البتہ وہاں ایک عورت ہے مشرکوں میں سے اس کے پاس خط ہے حاطب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکے کے مشرکوں کو سو ہم نے اس کو

وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا كِتَابٌ مِّنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِيْ بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيْرُ عَلٰى بَعِيْرٍ لَّهَا حَيْثُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا الْكِتَابُ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَآءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَلِأَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَّاللّٰهِ مَا بِيْ أَنْ لَّا أَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَّكُوْنَ لِيْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِيْ وَمَالِيْ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهٗ هُنَاكَ مِنْ عَشِيْرَتِهٖ مَنْ يَّدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَهٗ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهٗ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ

پایا کہ اپنے اونٹ پر سوار ہے جس جگہ کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تھا تو ہم نے کہا کہ خط دے اس نے کہا کہ میرے پاس خط نہیں تو ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھلایا سو ہم نے تلاش کیا تو اس کے پاس خط نہ دیکھا تو ہم نے کہا کہ حضرت ﷺ نے جھوٹ نہیں بولا البتہ خط نکال یا ہم تجھ کو ننگا کر دیں گے سو جب اس نے ہمارے عزم کو دیکھا تو اپنے تہبند باندھنے کی جگہ کی طرف جھکی اور حالانکہ اس نے چادر سے تہبند باندھا ہوا تھا سو اس نے خط کو نکالا تو ہم اس عورت کو لے کر حضرت ﷺ کی طرف چلے سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا حضرت ﷺ اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی کہ ان کا بھید کافروں کو لکھ بھیجا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا حضرت ﷺ حکم ہو تو میں اس کو مار ڈالوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میرا یہ ارادہ نہیں کہ میں مسلمان نہ ہوں یعنی میں مسلمان ہوں کافر نہیں میں چاہتا تھا کہ میرے واسطے ان کافروں پر کوئی احسان ہو کہ دور کرے اللہ ساتھ اس کے ضرر کو میرے اہل اور مال سے یعنی میرے لڑکے بالے مکے میں ہیں اور وہاں میرا کوئی بھائی بند نہیں جو ان کی خبر گیری کرے میں نے چاہا کہ ان کافروں سے راہ رسم پیدا کروں تا کہ وہ میرے لڑکے بالوں کا نہ ستائیں اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کوئی نہیں مگر کہ وہاں اس کی برادری میں سے ہے وہ شخص کہ اللہ اس کے سبب سے اس کے اہل اور مال سے ضرر کو دور کرے تو حضرت ﷺ نے فرمایا یہ سچ ہے اور نہ کہو اس کو مگر نیک یعنی اس کو منافق نہ کہو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک اس نے خیانت کی اللہ اور اس کے رسول

فَلِأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ.

اور مسلمانوں کی حکم ہو تو اس کو مار ڈالوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ بدر والوں میں سے نہیں فرمایا شاید اللہ بدر والوں پر آگاہ ہو چکا سو اس نے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے سو تمہارے واسطے بہشت واجب ہوئی یا فرمایا کہ بے شک میں تم کو بخش چکا ہوں تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فتح مکہ میں آئے گی اور مراد اس سے اس جگہ استدلال کرنا ہے اوپر فضیلت اہل بدر کی واسطے قول حضرت ﷺ کے جو مذکور ہے اور وہ بشارت بڑی ہی نہیں واقع ہوئی واسطے غیر ان کے کے اور ترجی یعنی لعل اللہ اور اس کے رسول کے کلام میں واسطے وقوع کے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہرگز آگ میں داخل نہیں ہو گا جو جنگ بدر میں حاضر ہوگا اور اگر کوئی کہے اعملوا ما شئتم کا ظاہر واسطے اباحت کے ہے یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بدر کو گناہ کرنا جائز ہے اور وہ برخلاف ہے عقد شرع کے یعنی شرع نے گناہ کرنے کی اجازت نہیں دی تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اخبار ہے ماضی سے یعنی جو عمل کہ تم نے پہلے کیا سو بخشا گیا اور تائید کرتی ہے اس کی یہ بات کہ اگر یہ حکم آئندہ گناہوں کے واسطے ہوتا تو نہ واقع ہوتا ساتھ لفظ ماضی کے اور کہا جاتا ہے کہ ہم اس کو تمہارے واسطے بخش دیں گے اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس طور کے کہ اگر یہ حکم ماضی کے واسطے ہوتا تو حاطب کے قصے میں اس کے ساتھ استدلال کرنا خوب نہ ہوتا اس واسطے کہ خطاب کیا حضرت ﷺ نے ساتھ اس کے عمر رضی اللہ عنہ کو اس حال میں کہ انکار کرنے والے تھے اوپر اس کے اس چیز کو جو انھوں نے حاطب رضی اللہ عنہ کے حق میں کہی اور یہ قصہ بدر سے چھ برس پیچھے تھا پس دلالت کی اس نے اس پر کہ مراد پچھلے گناہ ہیں جو آئندہ صادر ہوں گے اور وارد کیا ہے اس کو ساتھ لفظ ماضی کے واسطے مبالغہ اس کی تحقیق میں اور بعض کہتے ہیں کہ صیغہ امر کا اس کے قول اعملوا میں واسطے تشریف اور تکریم کے ہے یعنی امر کا صیغہ یہاں فقط تعظیم کے واسطے بولا گیا ہے معنی امر کے مراد نہیں بلکہ مراد نہ مواخذہ کرنا ہے ساتھ اس گناہ کے کہ اس کے بعد ان سے صادر ہو اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خاص کیے گئے ساتھ اس فضیلت کے واسطے اس چیز کے کہ حاصل ہوئی واسطے ان کے کہ ان کے پچھلے گناہ بھی بخشے جائیں گے اگر واقع ہوں یعنی جو عمل کہ اس واقعہ کے بعد تم کرو گے پس وہ بخشا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ ان کے گناہ واقع ہوں گے جبکہ واقع ہوں گے بخشے ہوئے اور جو سیاق قصے سے سمجھا جاتا ہے وہ دوسرا احتمال ہے یعنی صیغہ امر کا واسطے تکریم کے ہے اور اتفاق ہے اس پر کہ بشارت مذکورہ اس چیز میں ہے جو متعلق ہے ساتھ احکام آخرت کے نہ ساتھ احکام دنیا کے قائم

کرنے حدوں وغیرہ کے سے یعنی اگر کوئی گناہ کریں جو حد کا موجب ہو تو حد ساقط نہیں ہو گی حد ماری جائے گی وہ گناہ ان کو عند اللہ معاف ہے۔ (فتح)

بَابٌ. یہ باب ہے۔

فائدہ: اسی طرح واقع ہوا ہے یہ باب بغیر ترجمہ کے اور یہ بھی متعلق ہے ساتھ جنگ بدر کے۔

٣٦٨٥۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِیْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ وَّالزُّبَیْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ إِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ.

٣٦٨٥۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ جب کافر تمہارے قریب آئیں تو ان کو تیروں سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو۔

٣٦٨٦۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِیْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ وَّالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ إِذَا اَكْثَبُوْكُمْ یَعْنِیْ كَثَرُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ.

٣٦٨٦۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بدر کے دن فرمایا کہ جب کافر تمہارے قریب آئیں تو ان کو تیروں سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو۔

فائدہ: بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ بعض تیر پھینکو سارے نہ پھینکو اور جو ظاہر ہوتا ہے واسطے میرے یہ ہے کہ معنی اِسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ نہیں متعلق ہیں ساتھ قول اس کے کہ اب ان کو تیروں سے مارو اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ مانند بیان کی ہے واسطے مراد کے حکم کرنے سے ساتھ تاخیر کرنے تیر اندازی کے یہاں تک کہ ان سے قریب ہوں یعنی جب وہ دور ہوں گے تو غالبا ان کو تیر نہ پہنچیں گے اور جب ایسی حالت میں ہوں کہ اس میں اکثر اوقات تیر کا پہنچنا ممکن ہو تو ان کو تیر مارو یعنی قریب سے تیر خطا نہ کریں گے دور سے مارنا بے فائدہ ہے۔ (فتح)

٣٦٨٧۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

٣٦٨٧۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً سَبْعِيْنَ أَسِيْرًا وَّسَبْعِيْنَ قَتِيْلًا قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ.

حضرت ﷺ نے جنگ احد کے دن عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو تیر اندازوں پر حاکم کیا سو کافروں نے ہم میں سے ستر آدمیوں کو شہید کیا اور حضرت ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے جنگ بدر کے دن مشرکوں میں سے ایک سو چالیس آدمی پائے تھے ستر مردوں کو قید کیا اور ستر کو قتل کیا ابو سفیان نے کہا کہ یہ دن بدلے دن بدر کے ہے اور لڑائی مانند ڈولوں کی ہے یعنی کبھی تم ہم پر غالب آتے ہو اور کبھی ہم تم پر غالب آتے ہیں جیسا کہ کبھی وہ ڈول پانی کا کھینچتا ہے اور کبھی یہ۔

فائدہ: یہ حدیث ٹکڑا ہے ایک حدیث دراز کا اور پوری حدیث جنگ احد کے بیان میں آئے گی اور مراد اس سے یہ قول اس کا ہے کہ بدر کے دن مشرکوں کے ایک سو چالیس آدمی کو کام آئے ستر کو قید کیا اور ستر کا قتل کیا یہی ہے حق بات مقتولوں کی گنتی میں اور اتفاق ہے اہل سیر کا اس پر کہ مقتول پچاس آدمی ہیں یا کچھ کم وبیش بیان کیا ہے ان کو ابن اسحاق نے پس پہنچی گنتی پچاس کو اور واقدی نے تین یا چار کو زیادہ کیا ہے اور بہت اہل مغازی نے مطلق بیان کیا ہے کہ وہ کچھ اوپر چالیس آدمی ہیں لیکن نہیں لازم آتا پہچاننے نام مقتولوں کے ان میں سے ساتھ تعیین کے یہ کہ سارے مقتول یہی ہوں اور یہ جو براء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کی گنتی ستر ہے تو موافقت کی ہے اس کے ساتھ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور اور لوگوں نے اور روایت کیا ہے اس کو مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے اور اللہ نے فرمایا کہ کیا جب پہنچی تم کو مصیبت کہ تم پہنچا چکے ہو دوگنی اس سے اور اتفاق کیا ہے اہل تفسیر نے اس پر کہ مخاطبین ساتھ اس کے اہل احد ہیں اور مراد دوگنی مصیبت پہنچانے سے بدر کا دن ہے اور یہ جو کہ مسلمانوں سے بدر کے دن شہید ہوئے تھے ان کی گنتی اکہتر آدمی ہیں اور ساتھ اسی کی جزم کیا ہے ابن ہشام نے۔ (فتح)

٣٦٨٨۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِيْ اٰتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ.

٣٦٨٨۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ناگہاں خیر کی تعبیر وہ چیز ہے جو دی ہم کو اللہ نے بہتری سے بعد دن بدر کے یعنی فتح مکہ وغیرہ سے اور مال غنیمت سے اور کفار قریش کے سرداروں کے مارے جانے سے۔

فائدہ: اس کی شرح کتاب التعبیر میں آئے گی۔

٣٦٨٩۔ حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّیْ لَفِی الصَّفِّ یَوْمَ بَدْرٍ إِذِ الْتَفَتُّ فَإِذَا عَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ یَسَارِیْ فَتَیَانِ حَدِیْثَا السِّنِّ فَكَأَنِّیْ لَمْ اٰمَنْ بِمَكَانِهِمَا إِذْ قَالَ لِیْ أَحَدُهُمَا سِرًّا مِّنْ صَاحِبِهٖ یَا عَمِّ أَرِنِیْ أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ یَا ابْنَ أَخِیْ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ عَاهَدْتُ اللّٰهَ إِنْ رَّأَیْتُهٗ أَنْ أَقْتُلَهٗ أَوْ أَمُوْتَ دُوْنَهٗ فَقَالَ لِیَ الْاٰخَرُ سِرًّا مِّنْ صَاحِبِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ فَمَا سَرَّنِیْ أَنِّیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ مَكَانَهُمَا فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَیْهِ فَشَدَّا عَلَیْهِ مِثْلَ الصَّقْرَیْنِ حَتّٰی ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَآءَ.

٣٦٨٩۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البتہ میں بدر کے دن صف جنگ میں کھڑا تھا جب کہ میں نے مڑ کر دیکھا تو ناگہاں دائیں اور بائیں دو جوان ہیں کم عمر پس گویا کہ نہ امن ہوا مجھ کو ان کی جگہ سے یعنی مجھ کو اپنی جان کا خوف ہوا کہ کہیں کافر مجھ کو دو لڑکوں کم عمر کے درمیان دیکھ کر میرے گرد جمع نہ ہو جائیں کہ ناگہاں ایک نے مجھ کو اپنے ساتھی سے چھپ کر کہا کہ اے چچا مجھ کو ابوجہل دکھا میں نے کہا کہ اے بھتیجے تو اس کے ساتھ کیا کرے گا اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ اگر اس کو دیکھوں گا تو اس کو مار ڈالوں گا یا خود اس کے نزدیک مروں گا پھر اسی طرح دوسرے نے مجھ کو اپنے ساتھی سے پوشیدہ کہا سو نہ خوش لگا مجھ کو یہ کہ ہوں میں درمیان دو مردوں کے بدلے ان کی جگہوں میں یعنی جب میں نے ان سے ایسی دلاوری کی بات سنی تو مجھ کو اپنی جان کا اطمینان ہوا اور خوف دور ہوا اور مجھ کو یہ خوش نہ لگا کہ ان کے بدلے میرے دائیں بائیں دو مرد ہوں تو میں نے دونوں کے واسطے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا تو دونوں نے شکروں کے طرح اس پر حملہ کیا یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا اور وہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔

فائدہ: صقر ایک شکاری پرندے کا نام ہے اس کے ساتھ شکار کیا جاتا ہے اور تشبیہ دی انہوں نے ان کو ساتھ اس کے وسطے اس چیز کے کہ مشہور تھے نزدیک اس کے دلاوری اور بہادری اس کی سے اور چھوٹنے سے شکار پر اور اس واسطے کہ اس کا دستور تھا کہ جب کسی چیز سے لپٹتا ہے تو اس سے جدا نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کو پکڑے اور پہلے پہل اس کے ساتھ حارث بن ثور نے شکار کیا تھا پھر مشہور ہوا شکار کرنا ساتھ اس کے۔ (فتح)

٣٦٩٠۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ إِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ

٣٦٩٠۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس جاسوس بھیجے اور عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو ان پر

عُمَرُ بْنُ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْهَدَةِ بَيْنَ عَسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَجُلٍ رَّامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِيْ مَنْزِلٍ نَّزَلُوْهُ فَقَالُوْا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوْا اٰثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَّأَصْحَابُهُ لَجَئُوْا إِلٰى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا لَهُمُ انْزِلُوْا فَأَعْطُوْا بِأَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ أَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا وَّنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَّزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ أَطْلَقُوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِيْ

سردار کیا یہاں تک کہ جب پہنچے ہدۃ میں درمیان کے اور عسفان کے تو ہذیل کے قبیلے کے آگے (جس کو بنی لحیان کہا جاتا ہے) ان کا ذکر ہوا تو وہ سو کے قریب مرد تیرانداز ان کو مارنے کے واسطے نکلے سو ان کے پیچھے چلے کھوج پہچانتے یہاں تک کہ انہوں نے ان کی کھجوریں کھانے کی جگہ پائی ایک منزل میں جس میں وہ اترے تھے تو ان کافروں نے کہا کہ یہ مدینے کی کھجوریں ہیں سو وہ ان کے پیچھے چلے سو جب عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے ان کو دیکھا تو ایک جگہ میں پناہ لی تو کافروں نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ اترو اور اپنے ہاتھ دو یعنی اپنے آپ کو ہمارے حوالے کرو اور تمہارے واسطے عہد و پیمان ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو نہیں ماریں گے سو عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے قوم میں تو کافر کے ذمہ میں نہیں اترتا پھر انہوں نے کہا کہ الٰہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حال سے خبر دے تو کافروں نے ان کو تیروں سے مارا سو عاصم رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور تین آدمی عہد و پیمان پر ان کی طرف اترے ان میں سے ہیں خبیب رضی اللہ عنہ اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ اور ایک مرد اور جب کافروں نے ان پر قدرت پائی تو ان کی کمانوں کی تانت کھولی اور ان کو اس کے ساتھ باندھا تیسرے مرد نے کہا کہ پہلا دغا ہے قسم ہے اللہ کی میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا کہ بے شک میں بھی ان ساتھیوں کی پیروی کرتا ہوں یعنی ان کے جو مارے گئے تو کافروں نے ان کو کھینچا اور نہایت کوشش کی لیکن انہوں نے ان کے ساتھ ہونے سے انکار کیا تو کافروں نے ان کو بھی مار ڈالا پھر وہ خبیب رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کو لے کر چلے یہاں تک کہ ان کو مکے میں جا بیچا بعد جنگ بدر کے سو حارث بن عامر کی اولاد نے خبیب رضی اللہ عنہ کو خریدا اور

بِهٰؤُلَاءِ أُسْوَةً يُرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ فَأَبٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَّكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَّوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا حَتّٰى أَجْمَعُوْا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَّهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهِ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ وَّاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَّأْكُلُ قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ فِيْ يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَّكَانَتْ تَقُوْلُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَّزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُوْنِيْ أُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوْا أَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ لَّزِدْتُّ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَّلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُوْلُ فَلَسْتُ أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ وَذٰلِكَ

خبیب رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن حارث بن عامر کو مارا تھا سو خبیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس قید رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان کے قتل پر اتفاق کیا تو خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے استرا مانگا زیر ناف بال لینے کو تو اس نے اس کو استرا دیا اور اس کا ایک بیٹا گیا اور وہ بے خبر تھے یہاں تک کہ وہ لڑکا خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس عورت نے خبیب رضی اللہ عنہ کو پایا کہ لڑکے کو اپنی ران پر بٹھائے ہے اور استرا ان کے ہاتھ میں ہے سو میں سخت ڈری خبیب رضی اللہ عنہ نے میرے ڈرنے کو پہچانا تو خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو ڈرتی ہے کہ میں اس کو مار ڈالوں میں یہ کام ہرگز نہیں کروں کا اس عورت نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نے کوئی قیدی خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا قسم ہے اللہ کی کہ البتہ میں نے ان کو ایک دن دیکھا کہ انگور کا گچھا ہاتھ میں لیے کھاتے ہیں اور حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے اور اس وقت مکے میں کوئی پھل نہ تھا اور وہ عورت کہتی تھی کہ بے شک وہ رزق تھا جو اللہ نے خبیب رضی اللہ عنہ کو دیا تھا سو جب کافر ان کے ساتھ حرم سے نکلے تا کہ ان کو حل یعنی حرم سے باہر قتل کریں تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھ کو چھوڑو میں دو رکعت نماز پڑھ لوں تو انہوں نے ان کو چھوڑا سو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ اگر مجھ کو اس کا خیال نہ ہوتا کہ تم گمان کرو گے کہ میں موت کے خوف سے بے قرار ہوں اور نماز کے حیلے سے مہلت چاہتا ہوں تو البتہ میں نماز کو زیادہ کرتا یعنی دو رکعت اور پڑھتا پھر خبیب رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی کہ الٰہی ان کے عدد کو گن رکھ اور ان کو جدا جدا قتل کر اور کسی کو ان میں سے باقی نہ چھوڑ یعنی یہ دعا ان کی قبول ہوئی اور ان کے قاتل

فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلَاةَ وَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيْبُوْا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِيْنَ حُدِّثُوْا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَآئِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِّثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا أَنْ يَقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا.

سب مارے گئے پھر یہ شعر پڑھنے لگے سو مجھے کچھ پرواہ نہیں جب کہ مسلمانی کی حالت میں مارا جاؤں جس کروٹ پر کہ ہو اللہ کی راہ میں مرنا میرا اور یہ مرنا میرا اللہ کی رضا مندی چاہنے کے واسطے ہے اور اگر اللہ چاہے تو برکت کرے گا بیچ اعضاء بدن کے کہ کاٹا جاتا پھر ابو سروعہ عقبہ بن حارث ان کی طرف کھڑا ہوا سو اس نے خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور خبیب رضی اللہ عنہ نے ہی سنت بنائی ہے نماز واسطے ہر مسلمان کے کہ مارا جائے قید کر کے اور خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو جس دن کہ وہ جاسوس شہید ہوئے اور بھیجا قریش کے چند آدمیوں نے طرف عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جب کہ ان کو خبر ہوئی کہ عاصم رضی اللہ عنہ مارے گئے ہیں یہ کہ ان کے بدن سے گوشت کاٹ لائیں جس سے پہچانا جائے کہ وہ مارے گئے ہیں اور عاصم رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک بڑے رئیس کو قتل کیا ہوا تھا پس بھیجا اللہ نے واسطے عاصم رضی اللہ عنہ کے مانند بدلی ایک جھنڈ بھڑوں سے تو نگہ محفوظ رکھا بھڑوں نے ان کو کفار کے ایلچیوں سے تو وہ ان کے بدن سے کچھ نہ کاٹ سکے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح غزوہ رجیع میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ اس کا یہ قول ہے کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک بڑے رئیس کو مارا ہوا تھا اس واسطے کہ دوسرے طریق میں تصریح آئے گی کہ انہوں نے اس کو جنگ بدر کے دن مارا تھا اور جس کو عاصم رضی اللہ عنہ نے مارا تھا وہ عقبہ بن ابی معیط ہے کہ قتل کیا تھا انہوں نے اس کو باندھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے۔ (فتح)

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوْا مَرَارَةَ بْنَ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيَّ وَهِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا.

اور کہا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ذکر کیا ہے انہوں نے یعنی ان لوگوں میں سے جو جنگ تبوک سے پیچھے رہے مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کو جو دو مرد ہیں نیکو کار حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں۔

فائدہ: اور یہ جو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رضی اللہ عنہ تو یہ ٹکڑا ہے حدیث کعب کا جو دراز ہے بیچ بیان قصے تو بہ اس کے کے

اور پوری حدیث غزوہ تبوک میں آئے گی اور شاید امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے معلوم کیا ہے کہ بعض لوگ انکار کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ اور ہلال رضی اللہ عنہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے اور کہتے ہیں کہ زہری سے وہم ہو گیا ہے پس رد کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ساتھ نسبت کرنے اس کی کے طرف کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی اور یہ ظاہر ہے حدیث کے سیاق سے اس واسطے کہ یہ حدیث کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے لی گئی ہے اور وہ زیادہ تر پہچاننے والے ہیں بدر میں حاضر ہونے والوں کو اور جو اس میں حاضر نہیں ہوئے اس شخص سے جو ان کے بعد میں پیدا ہوا ہے یعنی انکار کرنے والے سے اور اصل عدم ادراج ہے پس نہیں ثابت ہوگا مدرج ہونا مگر ساتھ دلیل صریح کے اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے جوان کو بدری کہا تو تائید کرتی ہے اس کی یہ بات کہ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے اس حدیث کو بیچ جگہ پیروی کرنے کے ساتھ ان کے پس متصف کیا ان کو ساتھ نیک ہونے کے اور ساتھ حاضر ہونے کے بدر میں جو سب جنگوں سے بڑی جنگ ہے پس جب کہ واقع ہوئی واسطے ان دونوں کے نظیر اس چیز کی کہ واقع ہوئی ساتھ کعب رضی اللہ عنہ کے جنگ تبوک سے پیچھے رہنے سے اور حکم سے ساتھ ترک کرنے کے دونوں سے جیسا کہ واقع ہوا واسطے اس کے تو پیروی کی انہوں نے ساتھ ان دونوں کے اور کہا بعض متاخرین نے مانند دمیاطی وغیرہ کے کہ کسی نے ہلال رضی اللہ عنہ اور مرارہ رضی اللہ عنہ کو بدریوں میں ذکر نہیں کیا تو یہ قول اس کا مردود ہے اوپر اس کے اس واسطے کہ تحقیق جزم کیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ اس کے اس جگہ اور تابع ہوئی ہے اس کے ایک جماعت۔ (فتح)

٣٦٩١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَّكَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

٣٦٩١۔ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے ذکر کیا کہ سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ اور وہ بدری تھے بیمار ہوئے جمعہ کے دن تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہو کر ان کی بیمار پرسی کو گئے بعد اس کے کہ بلند ہوا آفتاب اور قریب ہوا وقت جمعہ کا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جمعہ کو چھوڑ دیا۔

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَّدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيْثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا

اور کہا لیث نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے یونس نے ابن شہاب سے اس نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے کہ بے شک اس کے باپ نے عمرو بن عبداللہ بن ارقم کو لکھا اس حال میں کہ اس کو حکم کرتا تھا کہ سبیعہ حارث کی بیٹی کے پاس جائے اور اس سے اس کی حدیث پوچھے اور جو کچھ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا جب کہ اس نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِيْ أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ فَإِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِيْ بِأَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَأَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِيْ تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ.

حضرت ﷺ سے فتوی مانگا تو عمر بن عبداللہ نے عبداللہ بن عتبہ کو لکھا اس حال میں کہ اس کو خبر دیتا تھا کہ سبیعہ حارث کی بیٹی نے اس کو خبر دی کہ بے شک وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی اور وہ قوم بنی عامر بن لوئی سے تھے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے سو اس کا خاوند حجۃ الوداع میں فوت ہوا اور وہ حاملہ تھی سو اس نے ان کے مرنے کے بعد بچہ جننے میں دیر نہ کی یعنی ان کے مرنے کے تھوڑے ہی دن بعد بچہ جنا سو جب وہ اپنے نفاس سے پاک ہوئی تو اس نے نکاح کے پیغام کرنے والوں کے واسطے زینت کی سو ابو سنابل (ایک مرد کا نام ہے عبدالدار کی اولاد سے) اس پر داخل ہوا تو اس نے اس کو کہا مجھ کو کیا ہے کہ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو نے نکاح کے خواستگاروں کے واسطے زینت کی ہے تو نکاح کی خواہش کرتی ہے اور قسم ہے اللہ کی بے شک تو نکاح نہیں کرے گی یعنی تجھ کو نکاح کرنا درست نہیں یہاں تک کہ گزر جائیں تجھ پر چار مہینے دس دن سبیعہ کہتی ہے کہ جب اس نے مجھ کو یہ بات کہی تو میں شام کے وقت اپنے کپڑے پہن کر حضرت ﷺ کے پاس گئی سو میں نے آپ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ مجھ کو نکاح کرنا درست ہے یا نہیں تو حضرت ﷺ نے مجھ کو فتوی دیا اس کا کہ بے شک میں حلال ہو چکی جبکہ میں نے بچہ جنا اور حکم کیا مجھ کو نکاح کرنے کا اگر مجھ کو خواہش ہو۔

فائدہ: اور غرض اس سے ذکر سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور یہ کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ یعنی مانند پہلی حدیث کی کہ جب عورت کو تین طلاق دی تو پھر وہ عورت اس کے واسطے درست نہیں سو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حاجت کے موافق حدیث کا فقرہ لے لیا اور وہ قول اس کا ہے کہ اس کا باپ بدر میں حاضر ہوا تھا۔ (فتح)

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ

اور کہا لیث نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے یونس نے اس نے

شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَكَانَ أَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ.

روایت کی ابن شہاب سے اور ہم نے اس یعنی ابن شہاب سے پوچھا سو اس نے کہا کہ خبر دی مجھ کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے جو بنی عامر بن لوی کا آزاد کردہ غلام تھا کہ بے شک محمد بن ایاس بن بکیر نے (اور اس کا باپ جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے) اس کو خبر دی۔

بَابُ شُهُوْدِ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا.

جنگ بدر میں فرشتوں کے حاضر ہونے کا بیان۔

فائدہ: اس کا بیان دو بابوں سے پہلے ہو چکا ہے اور بیہقی وغیرہ نے ربیع بن انس کے طریق سے روایت کی ہے کہ جو کافر بدر کے دن مارے گئے لوگ پہچانتے تھے ان کو جو فرشتوں کے ہاتھ سے مارے گئے ان سے جو آدمیوں کے ہاتھوں سے مارے گئے ساتھ نشان چوٹ کے گردن پر اور پور پر مثل داغ آگ کے اور مسند اسحاق میں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھی میں نے قبل دن شکست کافروں کے دن بدر کے مثل غبار سیاہ کی کہ سامنے آئی آسمان سے مانند چونٹیوں کے سو میں نہیں شک کرتا کہ وہ فرشتے تھے ان کے اترتے ہی فوراً کافروں کو شکست ہوئی اور مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ایک مسلمان مرد ایک کافر کے پیچھے دوڑتا تھا کہ ناگہاں اس نے اوپر سے کوڑے کی آواز سنی اور آواز گھوڑے کی اور اس میں ہے کہ یہ تیسرے آسمان کی مدد ہے۔ (فتح)

٣٦٩٢۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ أَبُوْهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

٣٦٩٢۔ معاذ بن رفاعہ بن رافعہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی اور اس کا باپ بدر والوں میں سے تھا کہا اس نے کہ جبرائیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ تم اپنے درمیان بدر والوں کو کیا گنتے ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل سب مسلمانوں سے یا کوئی اور لفظ اس کی مانند فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے کہ اسی طرح افضل ہیں ہمارے درمیان وہ فرشتے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتے جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

٣٦٩٣۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ

٣٦٩٣۔ معاذ بن رفاعہ بن رافع سے روایت ہے اور تھے رفاعہ رضی اللہ عنہ بدر والوں میں سے اور تھے رافع رضی اللہ عنہ اہل عقبہ سے اور وہ اپنے بیٹے سے کہتے تھے کہ نہیں خوش لگتی مجھ کو یہ بات کہ

بَدْرٍ وَّكَانَ رَافِعٌ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُوْلُ لِابْنِهٖ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ سَاَلَ جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

میں بدر میں حاضر ہوتا بدلے حاضر ہونے عقبہ کے اس نے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ﷺ سے یہ بات پوچھی۔

فائدہ: مراد رافع رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ عقبہ میں حاضر ہونا افضل ہے بدر میں حاضر ہونے سے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ رافع بن مالک رضی اللہ عنہ نے نہیں سنی حضرت ﷺ سے تصریح ساتھ تفضیل اہل بدر کے ان کے غیروں پر پس کہا جو کچھ کہ کہا اپنے اجتہاد سے اور اس کا شبہ یہ ہے کہ عقبہ (ایک گھاٹی ہے پاس مکے کے جس کے پاس پہلے پہل انصار نے حضرت ﷺ سے بیعت کی تھی جب کہ وہ حج کو آئے) تھی جگہ پیدا ہونے نصرت اسلام کی اور سبب ہجرت کا کہ پیدا ہوئی اس سے قوت واسطے سب جنگوں کے لیکن فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے دے۔ (فتح)

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ اَنَّ مَلَكًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَعَنْ يَحْيٰى اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ الْهَادِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَهٗ يَوْمَ حَدَّثَهٗ مُعَاذٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَزِيْدُ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

معاذ سے روایت ہے کہ ایک فرشتے نے حضرت ﷺ سے پوچھا اور وہ فرشتہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

٣٦٩٤۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ.

٣٦٩٤۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے ہیں اس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں۔

فائدہ: اور سعید بن منصور نے عطیہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضرت ﷺ کے پاس آئے بعد اس کے کہ فارغ ہوئے حضرت ﷺ جنگ بدر سے اوپر گھوڑے سرخ کے کہ اس کے ماتھے کے بال گندھے ہوئے تھے اپنے اگلے پاؤں سے گرد اڑاتا ہے اس پر زرہ تھی اور کہا کہ اے محمد ﷺ اللہ نے مجھ کو تمہاری طرف بھیجا ہے اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تم سے جدا نہ ہوں یہاں تک کہ تم راضی ہو کیا تم راضی ہو؟ حضرت ﷺ نے فرمایا ہاں اور واقع ہوا

نزدیک محمد ابن اسحاق کے ابو واقد لیثی کی حدیث سے کہا کہ میں البتہ بدر کے دن ایک کافر کے پیچھے چلتا تھا تا کہ اس کو ماروں تو اس کا سر جدا ہو کر زمین پر گر پڑا پہلے اس سے کہ میری تلوار اس تک پہنچے اور واقع ہوا ہے نزدیک بیہقی کے محمد بن جبیر بن مطعم کی حدیث سے کہ انہوں نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ کہتے تھے کہ آندھی سخت چلی میں نے کبھی ایسی نہیں دیکھی پھر سخت آندھی چلی اور میں گمان کرتا ہوں کہ تیسری بار کا ذکر کیا سو پہلی ہوا جبرائیل علیہ السلام تھے اور دوسری ہوا میکائیل علیہ السلام اور تیسری ہوا اسرافیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے طرف تھے اور اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور اسرافیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف تھے اور میں اس میں تھا اور نیز علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا گیا مجھ کو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بدر کے دن کہ تم دونوں میں سے ایک کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل علیہ السلام ہیں اور اسرافیل علیہ السلام فرشتے ہیں عظیم حاضر ہوتے ہیں صف میں اور لڑائی میں اور کہا شیخ تقی الدین سبکی نے کہ کسی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حکمت ہے بیچ حاضر ہونے فرشتوں کے جنگ میں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باوجود یہ کہ جبرائیل علیہ السلام قادر ہیں اس پر کہ دفع کریں کافروں کو ساتھ ایک پر کے اپنے بازو سے تو میں نے کہا کہ واقع ہوا ہے یہ حاضر ہونا فرشتوں کا واسطے اس ارادے کے کہ ہو یہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا اور ہوں یہ فرشتے مدد اوپر عادت مدد لشکروں کے واسطے رعایت صورت اسباب کے اور طریقے ان کے کہ جاری کیا ہے اس کو اللہ نے اپنے بندوں میں اور اللہ تعالیٰ ہے سب کام کرنے والا۔ (فتح)

بَابٌ. یہ باب ہے۔

فائدہ: یہ باب بغیر ترجمہ کے ہے اور وہ متعلق ہے ساتھ ان لوگوں کے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے۔

۳۶۹۵۔ حَدَّثَنِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ أَبُوْ زَيْدٍ وَّلَمْ يَتْرُكْ عَقِبًا وَّكَانَ بَدْرِيًّا.

۳۶۹۵۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو زید رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے اور نہ چھوڑی انہوں نے اپنے پیچھے کوئی اولاد اور تھے وہ بدری۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں اس حدیث کو مختصر بیان کیا ہے اور تحقیق گزر چکی ہے پوری حدیث اس سے مناقب انصار میں کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا حال ابوزید رضی اللہ عنہ کا جنہوں نے قرآن جمع کیا تھا تو انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ قیس بن سکن ہے ایک مرد ہے بنی عدی سے فوت ہو گیا اور اپنے پیچھے کوئی اولاد نہ چھوڑی یعنی لاولد فوت ہو گیا اور ہم اس کے وارث ہوئے۔ (فتح)

۳۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ

۳۶۹۶۔ ابن خباب سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سفر سے آئے تو ان کے گھر والے قربانی کا گوشت ان کے

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِّنْ لُّحُوْمِ الْأَضْحٰى فَقَالَ مَا أَنَا بِاٰكِلِهٖ حَتّٰى أَسْأَلَ فَانْطَلَقَ إِلٰى أَخِيْهِ لِأُمِّهٖ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقْضٌ لِّمَا كَانُوْا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْأَضْحٰى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

آگے لائے تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں کھاؤں کا یہاں تک کہ میں اس کا حکم پوچھوں یعنی اس کے واسطے کہ ابتدا میں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا جائز نہ تھا سو وہ اپنے اخیافی بھائی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی طرف چلے اور وہ بدری تھے سو انہوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ پیدا ہوا پیچھے تمہارے امر ناسخ واسطے اس چیز کے کہ منع ہوا تھا ان کو اس سے تین دن کے پیچھے قربانی کا گوشت کھانے سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح قربانی کے بیان میں آئے گی اور غرض اس سے تعریف کرنے قتادہ رضی اللہ عنہ کی ہے ساتھ ہونے ان کے کے بدری۔ (فتح)

٣٦٩٧۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرٰى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنٰى أَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ أَنَا أَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِيْ عَيْنِهٖ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدَ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنٰى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُوْ بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ

٣٦٩٧۔ زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بدر کے دن عبیدہ بن سعید بن عاص کو ملا اور اس کا سب بدن ہتھیاروں میں چھپا ہوا تھا اس کی دونوں آنکھوں کے سوائے اس سے کچھ نظر نہ آتا تھا اور کنیت کیا جاتا تھا ابو ذات الکرش تو اس نے کہا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں سو میں نے نیزے سے اس پر حملہ کیا اور نیزہ اس کے آنکھ میں مارا تو وہ اس سے مر گیا کہا ہشام نے کہ مجھ کو خبر ہوئی کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنا پاؤں اس پر رکھا پھر میں نے ہاتھ دراز کیا سو میں نے اس کو بڑے زور سے کھینچا اور حالانکہ اس کے دونوں طرفیں مڑ گئیں تھیں کہا عروہ رضی اللہ عنہ نے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نیزہ زبیر رضی اللہ عنہ سے مانگا زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا سو پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا پھر اس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانگا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیا پھر جب صدیق رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے مانگا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے وہ نیزہ ان کو دیا پھر جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے

أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ اٰلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتّٰى قُتِلَ.

اس کو لیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے مانگا تو انہوں نے وہ نیزہ ان کو دیا سو جب عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے پھر علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ہاتھ آیا پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مانگا پھر وہ ان کے پاس رہا یہاں تک کہ شہید ہوئے۔

فائدہ: یہ حدیث بھی جنگ بدر کے متعلق ہے۔

٣٦٩٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ إِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَايِعُوْنِيْ.

٣٦٩٨۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیعت کرو مجھ سے۔

فائدہ: یہ حدیث پوری کتاب الایمان میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہی قول اس کا ہے کہ حاضر ہوئے تھے بدر میں۔

٣٦٩٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِّيْرَاثِهِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ﴾. (الأحزاب:٥) فَجَآءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

٣٦٩٩۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اور وہ ان میں سے تھے کہ جنگ بدر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے سالم رضی اللہ عنہ کو متبنی بنایا یعنی زبان سے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے اور اپنی بھتیجی ہند اس کو نکاح کر دی اور وہ سالم ایک انصاری عورت کا آزاد کیا ہوا غلام تھا جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو لے پالک بنایا اور جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ جو کسی کو لے پالک بناتا تھا لوگ اس کو اس کا بیٹا کہتے تھے اور وہ اس کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ کا مالک ہوتا تھا یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیت اتاری کہ لے پالکوں کو اپنے اصلی باپوں کے نام سے پکارو پھر سہلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پس ذکر کی ساری حدیث۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ سالم کو متبنی بنایا یعنی دعوی کیا کہ وہ میرا بیٹا ہے اور تھا یہ دستور پہلے اترنے اس آیت کے ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ﴾ پس تحقیق یہ آیت جب اتری تو پھر لوگ سالم کو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام آزاد پکارتے تھے اور تحقیق حاضر رہتا تھا سالم ساتھ مالک اپنے کے جو مذکور ہوا یعنی ساتھ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے اور ولید بن عتبہ کے قتل ہوا ساتھ باپ اپنے کے اور اس حدیث کی شرح نکاح میں آئے گی۔ (فتح)

٣٧٠٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَآئِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتّٰى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَّفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلِيْ هٰكَذَا وَقُوْلِيْ مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ.

٣٧٠٠۔ ربیع معوذ کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے جس صبح کو میرا خاوند مجھ پر داخل ہوا سو میرے بچھونے پر بیٹھے جیسے تو بیٹھا ہے یہ خطاب ہے اس شخص کو جس نے اس سے یہ حدیث روایت کی اور لڑکیاں دف بجاتی تھیں اور اپنے باپ دادوں کے جو جنگ بدر میں مارے گئے خوبیاں بیان کرتی تھیں یہاں تک کہ ایک لڑکی نے کہا اور ہم میں نبی ہے کہ جانتا ہے جو کل ہوگا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو اور جو پہلے کہتی تھیں وہی کہو۔

فائدہ: ندبہ کے معنی ہیں بیان کرنا مردے کا ساتھ خوبیوں کے اس قسم سے کہ باعث ہو اوپر شوق اس کے کے اور رونے کو اوپر اس کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سننا آواز دف کا شادی کی صبح کو اور یہ کہ مکروہ ہے نسبت کرنا علم غیب کا طرف کسی کے مخلوق میں سے۔ (فتح)

٣٧٠١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٣٧٠١۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے ساتھی نے اور وہ جنگ بدر میں حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے تھے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں جس میں کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو۔

وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ يُرِيْدُ التَّمَاثِيْلَ الَّتِيْ فِيْهَا الْأَرْوَاحُ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح لباس میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ یہ قول ہے اس کا کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ (فتح)

٣٧٠٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِيْ مِمَّا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا فِيْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ أَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيْ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ فَنَسْتَعِيْنَ بِهِ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا

٣٧٠٢۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک اونٹنی تھی جو مجھ کو بدر کے دن مال غنیمت سے حصے میں آئی تھی اور ایک اونٹنی مجھ کو اس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس سے دی تھی یعنی اپنے پانچویں حصے میں سے جو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا تھا سو جب میں نے چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر میں لاؤں یعنی بعد نکاح کے تو میں نے وعدہ کیا ایک مرد لوہار سے جو قبیلے بنی قینقاع میں تھا یہ کہ میرے ساتھ چلے سو ہم اذخر کی گھاس لائیں اور میں نے کہا کہ اس کو لا کر لوہاروں کے ہاتھ بیچوں اور اس سے اپنی شادی کے ولیمہ میں مدد لوں سو جس حالت میں کہ میں اپنی اونٹنیوں کے واسطے پالان اور بوریاں اور رسیاں جمع کرتا تھا اور میری دو اونٹنیاں ایک انصار مرد کے حجرے کے پہلو میں بیٹھی تھیں یہاں تک کہ جمع کیا میں نے جو کچھ کہ جمع کیا سو ناگہاں میں نے اپنی اونٹنیوں کو دیکھا بے شک ان کی کوہانیں کاٹی گئیں اور ان کے پہلو چیرے گئے اور ان کے جگر لیے گئے سو جب میں نے یہ حال دیکھا تو بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور میں نے کہا کہ یہ کام کس نے کیا لوگوں نے کہا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور وہ اس گھر میں ہے انصار کے بعض شراب نوشوں میں اور اس کے پاس ایک لونڈی ہے

فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَأَيْتُ الْمَنظَرَ قُلْتُ
مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوْا فَعَلَهٗ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ
مِّنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَهٗ قَيْنَةٌ وَّأَصْحَابُهٗ فَقَالَتْ
فِيْ غِنَآئِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَآءِ
فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبَّ
أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ
أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ
زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ لَقِيْتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ
عَلٰى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ
خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَّعَهٗ
شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرِدَآئِهٖ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهٗ
أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَآءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ
فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَهٗ فَطَفِقَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ
فِيْمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُّحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ
فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى رُكْبَتِهٖ ثُمَّ
صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ
حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِّأَبِيْ فَعَرَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ ثَمِلٌ

گانے والی اور اس کے ساتھی سو لونڈی اور اس کے یاروں
نے کہا یعنی راگ میں کہ خبر دار ہو اے حمزہ رضی اللہ عنہ قصد کرو
واسطے موٹی اونٹنیوں کے تو حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار کی طرف جلدی
کھڑے ہوئے سو ان کی کوہانیں کاٹیں اور ان کے پہلو چیر کر
ان کے جگر لیے علی رضی اللہ عنہ نے کہا سو میں چلا یہاں تک کہ میں
حضرت ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ ﷺ کے پاس زید بن
حارثہ رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت ﷺ نے میرا غمناک ہونا پہچانا سو
فرمایا کہ کیا ہے تجھ کو کہ تم ایسے غمناک ہو میں نے کہا یا
حضرت ﷺ میں نے آج جیسی مصیبت کبھی نہیں دیکھی
حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا سو ان کی کوہانیں کاٹ
لیں اور ان کے پہلو چیر ڈالے اور وہ یہ ہے اس گھر میں اس
کے ساتھ شراب نوش ہیں سو حضرت ﷺ نے اپنی چادر منگوائی
اور بدن پر ڈالی پھر پیادہ چلے اور میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
آپ ﷺ کے ساتھ ہوئے یہاں تک کہ آئے اس گھر میں
جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور ان سے اندر آنے کے واسطے
اجازت مانگی انھوں نے آپ ﷺ کو اجازت دی تو
حضرت ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو ملامت کرنی شروع کی اس کام
میں جو اس نے کیا پس اچانک دیکھا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے
نشے میں مست ہے اس کی دونوں آنکھیں سرخ ہوئی ہیں سو
حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ کی طرف نظر کی یعنی پاؤں کی
طرف پھر نظر اونچی کی سو آپ ﷺ کے گھٹنے کو دیکھا پھر نظر اور
اونچی کی سو آپ ﷺ کے چہرے کو دیکھا پھر حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ نہیں تم مگر غلام میرے باپ کے تو حضرت ﷺ نے پہچانا
کہ وہ مست ہیں سو حضرت ﷺ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے یعنی
بغیر اس کے کہ پیٹھ پھیریں سو حضرت ﷺ نکلے اور ہم بھی

فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

آپ ﷺ کے ساتھ نکلے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح خمس میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہاں یہ قول اس کا ہے کہ مجھ کو بدر کے دن غنیمت سے حصے میں آئی اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ قول حضرت ﷺ کے کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو اس دن ایک اونٹنی خمس سے دی اس پر کہ بدر کی غنیمت کے مال سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا نکالا گیا تھا برخلاف اس کے جس طرف ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ گئے تھے کہ آیت خمس نکالنے کی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نازل ہوئی بعد تقسیم ہونے مال غنیمت بدر کے اور اس جگہ دلالت کی اس سے قول اس کا ہے يَوْمَئِذٍ یعنی اس دن لیکن یہ حدیث پہلے خمس میں گزر چکی تھی اور اس میں يَوْمَئِذٍ کا لفظ نہیں ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو اور اونٹنی دی اور نہیں مقید کیا اس کو ساتھ دن کے اور نہ ساتھ خمس کے اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ خمس کی آیت بدر کے قصے میں اتری۔ (فتح)

٣٧٠٣۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ سَمِعَهُ مِنَ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَبَّرَ عَلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا.

٣٧٠٣۔ ابن معقل سے روایت ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ پر تکبیر کہی پھر کہا کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

فائدہ: اس میں عدد تکبیر کا ذکر نہیں اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو ابونعیم نے مستخرج میں بخاری کے طریق سے ساتھ اس اسناد کے سوا اس میں کہا کہ پانچ بار تکبیر کہی اور روایت کیا ہے اس کو بغوی نے معجم صحابہ میں محمد بن عبادہ سے ساتھ اس اسناد کے اور اسماعیلی اور برقانی اور حاکم نے اس کے طریق سے سوا اس نے کہا کہ چھ تکبیریں کہیں اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں محمد بن عبادہ سے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو سعید بن منصور نے ابن عیینہ سے اور اس میں پانچ تکبیروں کا ذکر ہے اور حاکم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر مڑ کر ہماری طرف دیکھا سو کہا کہ وہ اہل بدر میں ہیں اور یہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے تو یہ اشارہ ہے طرف اس کی کہ جو بدر میں حاضر ہوا ان کو بزرگی ہے غیروں پر ہر چیز میں یہاں تک کہ جنازے کی تکبیروں میں بھی اور یہ امر دلالت کرتا ہے اس پر کہ مشہور ان کے نزدیک چار تکبیریں تھیں اور یہ قول اکثر اصحاب رضی اللہ عنہم کا ہے اور بعض سے پانچ تکبیریں ہیں اور صحیح مسلم میں زید بن ارقم سے اس باب میں حدیث مرفوع آئی ہے اور جنازے کے بیان میں پہلے گزر چکا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنازے کی تین تکبیریں ہیں اور یہ کہ پہلی واسطے شروع کے ہے یعنی سوائے اس کے اور ابن خیثمہ نے اور طریق سے مرفوع روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ جنازے پر چار بار تکبیر کہتے تھے یعنی کبھی اور کبھی پانچ بار کہتے تھے اور کبھی چھ بار کہتے تھے اور کبھی سات بار اور کبھی

آٹھ بار یہاں تک کہ نجاشی بادشاہ فوت ہوا تو حضرت ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہیں پھر ثابت رہے حضرت ﷺ اوپر اس کے یہاں تک کہ فوت ہوئے حضرت ﷺ اور کہا ابو عمر نے کہ منعقد ہوا ہے اجماع اوپر چار تکبیروں کے اور نہیں جانتے ہم کہ شہروں کے عالموں سے کوئی پانچ تکبیروں کے ساتھ قائل ہو سوائے ابن لیلی کے اور حنفیہ کی مبسوط میں ہے ابو یونس سے مانند اس کی اور کہا نووی نے مہذب میں کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان تکبیروں میں اختلاف تھا پھر وہ اختلاف ساتھ گزرنے ان کے کے دور ہوا اور اجماع ہوا اس پر کہ جنازے کی تکبیریں چار ہیں لیکن اگر امام پانچ تکبیریں کہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی خواہ بھول کر کہے یا جان کر صحیح قول پر لیکن اس پر مقتدی اس کی پیروی نہ کرے صحیح قول پر، واللہ اعلم۔

٣٧٠٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ

٣٧٠٤۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حفصہ رضی اللہ عنہا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اپنے خاوند خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے سے بیوہ ہوئیں اور خنیس رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور بدر میں شریک ہوئے مدینے میں فوت ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا سو میں نے اس کے ساتھ حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کرنے کو کہا میں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا تجھ کو نکاح کر دوں عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں سوچ کر جواب دوں گا سو میں چند روز ٹھہرا سو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ظاہر ہوا مجھ کو کہ میں ابھی نکاح نہ کروں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملا سو میں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تم کو اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دوں ابو بکر رضی اللہ عنہ چپ رہے اور مجھ کو جواب نہ دیا تو میں اس پر عثمان رضی اللہ عنہ سے سخت تر غضبناک تھا پھر میں کچھ روز تک ٹھہرا پھر حضرت ﷺ نے اس کے نکاح کا پیغام کیا سو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو نکاح کر دی پھر مجھ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ ملے سو کہا کہ شاید تم مجھ سے ناراض ہوئے ہو گے جب کہ تم نے مجھ کو حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کرنے کو کہا اور میں نے تم کو کچھ جواب نہ دیا میں نے کہا ہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا

وَجَدْتَ عَلَىٰ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا.

پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہ منع کیا مجھ کو اس سے کہ میں تم کو جواب دوں اس چیز میں کہ تم نے میرے پیش کی مگر یہ کہ مجھ کو معلوم تھا کہ حضرت ﷺ اس کا ذکر کیا کرتے تھے سو میں ایسا نہ تھا کہ حضرت ﷺ کا بھید ظاہر کروں اور اگر حضرت ﷺ اس کو نکاح نہ کرتے تو میں اس کو قبول کرتا۔

فائدہ: اس حدیث کی پوری شرح کتاب النکاح میں آئے گی اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ وہ بدری تھے۔

٣٧٠٥۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَ أَبَا مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَىٰ أَهْلِهِ صَدَقَةٌ.

٣٧٠٥۔ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ اس نے ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضرت ﷺ سے روایت کی کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ خرچ کرنا مرد کا اپنے گھر والوں پر خیرات ہے یعنی مرد کو اس میں بھی ثواب ملتا ہے۔

فائدہ: اور غرض اس سے ثابت کرنا اس بات کا ہے کہ ابومسعود رضی اللہ عنہ بدری تھے اور اس میں اختلاف ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے یا نہیں کہا اکثر اس پر ہیں کہ وہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے اور نہیں ذکر کیا اس کو محمد بن اسحاق اور اس کے راویوں نے بدریوں میں اور اسی طرح کہا اسماعیلی نے کہ نہیں صحیح ہے حاضر ہونا ان کا بدر میں اور رسوائے اس کے کچھ نہیں کہ ان کا گھر وہاں تھا اس واسطے ان کو بدری کہا گیا پھر اشارہ کیا اس نے طرف اس کی کہ استدلال کرنا ساتھ اس طور کے کہ وہ وہاں ہوئے تھے ساتھ اس چیز کے کہ واقع ہوگی روایتوں میں کہ وہ بدری ہیں قوی نہیں ہے اس واسطے کہ وہ مستلزم ہے اس کو کہ کہا جائے واسطے ہر شخص کے کہ حاضر ہوا اس میں بدری اور یہ قاعدہ نہیں میں کہتا ہوں کہ نہیں کفایت کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جزم میں کہ حاضر ہوئے وہ بدر میں ساتھ اس کے بلکہ ساتھ قول اس کے کہ آئندہ حدیث میں کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے اس واسطے کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ عروہ رضی اللہ عنہ کی کلام سے ہے اور وہ حجت ہے بیچ اس کے اس واسطے کہ عروہ رضی اللہ عنہ نے ابومسعود رضی اللہ عنہ کو پایا ہے اگرچہ روایت کی ہے اس سے حدیث ساتھ واسطہ کے اور ترجیح دیا جاتا ہے اختیار کرنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ساتھ قول نافع کے جب کہ حدیث بیان کی اس سے ابولبابہ بدری رضی اللہ عنہ نے اس واسطے کہ منسوب کیا ہے انہوں نے ان کو طرف حاضر ہونے کے بدر میں نہ طرف اترنے ان کے کے اس میں اور تحقیق اختیار کیا ہے ابوعبید قاسم نے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے ذکر کیا ہے اس کو بغوی نے اور ساتھ اسی کے جزم کیا ہے ابن کلبی نے اور مسلم نے کنیتوں میں اور کہا طبرانی اور ابواحمد حاکم نے کہ وہ بدر میں حاضر

ہوئے کہا برقانی نے کہ نہیں ذکر کیا ان کو ابن اسحاق نے بدریوں میں اور اس حدیث کے غیر میں ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور قاعدہ یہ ہے کہ مثبت مقدم ہوتا ہے نافی پر اور جو اس کے حاضر ہونے کی نفی کرتا ہے تو اس اعتقاد سے کہ ان کو بدری کہنا باعتبار اس کے ہے کہ وہ وہاں اترے تھے نہ اس اعتبار سے کہ وہ اس میں حاضر ہوئے تھے لیکن ضعیف کرتی ہے اس کو تصریح اس شخص کی جس نے ان میں سے تصریح کی ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے جیسا کہ بارہویں حدیث میں ہے کہ داخل ہوئے ان پر ابو مسعود رضی اللہ عنہ عقبہ بن عمرو اور وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور اس حدیث کی شرح مواقیت میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

٣٧٠٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ إِمَارَتِهِ أَخَّرَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ أَمِيْرُ الْكُوْفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا أُمِرْتُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ.

٣٧٠٦۔ زہری سے روایت ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا حدیث سناتے ہیں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی خلافت میں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز میں دیر کی اور وہ کوفہ کے حاکم تھے معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے پس داخل ہوئے ان پر ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ دادا زید بن حسن کا کہ حاضر ہوئے بدر میں سو ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ تم کو معلوم ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آسمان سے اترے سو انہوں نے نماز پڑھی یعنی پہلے دن اول وقت میں اور دوسرے دن اخیر وقت میں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں پڑھیں اس وقت کہ جبرائیل علیہ السلام نے تعلیم کی پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ مجھ کو اسی طرح حکم ہوا اسی طرح تھے بشیر بن ابو مسعود حدیث بیان کرتے اپنے باپ سے۔

٣٧٠٧۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَقِيْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ وَّهُوَ يَطُوْفُ

٣٧٠٧۔ ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ بقرہ کے اخیر میں دو آیتیں ہیں یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے اخیر تک جو رات کے وقت ان کو پڑھے گا اس کو کفایت کرتی ہیں عبدالرحمٰن راوی نے کہا سو میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ملا اور حالانکہ وہ خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے تھے سو میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔

بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيهِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح فضائل قرآن میں آئے گی۔

٣٧٠٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣٧٠٨۔ محمود بن ربیع سے روایت ہے کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو بدر میں حاضر ہوئے انصار میں سے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اندھا ہو گیا ہوں اور بارش کے دنوں میں مسجد تک نہیں پہنچ سکتا سو میں چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں کہ میں اس جگہ کو جائے نماز ٹھہراؤں۔

فائدہ: اور نہیں وارد کی امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے موضع حاجت کی اس حدیث سے اور وہ قول اس کا ہے حدیث کے ابتدا میں کہ عتبان رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے انصار میں سے او رابواب المساجد میں یہ حدیث گزر چکی ہے اور شاید امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے یہ کفایت کی ہے ساتھ اشارے کے اپنی عادت کے موافق۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ پھر میں نے حصین بن محمد کو پوچھا اور وہ ایک ہے قبیلے بنی سالم سے اور وہ ان کے سرداروں سے ہیں حدیث محمود بن ربیع کی سے جو اس نے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تو اس نے اس کی تصدیق کی۔

٣٧٠٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ مِنْ أَكْبَرِ بَنِي عَدِيٍّ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ خَالُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ

٣٧٠٩۔ زہری سے روایت ہے اس نے کہا خبر دی مجھ کو عبداللہ بن عامر نے اور وہ بنی عدی کا بڑا تھا اور اس کے باپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں حاضر ہوئے تھے یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین (ایک جگہ کا نام ہے درمیان بصرہ اور عمان کے) کا گورنر بنایا تھا اور وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے ماموں ہیں۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

فائدہ: نہیں ذکر کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ قصے کو اس واسطے کہ وہ موقوف ہے اس کی شرط پر نہیں اس واسطے کہ غرض امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی فقط ان لوگوں کا ذکر کرنا ہے کہ جو بدر میں حاضر ہوئے اور تحقیق وارد کیا ہے اس کو عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں زہری سے پس زیادہ کیا اس نے کہ جارود عقدی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ قدامہ رضی اللہ عنہ نے شراب پی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تیرے ساتھ کوئی اور بھی گواہ ہے اس نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ اس کو مست دیکھا قے کرتا ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا تو جارود نے ان کو کہا کہ اس پر حد قائم کرو تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو مدعی ہے یا گواہ سو وہ چپ رہے پھر اس نے کہا کہ اس پر حد قائم کرو تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ باز رہ نہیں تو میں تجھ کو ذلیل کروں گا تو انہوں نے کہا کہ نہیں یہ انصاف کی بات کہ تمہارا چچیرا بھائی شراب پیئے اور تم مجھ کو ذلیل کرو سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی ہند کو بلا بھیجا اس نے اپنے خاوند پر گواہی دی کہ بے شک اس نے شراب پی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قدامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ میں تجھ کو حد ماروں قدامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تجھ کو جائز نہیں واسطے قول اللہ تعالیٰ کے ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا﴾ الاٰية. (المائدة:۹۳) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو نے اس کے معنی نہیں سمجھے اس واسطے کہ باقی آیت یہ ہے کہ جب پرہیزگاری کریں پس تحقیق اگر تو پرہیزگاری کرتا تو بچتا اس چیز سے کہ حرام کی ہے تجھ پر اللہ نے پھر حکم کیا اس کو حد مارنے کا سو اس کو کوڑے مارے گئے تو قدامہ رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ پر غضبناک ہوئے پھر دونوں نے اکٹھے حج کیا سو عمر رضی اللہ عنہ اپنی نیند سے جاگے گھبرائے ہوئے اور کہا کہ قدامہ رضی اللہ عنہ کو جلدی لاؤ آیا میرے پاس کوئی آنے والا یعنی خواب میں آیا تو اس نے کہا کہ صلح کرو قدامہ رضی اللہ عنہ سے اس واسطے کہ وہ تمہارا بھائی ہے سو دونوں نے باہم صلح کی۔ (فتح) اور غرض یہاں اس کی اس قول سے ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

۳۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهٗ قَالَ أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ فَتُكْرِيْهَا أَنْتَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلٰى نَفْسِهٖ.

۳۷۱۰۔ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ انہوں نے خبر دی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہ ان کے دو چچوں نے اور وہ دونوں جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے ان کو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا زہری کہتا ہے کہ میں نے سالم سے کہا کہ تو اس کو کرایہ پر دیتا ہے اس نے کہا ہاں بے شک رافع نے زیادتی کی ہے اپنی جان پر۔

فائدہ: یعنی منع تو فقط یہ ہے کہ اپنے واسطے کوئی قطعہ معین ٹھہرا لے کہ مثلا جو نالیوں کے کنارے پر یا فلاں خاص قطعہ میں پیدا ہوگا وہ میرے واسطے ہے اور باقی تیرے واسطے اور اس حدیث کی شرح مزارعت میں گزر چکی ہے اور انکار کیا ہے دمیاطی نے اور کہا کہ وہ احد میں حاضر ہوئے تھے بدر میں حاضر نہیں ہوئے اور اعتماد کیا ہے اس نے اس میں ابن سعد پر اور جس نے ان کو حاضر ہونا ثابت کیا ہے وہ زیادہ تر ثابت ہے نفی کرنے والے سے۔

۳۷۱۱۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا.

۳۷۱۱۔ عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہا میں نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

فائدہ: اور باقی حدیث اس طور سے ہے کہ جب وہ نماز میں داخل ہوئے تو کہا اللہ اکبر کبیرا اور نہیں ذکر کیا اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس واسطے کہ وہ ان کی غرض سے نہیں۔

۳۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُوْمِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ

۳۷۱۲۔ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور بنو عامر بن لؤی کے حلیف تھے انہوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا کہ وہاں کا کہ جزیہ لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کی ہوئی تھی اور علا بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو ان پر حاکم کیا سو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لائے تو انصاریوں نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کے خبر سنی سو وہ فجر کی نماز میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آ ملے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پھرے تو انصار لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوئے سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو مسکرائے پھر فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ شاید کہ تم نے سنا ہے کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لائے ہیں انصار نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اس کی جو تم کو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم ہے اللہ کی کہ مجھ کو محتاجی کا تم پر ڈر نہیں لیکن میں تم پر خوف کھاتا ہوں دنیا کی

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَأَبْشِرُوْا وَأَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ.

کشائش اور بہتات سے جیسی اگلی امتوں پر کشائش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور فخر کرو جیسے انہوں نے کیا اور تم کو دنیا ہلاک کرے جیسے ان کو ہلاک کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جزیہ میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

۳۷۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتّٰى حَدَّثَهُ أَبُوْ لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

۳۷۱۳۔ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سب سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے یعنی خواہ جنگلی ہوں یا خانگی یہاں تک کہ حدیث بیان کی ان سے ابو لبابہ بدری رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے سانپ مارنے سے منع کیا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما اس سے باز رہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح لباس میں آئے گی اور لبابہ رضی اللہ عنہ عین لڑائی میں حاضر نہیں ہوئے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ نکالا۔

۳۷۱٤۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ لَّنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَآئَهُ قَالَ وَاللهِ لَا تَذَرُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا.

۳۷۱٤۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی سو انہوں نے کہا کہ ہم کو اجازت ہو کہ ہم اپنے بھانجے عباس کی خلاصی کا بدلہ چھوڑ دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی کہ ایک درہم بھی اس میں نہ چھوڑ نا۔

فائدہ: جنگ بدر میں فتح اسلام نہ ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قیدی ہوئے ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا

عباس بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنی اپنی جان کے بدلے مال دیں تو چھوٹیں تو انصاریوں نے حضرت ﷺ سے کہا کہ حکم ہو تو عباس کو بغیر مال لیے چھوڑ دیں تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس کی خلاصی کا ایک درہم بھی نہ چھوڑنا یہ جو کہا کہ انصار کی ایک جماعت نے یعنی ان لوگوں میں سے جو بدر میں حاضر ہوئے تھے اس واسطے کہ عباس بدر میں قید ہوئے تھے اور مشرکین ان کو بدر میں جبرا لائے تھے ابن اسحاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے بدر کے دن اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ میں نے معلوم کیا کہ کچھ مرد بنی ہاشم سے زبردستی ساتھ لائے گئے ہیں سو اگر کوئی کسی کو ان میں سے پائے تو اس کو قتل نہ کرے اور روایت کی ہے احمد نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ ایک انصار مرد عباس کر قید کر کے لایا تو عباس نے کہا کہ اس نے مجھ کو قید نہیں کیا بلکہ ایک بڑے بہادر مرد نے مجھ کو قید کیا ہے تو حضرت ﷺ نے انصاری سے فرمایا کہ مدد کی ہے تجھ کو اللہ نے ساتھ ایک فرشتے بزرگ کے اور نام اس انصاری کا ابوالیسر رضی اللہ عنہ ہے اور روایت کی ہے طبرانی نے ابوالیسر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ انہوں نے عباس کو قید کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے یعنی عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے تم کو کس طرح قید کیا اور اگر تم چاہتے تو ان کو اپنے ہاتھ میں اٹھا لیتے کہا اے بیٹے یہ نہ کہہ اور یہ جو کہا کہ ہم اپنے بھانجے کا بدلہ چھوڑ دیں تو عباس رضی اللہ عنہ کی ماں ان انصاریوں میں سے نہیں بلکہ اس کے دادے عبدالمطلب کی ماں انصاریوں میں سے ہے تو انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کی دادی کو بہن بولا اس واسطے کہ وہ ان میں سے تھے اور عباس رضی اللہ عنہ کو اس کا بیٹا کہا اس واسطے کہ وہ ان کی دادی ہے اور اس کا نام سلمہ ہے اور ابن عائذ نے مغازی میں ایک روایت کی ہے کہ جب بدر کے قیدیوں کا بیڑیوں میں باندھنا عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا تو انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کو بیڑیوں میں سخت باندھا تو حضرت ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کو روتے سنا تو آپ ﷺ کو ان کے غم میں نیند نہ آئی یہ خبر انصار کو پہنچی انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا تو گویا کہ انصار نے سمجھا کہ جب حضرت ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کی بیڑیاں توڑنے پر راضی ہیں تو سوال کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم ان کے خلاصی کا بدلہ بھی چھوڑ دیں غرض ان کی یہ تھی تا کہ حضرت ﷺ اس بات سے پورے پورے خوش ہوں تو حضرت ﷺ نے ان کی بات قبول نہ کی اور ابن اسحاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ خلاصی دو اپنی جان کی اور اپنے دونوں بھتیجوں کی یعنی عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کی اور اپنے ہم قسم عتبہ بن عمرو کی اس واسطے کہ تم مال دار ہو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں مسلمان تھا لیکن قریش مجھ کو زبردستی اپنے ساتھ لائے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو تم کہتے ہو اگر تم سچ کہتے ہو تو اللہ تم کو بدلہ دے گا لیکن ظاہر تمہارے حال سے یہی ہے کہ تم نے ہم پر چڑھائی کی تھی اور ذکر کیا ہے موسیٰ ابن عقبہ نے کہ عباس رضی اللہ عنہ کی خلاصی سونے کے چالیس اوقیے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ تھی خلاصی ہر ایک کی چالیس اوقیے سو عباس رضی اللہ عنہ پر سو اوقیہ ڈالا گیا اور عقیل پر اسی اوقیے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے یہ قرابت کے واسطے کیا ہے تو اللہ نے

یہ آیت اتاری کہ اے نبی کہہ دے ان لوگوں سے جو تیرے ہاتھ میں قید ہیں کہ اگر اللہ تمہارے دل میں بہتری جانے گا تو دے گا تم کو بہتر اس چیز سے کہ تم سے لی گئی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ مجھ سے کئی گنا زیادہ مال لیا جاتا واسطے قول اللہ تعالیٰ کے کہ تم کو اس سے بہتر دے گا اور یہ جو کہا کہ ان سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا تو بعض کہتے ہیں کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کیا کہ مبادا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اقربا پروری ہو اس واسطے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے نہ واسطے ہونے ان کے کے قریب ان کا عورتوں کی طرف سے فقط اور اس میں اشارہ ہے کہ نہیں لائق ہے قرابتی کو کہ ظاہر کرے آگے لوگوں کے وہ چیز جو ایذا دے اس کے قریبی کو کہ اس کو ایذا دے پس پیچ ترک کرنے قبول اس چیز کے کہ احسان کرتے تھے واسطے اس کے بدلہ نہ لینے سے ادب دینا ہے واسطے اس شخص کے کہ واقع ہو واسطے اس کے مثل اس کی۔ (فتح)

٣٧١٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ح وَحَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهٗ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَأَقْتُلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

٣٧١٥۔ مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ جنگ بدر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تھے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر میں کسی کافر سے مقابل ہوں اور ہم آپس میں لڑیں سو وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پھر مجھ سے ایک درخت کے ساتھ پناہ لے اور کہے کہ میں مسلمان ہوا یعنی کلمہ پڑھے تو کیا میں اس کو مار ڈالوں بعد اس کے کہ اس نے کلمہ پڑھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مار اس کو کہ جواب مسلمان ہو گیا مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر ہاتھ کاٹنے کے بعد اس نے کلمہ پڑھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مت مار اس واسطے کہ اگر تم نے مارا تو وہ تیرے اس مرتبے میں ہوگا جو تجھے اس کے قتل کرنے سے پہلے حاصل تھا اور تو اس مرتبے میں ہوگا جو اسے کلمہ پڑھنے سے پہلے حاصل تھا۔

اللّٰهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ.

فائدہ: اور غرض اس کے وارد کرنے سے یہاں یہ قول اس کا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے۔

۳۷۱۶۔ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَّنْ يَّنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰى بَرَدَ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سُلَيْمَانُ هٰكَذَا قَالَهَا أَنَسٌ قَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِيْ.

۳۷۱۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا کہ کون ایسا ہے جو دیکھ آئے ابوجہل کو کہ اس نے کیا کیا یعنی جیتا ہے یا مر گیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہما اس کی خبر لینے کو گئے تو اس کو پایا اس حال میں کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اس کو مار ڈالا ہے یہاں تک کہ مرنے کے قریب ہے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کیا تو ابوجہل ہے یعنی اور اس نے کہا ہاں ابوجہل نے کہا کیا کوئی زیادہ درجے کا ہے اس شخص سے جس کو تم نے قتل کیا یعنی تم نے مجھ کو مار ڈالا اور مجھ سے زیادہ درجے کا کوئی آدمی نہیں راوی کہتا ہے اور ابومجلز نے کہا کہ ابوجہل نے کہا کہ اگر کھیتی کرنے والے کے سوا کوئی اور مجھ کو مارتا تو بہتر ہوتا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ بیان کرنا اس بات کا ہے کہ عفراء کے دو بیٹے جنگ بدر میں حاضر ہوئے۔

۳۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى

۳۷۱۷۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چلو ہم اپنے انصاری بھائیوں کے طرف چلیں سو ملے ہمیں ان میں سے دو نیک مرد جو بدر میں حاضر ہوئے تھے عبیداللہ کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی یعنی میں نے کہا کہ وہ

إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ بِهِ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ.

دونوں کون ہیں انہوں نے کہا کہ وہ عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ اور معن بن عدی رضی اللہ عنہ ہیں۔

فائدہ: اورغرض اس سے اس جگہ ذکر کرنا عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ اور معن بن عدی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

۳۷۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَآءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَّقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ.

۳۷۱۸۔ قیس سے روایت ہے کہ جو مال کہ بدریوں کو بیت المال سے ہر سال وظیفہ دیا جاتا تھا پانچ پانچ ہزار تھا یعنی وہ مال کہ دیا جاتا تھا ہر ایک کو ان میں سے ہر سال میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ البتہ ہم بدریوں کو فضیلت دیں گے یعنی ان کے غیروں پر بیچ زیادہ دینے وظیفہ کے بیت المال سے۔

فائدہ: اور مالک بن اوس کی حدیث میں عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے مہاجرین کو پانچ پانچ ہزار وظیفہ دیا یعنی سال بھر کا اور انصار کو چار چار ہزار دیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو زیادہ دیا سو ہر ایک کو بارہ بارہ ہزار دیا۔ (فتح)

۳۷۱۹۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَذٰلِكَ أَوَّلَ مَا وَقَرَ الْإِيْمَانُ فِيْ قَلْبِيْ.

۳۷۱۹۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھتے تھے اور یہ اول اس وقت تھا جب کہ میرے دل میں ایمان نے قرار پکڑا۔

۳۷۲۰۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ أُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ.

۳۷۲۰۔ جبیر بن مطعم اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے حق میں فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور ان ناپاک گندوں کے حق میں مجھ سے سفارش کرتے تو میں ان کو ان کی خاطر سے چھوڑ دیتا یعنی بغیر لینے فدیہ کے۔

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُوْلٰى يَعْنِيْ

اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ واقع ہوا فتنہ پہلا یعنی زمانہ قتل ہونے عثمان رضی اللہ عنہ کا سو اس نے بدر والوں میں

مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ.

سے کسی کو نہ چھوڑا پھر واقع ہوا فتنہ دوسرا یعنی جنگ حرہ کا سو اس نے حدیبیہ والوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا پھر واقع ہوا فتنہ تیسرا سو وہ اب تک دور نہیں ہوا اور حالانکہ لوگوں کے واسطے دین اسلام میں قوت ہے یعنی یہ فتنہ تیسرا اسلام کی قوت کو بالکل دور کرے گا اسلام کی قوت باقی نہ رہے گی۔

فائدہ: یہ روایت تین حدیث کو شامل ہے پہلی حدیث جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی شام کی نماز میں سورہ طور پڑھنے کی اور اس کی شرح نماز کے بیان میں گزر چکی ہے اور وجہ وارد کرنے اس کی اس جگہ وہ چیز ہے جو جہاد میں گزر چکی ہے کہ وہ بدر کے قیدیوں میں آئے تھے یعنی بیچ طلب کرنے بدلے ان کے کے اور دوسری حدیث بھی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی ہے اور مراد ساتھ احسان مذکور کے جو واقع ہوا مطعم بن عدی سے وہ ہے جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے پھرے اور اس کی پناہ میں داخل ہوئے اور تحقیق ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے اس میں قصہ دراز اور اسی طرح وارد کیا ہے اس کو فاکہی نے اور اس میں ہے کہ مطعم نے اپنے چار بیٹوں کو حکم کیا کہ وہ ہتھیار پہن کر ایک ایک ہر رکن کعبہ کے پاس کھڑا ہو یہ خبر قریش کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ یہ تیرا ذمہ ہم نہیں توڑ سکتے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ احسان مذکور کے یہ ہے کہ تھا سخت تر بیچ توڑنے عہد نامہ کے جس کو قریش نے بنی ہاشم کے حق میں لکھا جب کہ انہوں نے ان کو پہاڑ کے درے میں گھیرا اور کہا کہ بنی ہاشم کے ساتھ میل جول سلام کلام خرید و فروخت نہ کرو پھر فوت ہو گیا مطعم بن عدی پہلے جنگ بدر سے اور اس کی عمر کچھ اوپر نوے سال کے تھی اور روایت کی ہے ترمذی اور نسائی اور ابن حبان وغیرہ نے ساتھ اسناد صحیح کے علی رضی اللہ عنہ سے کہ جبرائیل علیہ السلام بدر کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اختیار دو اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو بدر کے قیدیوں کے حق میں اگر چاہیں تو ان کو قتل کریں اور اگر چاہیں تو ان کی خلاصی کے بدلے مال لے کر ان کو چھوڑ دیں اس شرط پر کہ آئندہ سال کو ان کے برابر اصحاب رضی اللہ عنہم سے مارے جائیں اصحاب نے کہا کہ ہم خلاصی کے بدلے مال لیں گے اور ہم کو منظور ہے کہ ہم میں سے آئندہ سال کو اتنے مارے جائیں اور روایت کیا ہے اس قصے کو مسلم نے طویل عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور ذکر کیا ہے اس میں سبب کو اور وہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ ان قیدیوں کے حق میں تمہاری کیا رائے ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری یہ رائے ہے کہ رہائی کے بدلے مال لے کر ان کو چھوڑ دیجیے کہ ہمارے واسطے سامان اور قوت ہو اور امید ہے کہ اللہ ان کو ہدایت کرے مسلمان ہو جائیں اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ہم کو حکم ہو تو ہم ان کو مار ڈالیں اس واسطے کہ یہ کفر کے پیشوا ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف میل کی اور اس میں یہ آیت اتری کہ نہیں لائق ہے پیغمبر کو کہ ہوں اس کے واسطے قیدی یہاں تک کہ خونریزی کرے زمین میں اور اختلاف ہے سلف کو کہ دونوں رائے میں سے

کون سی رائے زیادہ ٹھیک تھی سو بعض کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے بہت ٹھیک تھی اس واسطے کہ وہ موافق تھی اس چیز کے کہ اللہ نے نفس الامر میں مقدر کی اور واسطے اس کے کہ قرار پایا اس پر انجام نے واسطے داخل ہونے بہت کے ان میں سے اسلام میں یا تو تنہا اپنے نفس سے اور یا اپنی اولاد کے ساتھ جو بدر کے بعد ان کے ہاں پیدا ہوئے اور اس واسطے کہ موافق ہوئے وہ غلبے رحمت کے کو جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے یہ اللہ کی طرف سے بیچ حق اس شخص کے کہ لکھی ہے اللہ نے واسطے اس کے رحمت اور لیکن عتاب بدلہ لینے پر جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے تو اس میں اشارہ ہے طرف مذمت اس شخص کی جو دنیا کی کسی چیز کو آخرت پر مقدم کرے اگرچہ قلیل ہو واللہ اعلم اور تیسری حدیث سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی ہے اور یہ جو کہا کہ پہلے فتنے نے بدر والوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا تو بعض کہتے ہیں کہ اس میں شبہ ہے اس واسطے کہ علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ اور سعید رضی اللہ عنہ وغیرہ اہل بدر شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد بہت زمانہ زندہ رہے اور جواب دیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ یہ مراد نہیں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے کے وقت مارے گئے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ فوت ہوئے ابتدائے اس وقت سے جب قائم ہوا فتنہ ساتھ قتل ہونے عثمان رضی اللہ عنہ کے یہاں تک کہ قائم ہوا دوسرا فتنہ ساتھ حرہ کے یعنی ان دونوں جنگ کے درمیان سب اصحاب بدر رضی اللہ عنہم فوت ہوئے اور بدریوں میں سے جو سب سے پیچھے فوت ہوئے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں چند برس جنگ حرہ سے پہلے فوت ہوئے اور حرہ اس جنگ کا نام ہے جو یزید کے لشکر اور اہل مدینہ کے درمیان حرہ میں واقع ہوا تھا اور حرہ ایک جگہ کا نام ہے مدینے سے مشرق کی طرف ایک میل پر اور حرہ کے معنی ہیں زمین پتھریلی اور اس کا کچھ بیان کتاب الفتن میں آئے گا اور مراد تیسرے فتنے سے نکلنا ابوحمزہ خارجی کا ہے۔ (فتح)

۳۷۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ بِئْسَ مَا

۳۷۲۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں مسطح رضی اللہ عنہ کی ماں کے ساتھ (قضائے حاجت کے لیے گئی یعنی اس واسطے کہ اس وقت تک گھروں میں بیت الخلا نہ بنے تھے) سو مسطح رضی اللہ عنہ کی ماں کا پاؤں چادر میں اولجھا وہ گر پڑی سو اس نے اپنے بیٹے کو بد دعا دی یعنی کہا کہ مسطح رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جائے میں نے کہا کہ تو نے برا کہا کیا تو برا کہتی ہے ایسے مرد کو جو بدر میں حاضر ہوا پس ذکر کی راوی نے حدیث افک کی یعنی بہتان کی جو پہلے گزر چکی ہے۔

قُلْتِ تَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْإِفْكِ.

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی اور غرض اس سے یہاں گواہی عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے واسطے مسطح رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس طور کے کہ وہ بدر والوں میں سے ہیں۔ (فتح)

٣٧٢٢۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هٰذِهٖ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُلْقِيْهِمْ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ مُوْسٰى قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُنَادِيْ نَاسًا أَمْوَاتًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا قُلْتُ مِنْهُمْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَمِيْعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ قُرَيْشٍ مِّمَّنْ ضُرِبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ أَحَدٌ وَّثَمَانُوْنَ رَجُلًا وَّكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ قَالَ الزُّبَيْرُ قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوْا مِائَةً وَّاللّٰهُ أَعْلَمُ.

٣٧٢٢۔ ابن شہاب سے روایت ہے یعنی بعد اس کے کہ ذکر کیا حضرت ﷺ کی سب لڑائیوں کو کہ یہ ہیں لڑائیاں حضرت ﷺ کی سو حضرت ﷺ نے فرمایا اور حالانکہ آپ ﷺ کافروں کی لاشوں کو کنویں میں ڈالتے تھے کہ کیا تم نے پالیا جو وعدہ کیا تھا تمہارے رب نے سچ مچ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا آپ ﷺ مردوں کو پکارتے ہیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سنتے پس کل وہ لوگ جو بدر میں حاضر ہوئے قریش سے جن کو مال غنیمت سے حصہ دیا گیا اکیاسی مرد ہیں اور عروہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہا زبیر رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیے گئے حصے جن کے سو وہ سو آدمی تھے۔

فائدہ: یہ جو کہا ممن ضرب له بسهمه تو مراد اس سے وہ لوگ ہیں جن کو مال غنیمت سے حصہ دیا گیا اگرچہ وہ کسی عذر سے وہاں حاضر نہ ہوئے تو ان کو بھی حاضرین بدر کی مانند ٹھہرایا اور یہ جو کہا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا تو یہ موسیٰ کی باقی کلام میں سے ہے اور تحقیق مدد لی ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے واسطے اس کے ساتھ اس حدیث کے جو آئندہ اس کے بعد آتی ہے لیکن یہ عدد مخالف ہے براء رضی اللہ عنہ کی حدیث کا جو اس قصے کے اول میں گزر چکی ہے اور وہ قول اس کا ہے کہ مہاجرین ساٹھ سے زیادہ تھے سو دونوں کے درمیان تطبیق یوں دی گئی ہے کہ حدیث براء رضی اللہ عنہ کی اس شخص کے حق میں ہے جو فی الواقع اس میں حاضر ہوا اور حدیث باب اس شخص کے حق میں ہے جو حسًا اور حکمًا اس

میں حاضر ہوا یعنی واقع میں حاضر ہوا اور جس کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ عدد اول کے صرف آزاد مرد ہوں اور ساتھ عدد ثانی کے وہی بمعہ اپنے غلاموں کے اور تابعداروں کے اور بیان کیا ہے ابن اسحاق نے نام ان لوگوں کا جو حاضر ہوئے بدر میں مہاجرین میں سے اور ذکر کیا اس نے ساتھ ان کے ہم قسموں اور غلاموں کو سو پہنچے تراسی مردوں کو اور ابن ہشام نے اس پر تین زیادہ کیے ہیں اور واقدی نے کہا کہ وہ پچاسی مرد ہیں اور روایت کیا ہے احمد اور بزار اور طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے کہ بدر میں مہاجرین میں سے ستر مرد تھے سو شاید ذکر کیا انہوں نے ان کو جن کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا گیا ان لوگوں میں سے جو اس میں حاضر نہ ہوئے ظاہر میں۔ (فتح)

۳۷۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِيْنَ بِمِائَةِ سَهْمٍ.

۳۷۲۳۔ زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقرر کیے گئے دن بدر کے واسطے مہاجرین کے سو حصے۔

فائدہ: کہا داودی نے کہ یہ مخالف ہے اس قول کو کہ وہ اکیاسی تھے سو احتمال ہے کہ ہو قول راوی کا زبیر رضی اللہ عنہ سے اور حساب کی رو سے وہ چوراسی تھے اور ان کے تین گھوڑے تھے سو دو دو حصے ان کے واسطے نکالے اور نیز حصہ دیا گیا اس سے ان کو جن کو کسی کام کے واسطے بھیجا ہوا تھا پس صحیح ہوا قول اس کا کہ وہ سو تھے اس اعتبار سے کہ میں کہتا ہوں کہ اس احتمال کا کچھ ڈر نہیں لیکن ظاہر یہ ہے کہ اطلاق سو کا اوپر اس کے باعتبار پانچویں حصے کے ہے اور اس کا بیان یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں سے پانچواں حصہ جدا کیا پھر باقی چار حصے غازیوں میں تقسیم کیے اسی حصوں پر موافق عدد ان کے کی جو اس میں حاضر ہوئے اور جو ان کے ساتھ لاحق کیا گیا ہے سو جب نسبت کیا جائے طرف اس کی پانچواں حصہ تو ہوگا یہ سو حصے کے حساب سے یعنی اس واسطے کہ جب چار حصے اسی حصوں پر تقسیم ہوئے تو پانچواں حصہ بیس حصوں پر تقسیم ہوگا تو اس حساب سے سو حصے ہوئے واللہ اعلم۔

بَابٌ تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ الَّذِيْ وَضَعَهٗ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ

باب ہے بیچ بیان کرنے نام ان اصحاب رضی اللہ عنہم کے کہ نام لیا گیا ہے ان کا اہل بدر میں سے اس جامع میں جو ابو عبداللہ بخاری رحمہ اللہ علیہ نے لکھی ہے حروف معجم کے لحاظ سے یعنی ان کے نام یہ ہیں حضرت نبی محمد بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم، ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ، بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ،

الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيّ الْأَنْصَارِيُّ خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيُّ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوْهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ الْقُرَشِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيُّ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عُقْبَةُ

ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ، حارثہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے بدر کے دن اور وہ حارثہ بن سراقہ ہی تھے ان لوگوں میں جو صرف دیکھنے واسطے نکلے تھے لڑنے کے واسطے نہیں نکلے تھے خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ، خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ، رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ، رفاعہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ، ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ، زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، زید بن سہل رضی اللہ عنہ، ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ، ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ، سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ، سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ، سعید بن زید رضی اللہ عنہ، سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ، ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ، اور ان کا بھائی، عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیچھے چھوڑا تھا اپنی بیٹی پر یعنی ان کی تیمارداری کے واسطے اور ان کو غنیمت میں سے حصہ دیا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ، عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ، عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ، قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ، قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ، معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ، اور ان کا بھائی یعنی عوف بن حارث رضی اللہ عنہ، مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابواسید مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، معن بن عدی رضی اللہ عنہ، مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ، مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ۔

بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ
الْعَنَزِيُّ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ
عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ عِتْبَانُ بْنُ
مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ
قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ مُعَاذُ بْنُ
عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَآءَ
وَأَخُوْهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُوْ أُسَيْدٍ
الْأَنْصَارِيُّ مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيُّ
مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ مِسْطَحُ بْنُ
أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ
مَنَافٍ مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ
بَنِيْ زُهْرَةَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ.

فائدہ: یعنی سوائے ان لوگوں کے کہ نہیں ذکر کیا گیا ہے بیچ اس کے نام ان کا اور سوائے ان لوگوں کے جن کا ذکر اس میں بالکل نہیں اور مراد ساتھ جامع کے یہ کتاب صحیح بخاری ہے (جو جامع ہے حضرت ﷺ کے اقوال اور افعال احوال کو) اور مراد ساتھ مَنْ سُمِّيَ کے وہ شخص ہے جس کا نام اس میں آیا ہے خود اسی کی روایت سے یا اس کے سوا کسی اور کی روایت سے کہ وہ حاضر ہوئے نہ ساتھ مجرد ذکر کرنے اس کے کے سوائے نص کرنے کے یعنی کھلم کھلا بیان کرنے کے کہ وہ اس میں حاضر ہوا اور ساتھ اسی کے جواب دیا جاتا ہے اس شبہ سے کہ اس نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ جیسے صحابی کو کیوں نہ ذکر کیا کہ بالاتفاق اس میں حاضر ہوئے اور اس کتاب میں کئی جگہ ان کا ذکر آیا ہے لیکن صاف طور سے کہیں بیان نہیں ہوا کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ (فتح) پس جملہ ان لوگوں کا جو ذکر کیے گئے یہاں اہل بدر سے چوالیس مرد ہیں اور امام بخاری رحمہ اللہ نے ان کو حروف ہجا کی ترکیب پر ذکر کیا ہے اور یہ ذکر کرنا ان کا اس طور سے زیادہ تر ضبط کرنے والا ہے واسطے تمام پکڑنے ان کے ناموں کے لیکن اقتصار کیا ہے انہوں نے اوپر اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے نزدیک ان کے ان میں سے اور حافظ ضیاء الدین مقدسی نے ان سب کو بیان کیا ہے اور ابن سید الناس نے ان سب کے نام عیون الاثر میں بیان کیے ہیں پس تین سو تیرہ پر پچاس مرد زیادہ ہو گئے اور اگر خوف درازی کا نہ ہوتا تو میں ان سب کے نام بیان کرتا۔ (فتح)

بَابُ حَدِيْثِ بَنِي النَّضِيْرِ وَمَخْرَجِ   باب ہے بیان حدیث بنی نضیر کے۔ اور باب ہے بیان

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِيْ دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ وَمَا أَرَادُوْا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلٰى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ أُحُدٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿هُوَ الَّذِيْ أَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَّخْرُجُوْا﴾ . (الحشر:۲) وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ وَأُحُدٍ.

میں نکلنے حضرت ﷺ کے طرف ان کی بیچ لینے دیت دومردوں کے اور بیان میں اس چیز کے کہ ارادہ کیا انہوں نے غدر اور دغا کرنے سے ساتھ حضرت ﷺ کے۔ کہا زہری نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھا یہ واقعہ بعد چھ مہینے کے جنگ بدر سے پہلے احد کے۔ اور بیان میں اس آیت کے کہ اللہ وہی ہے جس نے نکال دیا ان لوگوں کو جو کافر ہوئے اہل کتاب میں سے ان کے گھروں سے نزدیک اول حشر کے یعنی نزدیک اول جمع کرنے لشکر کے۔ اور ٹھہرایا ہے اس کو ابن اسحاق نے بعد بئر معونہ اور احد کے۔

فائدہ: بنی نضیر یہود کا ایک بڑا قبیلہ تھا اور ہجرت کے بعد کافر حضرت ﷺ کے ساتھ تین قسم کے تھے جنہوں نے حضرت ﷺ کے ساتھ موادعت کی تھی یعنی عہد و پیان کیا تھا کہ نہ خود حضرت ﷺ سے لڑیں گے اور نہ آپ ﷺ کے دشمن کو آپ ﷺ پر مدد دیں گے اور وہ یہود کے تین گروہ تھے قریظہ اور نضیر اور قینقاع اور دوسری قسم وہ کافر تھے جنہوں نے حضرت ﷺ کے ساتھ لڑائی کی اور آپ ﷺ کے واسطے عداوت قائم کی مانند قوم قریش کی اور تیسری قسم وہ کافر تھے جنہوں نے آپ ﷺ کو چھوڑا تھا اور منتظر تھے کہ دیکھیں آپ ﷺ کا کیا انجام ہوتا ہے مانند کئی گروہوں عرب کے سو ان میں سے بعض تو ایسے تھے جو دل میں چاہتے تھے کہ حضرت ﷺ غالب ہوں مانند خزاعہ کی اور بعض اس کے برعکس چاہتے تھے یعنی یہ کہ حضرت ﷺ مغلوب ہوں اور بعض کافر ان میں سے ایسے تھے کہ ظاہر میں حضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور باطن میں آپ ﷺ کے دشمن کے ساتھ تھے اور وہ منافق لوگ تھے سو پہلے پہل یہود میں سے بنی قینقاع نے عہد توڑا پس لڑائی کی ان سے حضرت ﷺ نے شوال کے مہینے میں بعد جنگ بدر کے سو وہ آپ ﷺ کے حکم پر اترے اور ان کو مار ڈالنا چاہا تو عبداللہ بن ابی نے حضرت ﷺ سے ان کی جان بخشی چاہی حضرت ﷺ نے اس کے واسطے ان کی جان بخشی کی اور ان کو مدینے سے اذرعات کی طرف نکال دیا پھر قبیلہ بنونضیر نے عہد توڑا کما سیاتی اور ان کا رئیس حیی بن اخطب تھا پھر بنی قریظہ نے عہد توڑا اور ان کے حال کا بیان جنگ خندق کے بعد آئے گا۔ (فتح)

اور حضرت ﷺ کے نکلنے کی شرح اس باب میں آئے گی محمد بن اسحاق کی کلام سے اور موصول کیا ہے زہری کی روایت کو (جو انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے) عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں عروہ رضی اللہ عنہ سے کہ پھر تھا

غزوہ بنی نضیر کا اور وہ ایک گروہ ہے یہود سے بعد چھ مہینے کے جنگ بدر سے اور ان کے گھر اور باغ مدینے کے قریب تھے پس گھیرا ان کو حضرت ﷺ نے یہاں تک کہ اترے جلا وطن ہونے پر یعنی انہوں نے کہا کہ ہم کو جلا وطن ہونا منظور ہے ہم کو مار نہ ڈالو اس شرط پر کہ واسطے ان کے ہے جو ان کے اونٹ اٹھالیں مال واسباب سے یعنی جو مال و اسباب ساتھ اٹھا سکیں وہ ان کو معاف ہے نہ ہتھیار باقی گھر باغ کھیت سب حضرت ﷺ کے قبضے میں آئے تو اللہ نے ان کے حق میں یہ آیت اتاری ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ﴾ اس کے قول ﴿اَوَّلِ الْحَشْرِ﴾ تک اور لڑائی کی ان سے حضرت ﷺ نے یہاں تک کہ صلح کی ان سے بعد جلا وطن ہونے پر پس جلا وطن کیا ان کو طرف شام کی اور اللہ نے ان کے حق میں جلا وطن ہونا لکھا تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو البتہ عذاب کرتا ان کو ساتھ قتل اور قید ہونے کے اور قول اس کا لاول الحشر پس تھا جلا وطن کرنا ان کا پہلا حشر کہ حشر کیا گیا دنیا میں طرف شام کی۔ (فتح) اور یعنی جب انہوں نے مسلمانوں کا لشکر دیکھا تو ڈر گئے اور ان کے دل میں رعب پڑ گیا عرض کیا کہ ہماری جان بخشی ہو ہم اپنے گھر بار چھوڑ کر شام کر چلے جاتے ہیں اور اتفاق ہے اہل علم کا اس پر کہ یہ آیت اس قصے میں اتری کہا سہیلی نے اور نہیں اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں کہ بنی نضیر کے مال خاص حضرت ﷺ ہی کے واسطے تھے وہ زمین حضرت ﷺ نے غازیوں میں تقسیم نہ کی اور یہ کہ مسلمانوں نے نہ دوڑائے تھے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ اور یہ کہ ان کے ساتھ لڑائی بالکل واقع نہیں ہوئی۔ (فتح) اور تحقیق ذکر کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے عبداللہ بن ابی بکر وغیرہ اہل علم سے کہ جب بئر معونہ والے اصحاب رضی اللہ عنہم قتل ہوئے تو عامر بن نفیل نے آزاد کیا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کو بدلے اس بردے کے کہ اس کی ماں پر تھا یعنی بسبب نذر وغیرہ کے سو نکلے عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ طرف مدینے کی سو ملے دو مردوں کو بنی عامر سے کہ ان کے ساتھ حضرت ﷺ کی طرف سے عہد و پیمان تھا عمرو رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہ تھی تو عمرو رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا کہ تم کس قوم سے ہو انہوں نے کہا کہ بنی عامر سے سو جب دونوں سو گئے تو عمرو رضی اللہ عنہ نے دونوں کو مار ڈالا اور گمان کیا کہ انہوں نے اپنے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم کا جو بئر معونہ میں مارے گئے تھے بدلہ لیا پھر انہوں نے حضرت ﷺ کو خبر دی تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تم نے ایسے دو مرد مارے کہ میں ان کی دیت دوں گا ابن اسحاق نے کہا سو نکلے حضرت ﷺ طرف بنی نضیر کی کہ ان سے مدد مانگتے تھے ان کی دیت میں اور تھا بنی نضیر اور بنی عامر کے درمیان عہد اور قسم سو جب حضرت ﷺ ان کے پاس مدد مانگنے کو آئے تو انہوں نے کہا کہ ہاں دیتے ہیں پھر بعض نے بعض کے ساتھ خلوت کی اور کہا کہ ہرگز نہ پاؤ گے ان کو کبھی ایسے حال پر یعنی تم کو ایسا موقع پھر کبھی نہ ملے گا اب ان کو مار ڈالو اور حضرت ﷺ ایک دیوار کے تلے بیٹھے تھے سو انہوں نے کہا کہ کون ایسا مرد ہے جو اس کوٹھے پر چڑھے اور بے خبر یہ پتھر ان پر گرا دے اور ان کو مار ڈالے اور ہم کو ان سے آرام دے تو نکلا واسطے اس کام کے عمرو بن حجاش بن کعب تو حضرت ﷺ کو وحی کے ذریعے معلوم ہوا حضرت ﷺ اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے ان کو ایسا معلوم ہوا جیسا کہ

جائے ضرورت کو جاتے ہیں اور اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ یہاں ٹھہرو اور جلدی مدینے کی طرف پھرے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ بہت دیر ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئے تو کسی نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لے گئے ہیں تو اصحاب رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا ملے سو حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ لڑنے کا اور ان کی طرف چلنے کا سو انہوں نے قلعے میں پناہ لی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ ان کی کھجوروں کے درخت کاٹے جائیں اور جلائے جائیں اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ دن ان کو گھیرے رہے اور منافقوں نے کچھ آدمی بنی نضیر کے پاس بھیجے کہ قائم رہو مسلمانوں کو روکو اور اگر مسلمان تمہارے ساتھ لڑیں تو ہم تمہاری مدد کریں گے خاطر جمع رکھو سو اللہ نے ان کے دل میں رعب ڈال دیا وہ ڈر گئے پس نہ مدد کی انہوں نے ان کی پھر انہوں نے سوال کیا کہ ہم کو اپنے ملک سے جلا وطن ہونا منظور ہے اس پر کہ جو ہمارے اونٹ اٹھا سکیں وہ ہمارا ہے پس صلح کی گئی اوپر اس کے اور روایت کی ہے بیہقی نے وائل بن محمد بن مسلمہ کی حدیث سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بنی نضیر کے پاس بھیجا اور ان کو حکم کیا کہ ان کو جلا وطن ہونے میں تین دن کی مہلت دیں یعنی تین دن کے اندر اپنے گھروں سے نکل جائیں سو وہ شام اور خیبر کو چلے گئے اور ان کے املاک زمین اور باغ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاص تھے کہا ابن اسحاق نے کہ نہیں مسلمان ہوا ان میں سے کوئی مگر یامین بن عمیر اور ابو سعید بن وہب سو انہوں نے اپنا مال بچایا اور ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ کفار قریش نے عبداللہ بن ابی وغیرہ بت پرستوں کی طرف لکھا بدر سے پہلے اس حال میں کہ ان کو جھڑکتے تھے بسبب جگہ دینے ان کے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو اور ان کو ڈراتے تھے کہ تم نے مسلمانوں کو جگہ دی ہے ہم تم سے لڑیں گے اور تمام ملک عرب کو تم پر چڑھا لائیں گے تو قصد کیا ابن ابی اور اس کے ساتھیوں نے لڑائی مسلمانوں کی کا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مکر کیا تم سے کسی نے جو مکر کیا تم سے قریش نے وہ چاہتے ہیں کہ تم آپس میں لڑو سو جب انہوں نے یہ بات سنی تو حق پہچان گئے پس جدا جدا ہوئے پھر جب جنگ بدر ہوئی تو اس کے بعد کفار قریش نے یہود کو لکھا تھا کہ تم صاحب ہتھیار اور قلعوں کے ہو ان کو جھڑکتے تھے سو اجماع کیا بنو نضیر نے دغا پر سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تین اصحاب رضی اللہ عنہم کو لے کر ہمارے پاس آئیں اور تین مرد ہمارے حکماء سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتے ہیں سو اگر وہ تمہارے ساتھ ایمان لائیں تو ہم بھی ایمان لائیں گے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام کیا سو تینوں یہود نکلے اس حال میں کہ تین خنجر اپنے کپڑوں میں چھپائے ہوئے تھے تو کہلا بھیجا ایک عورت نے بنی نضیر سے اپنے بھائی انصار کو جو مسلمان تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہ آئیں بنی نضیر کا یہ ارادہ ہے تو اس کے بھائی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی پہلے اس سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس پہنچیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم راہ سے پھرے اور فجر کے وقت مسلمانوں کا لشکر لے کر ان کو جا گھیرا سو تمام دن ان کو گھیرے رہے پھر دوسری صبح کو بنی قریظہ کو جا گھیرا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا تو

آپ ﷺ بنی نضیر کی طرف پھرے سو ان سے لڑے یہاں تک کہ وہ جلا وطن ہونا منظور کر کے اترے اور یہ کہ جو اونٹ اٹھا سکیں وہ ان کا ہے مگر ہتھیار اپنے ساتھ نہ اٹھا لے جائیں یہیں چھوڑ جائیں تو انہوں نے اپنا مال اسباب اپنے ساتھ اٹھایا یہاں تک کہ گھروں کے کواڑ بھی اکھاڑ کر ساتھ اٹھائے اور اپنے گھروں کو اپنے ہاتھ سے اجاڑ کیا سو ان کا یہ حال تھا کہ اپنے گھروں کو ڈھاتے تھے اور جو چیز ان کو لکڑیوں سے درکار تھی اس کو اپنے ساتھ اٹھاتے تھے اور تھا یہ جلا وطن ہونا ان کا اول حشر لوگوں کا طرف شام کے میں کہتا ہوں کہ یہ قوی تر ہے اس چیز سے کہ ذکر کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے کہ سبب جنگ بنی نضیر کا طلب کرنا حضرت ﷺ کا ہے یہ کہ مدد کریں آپ ﷺ کی دو مردوں کی دیت میں لیکن اکثر اہل مغازی ابن اسحاق کے موافق ہیں اور جب ثابت ہوا کہ سبب جلا وطنی بنی نضیر کا قصد کرنا ان کا ہے ساتھ دغا کرنے کے حضرت ﷺ سے اور وہ سوا اس کے نہیں کہ واقع ہوا ہے وقت آنے حضرت ﷺ کے طرف ان کی تاکہ مدد لیں ان سے بیچ دیت مقتولوں عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے تو معین ہوا قول ابن اسحاق کا اس واسطے کہ بئر معونہ کا واقعہ بالاتفاق احد کے بعد ہے۔ (فتح)

٣٧٢٤۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيْرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيْرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَآئَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوْا وَأَجْلَى يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ.

٣٧٢٤۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے حضرت ﷺ سے لڑائی کی سو حضرت ﷺ نے بنی نضیر کو وطن سے نکال دیا اور قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان کیا یہاں تک کہ قریظہ نے حضرت ﷺ سے لڑائی کی سو حضرت ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں اور اولاد اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کیا مگر بعض ان میں سے حضرت ﷺ کے ساتھ آ ملے اور مسلمان ہوئے حضرت ﷺ نے ان کو پناہ دی اور حضرت ﷺ نے مدینہ کے سب یہودیوں کو نکال دیا قبیلہ قینقاع کو اور وہ عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم ہے اور یہود بنی حارثہ کو اور ہر یہودی کو کہ مدینے میں تھا۔

فائدہ: اور تھا سبب واقع ہونے لڑائی کا آپس میں یہ کہ انہوں نے عہد کو توڑ ڈالا اسی طرح بنو نضیر نے پس ساتھ سبب آئندہ کے اور وہ وہ چیز ہے جس کو موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں ذکر کیا ہے کہ بنو نضیر نے قریش کو پوشیدہ خط لکھا اور ان کو حضرت ﷺ کی لڑائی پر ترغیب دی اور لیکن قریظہ پس ساتھ مدد کرنے ان کے کی کفار کے لشکروں کی حضرت ﷺ پر

دن جنگ خندق کے کما سیاتی اور بنونضیر کا جلا وطن کرنا بہت مدت قریظہ سے پہلے تھا اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے اس کے قصے میں کہ جب حضرت ﷺ نے نضیر کو کہلا بھیجا کہ اپنے گھروں سے نکل جاؤ اور اس دن کی ان کو مہلت دی اور عبداللہ بن ابی نے ان کو کہا کہ قائم رہو اور حضرت ﷺ کو کہلا بھیجو کہ ہم نہیں نکلتے جو چاہے کرو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اکبر جنگ کی یہود نے سو حضرت ﷺ ان کی طرف نکلے اور ذلیل کیا ان کو ابن ابی نے اور نہ مدد دی ان کو قریظہ نے اور ایک روایت میں ہے کہ جنگ بنونضیر کہ اس کی صبح کو تھی جس رات کو کعب بن اشرف مارا گیا اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ بنی قینقاع کا جلا وطن کرنا شوال میں تھا دوسرے سال یعنی بدر سے ایک مہینہ پیچھے اور تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث جو ابن اسحاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ﷺ نے جنگ بدر میں کفار قریش کو مصیبت پہنچائی تو جمع کیا حضرت ﷺ نے یہود کو بنو قینقاع کے بازار میں سو فرمایا کہ اے یہود یو مسلمان ہو جاؤ پہلے اس سے کہ پہنچے تم کو وہ مصیبت جو قریش کو بدر کے دن پہنچی تو بنی قینقاع نے کہا کہ قریش لڑائی کا طریقہ نہ جانتے تھے بے عقل تھے ان کو لڑائی کی واقفیت نہ تھی اور اگر ہم لڑے تو تم پہچانو گے کہ ہم مرد ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ کہہ ان لوگوں سے جو کافر ہوئے کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے اخیر آیت تک۔ (فتح)

۳۷۲۵۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ.

۳۷۲۵۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سورۃ الحشر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سورۃ النضیر کہو۔

فائدہ: یعنی اس کا نام سورۃ النضیر ہے سورۃ الحشر نہیں اس واسطے کہ وہ ان کے حق میں اتری کہا داؤدی نے شاید مکروہ جانا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نام رکھنا اس کا ساتھ سورہ حشر کے تا کہ نہ گمان کیا جائے کہ مراد ساتھ حشر کے قیامت ہے یا واسطے ہونے اس کے مجمل پس مکروہ جانا انہوں نے نسبت کرنا طرف غیر معلوم کے اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ سورہ حشر بنی نضیر کے حق میں اتری اور ذکر کیا ہے اس میں اللہ نے ان لوگوں کا جن کو عذاب پہنچایا۔ (فتح)

۳۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ

۳۷۲۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معمول تھا کہ لوگ حضرت ﷺ کے واسطے کھجور کے درخت ٹھہراتے تھے یعنی اپنے باغوں سے چند درخت حضرت ﷺ کو بطور ہدیہ دیتے تھے تا کہ ان کو اپنی حاجتوں میں خرچ کریں یہاں تک کہ فتح کیا حضرت ﷺ نے بنو قریظہ اور بنونضیر کو تو

فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ.

حضرت ﷺ نے اس کے بعد وہ درخت ان کو پھیر دیے یعنی جو حضرت ﷺ کو لوگوں نے دیے تھے۔

فائدہ: روایت کی ہے حاکم نے اکلیل میں ام علا کی حدیث سے کہ جب حضرت ﷺ نے بنی نضیر کو فتح کیا تو انصار سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تقسیم کر دوں درمیان تمہارے جو عطاء کیا ہے اللہ نے مجھ پر اور مہاجرین بدستور تمہارے گھروں اور مالوں میں رہیں گے اور اگر تم چاہو تو میں یہ مہاجرین کو دے دوں اور تمہارے گھروں سے باہر نکلیں سو انہوں نے دوسری بات اختیار کی یعنی کہا کہ مہاجرین کو دے دیجیے اور وہ ہمارے گھروں سے باہر نکلیں۔ (فتح)

۳۷۲۷۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ﴾. (الحشر:٥).

۳۷۲۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلوا دیے اور کٹوا دیے اور وہ بویرہ ہے اور اس میں یہ آیت اتری کہ جو کچھ کہ کاٹا تم نے کھجور کے درختوں سے یا چھوڑا تم نے اس کو کھڑا اپنی جڑوں پر یعنی نہ کاٹا سو اللہ کے حکم سے ہے۔

فائدہ: بویرہ ایک جگہ ہے مشہور درمیان مدینے اور تیما کے قریب مدینے کے اس میں بنونضیر کے کھجور کے درخت تھے اور لینہ ایک قسم کا کھجور کا درخت ہے کہا سہیلی نے کہ خاص اسی کو ذکر کیا تو اس میں اشارہ ہے طرف اس کی کہ دشمن کے اس درخت کا کاٹنا درست ہے جو قوت کے واسطے تیار نہ کیا گیا ہو اس واسطے کہ تھے وہ قوت حاصل کرتے عجوہ اور برنی سے اور اس سے گزران کرتے تھے سوائے لینہ کے اور بعض کہتے ہیں کہ عجوہ کے سوا سب قسم کو لینہ کہتے ہیں۔ (فتح)

۳۷۲۸۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ قَالَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ وَحَرَّقَ فِيْ نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ

۳۷۲۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے بنی نضیر کے درخت جلوا دیے اور اسی کے حق میں کہا ہے حسان بن ثابت نے یہ شعر کہ آسان ہوا بنی لوئی کے سرداروں پر جلانا بویرہ کا جو پھیلا ہوا ہے پس جواب دیا اس کو ابو سفیان بن حارث نے کہ ہمیشہ رکھے اللہ اس جلانے کو اور جلائے اس کے گرد آگ کو یعنی تا کہ اس کے آس پاس کہ مدینہ ہے پہنچے یہ اس نے مسلمانوں کو بددعا دی عنقریب تو جانے گا کہ ہم میں سے کون اس سے دور ہے اور تو جانے گا کہ ہم میں سے کس کی زمین نقصان پاتی ہے۔

وَتَعْلَمُ اَیُّ اَرْضَیْنَا تَضِیْرُ.

فائدہ: اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کہا حسان بن ثابت نے واسطے عار دلانے کے قریش کو اس واسطے کہ وہ باعث ہوئے تھے ان کو اوپر توڑنے عہد کے اور حکم کیا تھا ان کو ساتھ اس کے اور ان کو وعدہ دیا تھا کہ اگر پیغمبر تم سے لڑنے کا قصد کریں گے تو ہم تم کو مدد دیں گے اور بعض کہتے ہیں کہ پہلا شعر بھی ابوسفیان کا ہے اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے وہ صحیح تر ہے اور یہ اس واسطے ہے کہ تحقیق قریش مدد دیتے تھے ہر اس شخص کو جو حضرت ﷺ سے دشمنی کرے اور وعدہ دیتے تھے ان کو نصرت اور موافقت کا سو جب بنی نضیر کو یہ ذلت اور خواری حاصل ہوئی تو حسان نے یہ شعر کہے واسطے جھڑک قریش کے اور وہ بنی لوی ہیں کس طرح ذلیل کیا ہے انہوں نے اپنے یاروں کو یعنی ان کو مدد نہ دی اور یہ جو ابوسفیان نے کہا کہ تو معلوم کرے گا کہ ہم میں کس کی زمین ضرر پاتی ہے تو اس میں وہ چیز ہے جو ترجیح دیتی ہے اس چیز کو جو کہ صحیح میں ہے اس واسطے کہ بنی نضیر کی زمین انصار کی زمین کے ساتھ لگتی تھی سو جب خراب ہوئی تو اپنے آس پاس والی کو بھی ضرر کرے گی برخلاف زمین قریش کے کہ وہ اس سے بہت دور ہے سو نہیں پرواہ ہے اس کے خراب ہونے کی پس گویا کہ ابوسفیان کہتا ہے کہ خراب ہوئی زمین بنی نضیر کی اور خراب ہونا اس کا سوائے اس کے کچھ نہیں ضرر کرتا ہے اپنے آس پاس والی کو اور تمہاری زمین ہی اس کے آس پاس ہے پس وہی ضرر پائے گی نہ زمین ہماری اور نہیں حاصل ہوتے ہیں یہ معنی اس کے عکس میں۔ (فتح)

٣٧٢٩۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ اِذْ جَآءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَّكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَاْذِنُوْنَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيْلًا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِيْ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيْرِ

٣٧٢٩۔ مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بلایا یعنی تو میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک ایک دربان یرفا آیا سو اس نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ اندر آنے کے لیے اجازت مانگتے ہیں کیا اجازت ہے کہا ہاں اجازت ہے سو وہ اندر آئے پھر تھوڑی دیر کے بعد آئے اور کہا کہ عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں حکم ہو تو اندر آئیں کہا ہاں سو جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المومنین میرے اور ان کے درمیان حکم کرو اور وہ جھگڑتے ہیں اس مال میں جو عطاء کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کے مال سے سو علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے کو برا کہا تو جماعت حاضرین نے کہا کہ اے امیر

فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَّعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْأٰخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوْا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَبَّاسٍ وَّعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّيْ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَّمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿وَمَا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ إِلٰى قَوْلِهِ قَدِيْرٌ﴾. (الحشر:٦) فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوْهَا وَقَسَمَهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ

المومنین ان دونوں کے درمیان حکم کرو اور ایک کو دوسرے سے آرام دو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جلدی مت کرو صبر کرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس کی جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے اپنی ذات مبارک تھی یعنی میرے مال کا کوئی وارث نہیں سب نے کہا بے شک فرمایا سو متوجہ ہوئے عمر فاروق رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ پر سو کہا کہ قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ فرمایا ہے دونوں نے کہا ہاں فرمایا ہے کہا میں تم کو بتلاتا ہوں حال اس امر کا بے شک اللہ نے خاص کیا ہے اپنے رسول کو اس مال فے میں ساتھ اس چیز کے کہ ان کے سوا کسی کو نہیں دی سو اللہ نے فرمایا کہ جو عطاء کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو ان سے سو نہیں دوڑائے تم نے اس پر گھوڑے اور نہ اونٹ قَدِیْرٌ تک سو یہ اموال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خاص تھے پھر قسم ہے اللہ کی کہ نہیں جمع کیا ان اموال کو پاس تمہارے غیر کے اور نہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال میں اوپر تمہارے کسی اور کو ترجیح دی البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال تم کو دیا اور اس کو تمہارے درمیان تقسیم کیا یہاں تک کہ یہ مال اس سے باقی رہا یعنی بعد تقسیم کے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مال میں سے اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچ دیا کرتے تھے پھر جو باقی رہتا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے یعنی ہتھیاروں اور گھوڑوں اور مصالح مسلمانوں میں سو عمل کیا ساتھ اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ فَاَقْبَلَ عَلٰی عَلِیٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذْكُرَانِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ فِيْهِ كَمَا تَقُوْلَانِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ فِيْهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّی اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهٗ سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِیْ اَعْمَلُ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّیْ فِيْهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِیْ كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ فَجِئْتَنِیْ يَعْنِیْ عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِیْ اَنْ اَدْفَعَهٗ اِلَيْكُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهٗ اِلَيْكُمَا عَلٰی اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَتَعْمَلَانِ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ فِيْهِ مُنْذُ وَلِيْتُ وَاِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِیْ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ اِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهٗ اِلَيْكُمَا اَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّیْ قَضَآءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِیْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِیْ فِيْهِ بِقَضَآءٍ

نے کہا کہ میں خلیفہ ہوں حضرت ﷺ کا سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا سو اس میں عمل کیا جس طرح کہ حضرت ﷺ کرتے تھے یعنی جس طرح اس کو حضرت ﷺ خرچ کیا کرتے تھے اسی طرح اس کو خرچ کرتے رہے پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اور تم اس وقت کہتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس عمل میں خطا پر ہیں جیسا کہ تم کہتے ہو قسم ہے اللہ کی البتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس میں سچے تھے اور راہ راست پر تھے اور حق کے تابع تھے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا کہ میں خلیفہ ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سو میں نے لیا اس کو دو سال اپنی خلافت سے عمل کرتا تھا میں اس میں موافق عمل حضرت ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس میں سچا تھا راہ راست پر تھا حق کے تابع تھا پھر دو سال کے بعد تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں کا سخن ایک ہی تھا اور کام متفق تھا پھر تم اے عباس رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو میں نے تم سے کہا کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے پھر جب میری عقل میں آیا کہ میں اس مال کو تمہارے سپرد کروں تو میں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں اس کو تمہارے سپرد کرتا ہوں اس شرط پر کہ تم دونوں پر اللہ کا عہد اور پیمان ہے کہ البتہ تم عمل کرو اس میں جو عمل کیا اس میں حضرت ﷺ نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور جو میں نے عمل کیا اس میں جب سے میں خلیفہ ہوا نہیں تو دونوں مجھ سے کلام نہ کرو سو تم نے کہا کہ اس کو ہمارے سپرد کرو اس شرط پر تو میں نے اس کو تمہارے سپرد کیا پس کیا تم طلب کرتے ہو مجھ سے حکم سوائے اس کے سو قسم ہے اس کی جس کے حکم سے آسمان

غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيْكُمَاهُ قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ أَلَا تَتَّقِيْنَ اللّٰهَ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ إِنَّمَا يَأْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ فَانْتَهٰى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَا أَخْبَرَتْهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَّحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَّهِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا.

اور زمین قائم ہیں کہ میں اس میں اس کے سوا کوئی حکم نہیں کرتا یہاں تک کہ قائم ہو قیامت سو اگر تم اس کام سے عاجز ہو اور تم سے نہیں ہو سکتا تو مجھ کو پھیر دو کہ کفایت کروں میں تم کو اس سے یعنی میں خود اس کام کو چلاؤں گا زہری کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث عروہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مالک سچا ہے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے سنا کہتی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اپنا آٹھواں حصہ میراث مانگنے کو اس مال سے کہ عطاء کیا اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سو میں نے ان کو باز رکھا میں نے ان سے کہا کہ کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم نے چھوڑا وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے اپنی ذات مبارک تھی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل یعنی بیویوں اور اولاد کو اس مال سے بقدر کھانے کے ملے گا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اس سے باز رہیں بسبب اس چیز کے کہ میں نے ان کو خبر دی کہا راوی نے پس تھا یہ صدقہ بیچ ہاتھ علی رضی اللہ عنہ کے سو منع کیا اس سے علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو سو غالب ہوئے علی رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ پر پھر وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر علی بن حسین اور حسن بن حسن دونوں کے ہاتھ میں وہ دونوں اس میں باری باری سے عمل کرتے تھے پھر زید بن حسن کے ہاتھ میں رہا اور وہ صدقہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچ مچ یعنی یہ سب لوگ بطور ملکیت کے اس میں تصرف نہیں کرتے تھے بلکہ بطور متولی ہونے کے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح پوری فرض الخمس میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے یہ قول اس کا ہے کہ وہ دونوں

جھگڑتے تھے اس مال میں کہ عطاء کیا تھا اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر بنی نضیر سے۔

٣٧٣٠۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاللّٰهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ.

٣٧٣٠۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور عباس رضی اللہ عنہ دونوں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اپنی میراث مانگنے کو حضرت ﷺ کی زمین سے جو فدک میں تھی اور آپ ﷺ کے حصے سے جو خیبر میں تھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ محمد ﷺ کی آل کو اس مال سے بقدر کھانے کے ملے گا قسم ہے اللہ کی البتہ حضرت ﷺ کی قرابت میرے نزدیک بہت پیاری ہے اس سے کہ میں اپنی قرابت کو جوڑوں۔

فائدہ: یہ حدیث بھی فرض الخمس میں گزر چکی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ کی قرابت میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں اپنی قرابت کو جوڑوں اور ظاہر سیاق اس کا ادراج ہے یعنی یہ قول اخیر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ واسطے عذر بیان کرنے تقسیم کے منع کرنے سے اور یہ کہ نہیں لازم آتا اس سے یہ کہ نہ سلوک کرے ان سے کسی اور وجہ سے اور حاصل ان کی کلام کا یہ ہے کہ قرابت شخص کی مقدم ہے ساتھ نیکی کرنے کے مگر یہ کہ معارض ہو ان کو وہ شخص جو راجح ہے ان سے۔ (فتح)

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ. باب ہے بیان میں قتل کرنے کعب بن اشرف کے۔

فائدہ: کعب بن اشرف یہودی تھا اور مدینے کے پاس ایک قلعے میں رہتا تھا اور ابن اسحاق نے کہا کہ عربی تھا اور تھا دراز قد بڑے بدن والا بڑے پیٹ والا اور بڑے سر والا اور جنگ بدر کے بعد اس نے مسلمانوں کی ہجو کی پھر کے کی طرف گیا اور ابن وداعہ سہمی پر اترا پس ہجو کی اس کی حسان نے پھر مدینے کی طرف پھرا اور مسلمانوں کی عورتوں کے نام پر غزلیں کہنے لگا یہاں تک کہ مسلمانوں کو ایذا دی اور روایت کی ہے ابوداؤد اور ترمذی نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے کہ کعب بن اشرف شاعر تھا اور حضرت ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے ساتھ لڑنے کو کفار قریش کو ترغیب دیتا تھا اور حضرت ﷺ مدینے میں آئے اور وہاں کے لوگ مخلوط تھے یعنی وہاں کوئی قسم کے لوگ تھے یعنی کچھ مسلمان تھے اور کچھ یہودی اور کچھ مشرکین تھے اور حضرت ﷺ نے چاہا کہ ان سے صلح کریں اور یہود اور مشرکین حضرت ﷺ کو سخت ایذا دیتے تھے سو حکم کیا اللہ نے حضرت ﷺ کو ساتھ صبر کرنے کے سو جب انکار کیا

کعب نے اس سے یعنی ایذا دینے سے باز نہ آیا تو حضرت ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کی طرف ایک جماعت کو بھیجے جو اس کو مار ڈالیں اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ قتل ہونا کعب بن اشرف کا ربیع الاول میں تھا تیسرے سال ہجری میں۔ (فتح)

٣٧٣١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِّيْ أَنْ أَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَّإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّيْ قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَأَيْضًا وَّاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَّدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَّصِيْرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ و حَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ فِيْهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أُرٰى فِيْهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ ارْهَنُوْنِيْ قَالُوْا أَيَّ شَيْءٍ تُرِيْدُ قَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَآئَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَآئَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ أَبْنَآئَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَآئَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ

٣٧٣١۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بے شک اس نے بہت رنج دیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے سو انہوں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ کیا آپ ﷺ چاہتے ہیں کہ میں اس کو مار ڈالوں فرمایا ہاں انہوں نے عرض کیا کہ مجھ کو اجازت ہو کہ میں کچھ کہوں یعنی جس سے وہ خوش ہو اور اس کا دل مجھ پر جم جائے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کہو جو تمہارا جی چاہے سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ یہ مرد یعنی محمد ﷺ مجھ سے صدقہ مانگتے ہیں اور ہم کو خود کھانے کو ملتا نہیں صدقہ کہاں سے دیں اور بے شک اس نے ہم کو تکلیف دی اور میں تیرے پاس آیا ہوں ادہار مانگنے کو کعب بن اشرف نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی تم اس سے اور بھی زیادہ تکلیف پاؤ گے (اور واقدی نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ کعب بن اشرف نے ابو نائلہ سے کہا کہ بتلا تیرے دل میں کیا ہے اور تمہارا کیا ارادہ ہے اس کے معاملے میں اس نے کہا اس کے خذلان (رسوائی) کا اور اس سے جدا ہونے کا کعب نے کہا کہ تو نے مجھ کو خوش کیا) محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک ہم ان کے تابع ہیں سو ہم اس کو چھوڑنا نہیں چاہتے یہاں تک کہ ہم ان کو دیکھیں کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے اور البتہ ہم چاہتے ہیں کہ تو ہم کو قرض دے ایک وسق یا دو وسق (اور ایک روایت میں ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم کو اناج قرض دے کعب نے

اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعَدَهُ
أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَآءَهُ لَيْلًا وَّمَعَهُ أَبُوْ نَائِلَةَ وَهُوَ
أَخُوْ كَعْبٍ مِّنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى
الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ
تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ
بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِيْ أَبُوْ نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ
عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ
الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ
وَرَضِيْعِيْ أَبُوْ نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ
إِلٰى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَّأَجَابَ قَالَ وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ
بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيْلَ لِسُفْيَانَ
سَمَّاهُمْ عَمْرٌو قَالَ سَمّٰى بَعْضَهُمْ قَالَ
عَمْرٌو جَآءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو
أَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَّالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ
وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عَمْرٌو جَآءَ مَعَهُ
بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَآءَ فَإِنِّيْ قَآئِلٌ
بِشَعَرِهٖ فَأَشَمُّهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اسْتَمْكَنْتُ
مِنْ رَّأْسِهٖ فَدُوْنَكُمْ فَاضْرِبُوْهُ وَقَالَ مَرَّةً
ثُمَّ أُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُّتَوَشِّحًا وَّهُوَ
يَنْفَحُ مِنْهُ رِيْحُ الطِّيْبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ
كَالْيَوْمِ رِيْحًا أَيْ أَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو
قَالَ عِنْدِيْ أَعْطَرُ نِسَآءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ
الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ
أَشُمَّ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ
أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِيْ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا

کہا کہ تمہارا اناج کہاں گیا اس نے کہا کہ خرچ کیا ہم نے
اس کو اس مرد پر اور اس کے اصحاب پر کہا کیا نہیں وقت آیا کہ
تم پہچانو اس چیز کو کہ ہو تم اوپر اس کے باطل سے سو اس نے
کہا کہ اس وقت میرے پاس صرف کھجور ہے اور کچھ نہیں)
اس نے کہا ہاں اس کے بدلے کچھ میرے پاس گروی رکھو
اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ تو کیا چیز چاہتا ہے کہا اپنی عورتوں کو
میرے پاس گروی رکھو کہا ہم اپنی عورتوں کو تیرے پاس کیوں
کر گروی رکھیں اور حالانکہ تو تمام عرب میں زیادہ خوبصورت
ہے یعنی ہم کو تجھ سے امن نہیں اور ایسی کون عورت ہے کہ تجھ
سے باز رہے واسطے جمال تیرے کے کعب نے کہا اپنے بیٹوں
کو میرے پاس گروی رکھو انہوں نے کہا ہم اپنے بیٹوں کو
تیرے پاس کیوں کر گروی رکھیں پس گالی دیا جائے گا ایک
ان کا پس کہا جائے گا کہ ایک یا دو وسق کے بدلے گروی رکھا
گیا یہ ہمارے واسطے عار ہے لیکن ہم تیرے پاس ہتھیار گروی
رکھتے ہیں سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے وعدہ کیا کہ رات کو
اس کے پاس آئے سو رات کو اس کے پاس آیا اور اس کے
ساتھ ابونائلہ تھا اور ابونائلہ کعب کا رضاعی بھائی تھا (یعنی
دونوں نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
بھی کعب کے بھائی تھے یا بھانجے اور ایک روایت میں ہے کہ
وہ چار آدمی تھے) سو کعب نے ان کو قلعے کی طرف بلایا اور ان
کی طرف اترا سو اس کی عورت نے اس سے کہا اور تھی وہ
دلہن) کہ اس وقت تو کہاں نکلتا ہے تو کعب نے کہا کہ وہ تو
فقط محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور میرا بھائی ابونائلہ ہے عمرو کے غیر نے
کہا کہ اس عورت نے کہا کہ میں ایسی آواز سنتی ہوں جس سے
لہو ٹپکتا ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی عورت اس کو

اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُوْنَكُمْ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ.

لپٹ گئی اور کہا کہ لازم پکڑا اپنے اوپر اپنی جگہ کو) کعب نے کہا کہ وہ تو فقط محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہے بے شک کریم اگر رات کو نیزہ مارنے کی طرف بلایا جائے تو البتہ قبول کرے اور کہا مانے کعب نے کہا کہ داخل کرے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ دو مردوں کو کسی نے سفیان سے کہا کہ عمرو نے ان کا نام لیا ہے کہا بعض کا نام لیا ہے کہا عمرو نے اور اپنے ساتھ دو مرد لایا اور عمرو کے غیر نے کہا کہ ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عبادہ بن بشیر یعنی اس کے ساتھ یہ تینوں مرد تھے اور کہا عمرو نے کہ دو مرد ساتھ لایا یعنی عمرو نے فقط دو مرد کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام نہیں لیا اور عمرو کے سوا اور راویوں نے تین مردوں کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام بھی لیا ہے سو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب کعب آئے تو میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا سو جب تم مجھ کو دیکھو کہ میں نے اس کے سر کو قابو کیا تو اس کو پکڑ لو اور مار ڈالو سو کعب ان کی طرف اترا اپنے سر کو چادر سے ڈھانکے اور اس سے خوشبو آتی تھی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آج جیسی ہوا خوشبو دار کبھی نہیں دیکھی اور عمرو نے کہا کہ میرے نزدیک زیادہ تر خوشبو دار عورت عرب کی اور کامل تر عرب کی ہے یعنی میں نے یہ سب خوشبو اپنی عورت کے واسطے استعمال کی ہے کہ وہ جہت خوشبو استعمال کرنے والی ہے اور عمرو راوی نے کہا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو مجھ کو اجازت دیتا ہے کہ میں تیرے سر کو سونگھوں کہا ہاں سو اس نے اس کو سونگھا پھر اپنے ساتھیوں کو سونگھایا پھر کہا کہ کیا تو مجھ کو اجازت دیتا ہے اس نے کہا ہاں سو جب اس نے اس پر قابو پایا کہا پکڑ لو تو انہوں نے اس کو مار ڈالا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور

آپ ﷺ کو خبر دی (اور اس کا سر کاٹ کر حضرت ﷺ کے
آگے لا ڈالا حضرت ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا)۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو رنج دیا ہے تو ایک روایت میں ہے کہ اس نے ہم کو رنج دیا ہے اپنے شعر سے اور قوی کیا ہے کافروں کو اور ایک روایت میں ہے کہ کعب بن اشرف مشرکین قریش کے پاس آیا اور کعبے کے پردوں کے پاس قریش سے قسم کھائی اوپر لڑنے کے ساتھ مسلمانوں کے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ حضرت ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا اور قریش کو مسلمانوں کی لڑائی کی رغبت دلاتا تھا اور یہ کہ جب وہ قریش کے پاس آیا تو قریش نے کہا کہ کیا ہمارا دین سچا ہے یا محمد ﷺ کا کعب نے کہا کہ تمہارا دین تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے کہ اس نے ہمارے ساتھ کھلم کھلا عداوت اختیار کی ہے اور ایک روایت میں کعب کے قتل کا ایک اور بیان ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس نے کھانا تیار کیا اور یہود کی ایک جماعت سے موافقت کی کہ وہ حضرت ﷺ کو دعوت کے واسطے بلائیں جب حضرت ﷺ آئیں تو ان کے ساتھ دغا کریں پھر حضرت ﷺ تشریف لائے اور بعض اصحاب رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے سو جب حضرت ﷺ بیٹھ گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو بتلایا جو ان کے دلوں میں تھا تو حضرت ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پروں سے چھپایا سو حضرت ﷺ وہاں سے نکل کر چلے اور کسی کو نظر نہ آئے پھر جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت ﷺ کہیں نکل گئے ہیں تو جدا جدا ہوئے تو اس وقت حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے اور ممکن ہے تطبیق ساتھ متعدد ہونے اسباب کے اور یہ جو کہا کہ مجھ کو اجازت ہو کہ میں کچھ کہوں تو ظاہر ہوا ہے سیاق ابن سعد سے واسطے اس قصے کے کہ انہوں نے اجازت مانگی تھی کہ آپ ﷺ کی شکایت کریں اور اس کا لفظ یہ ہے کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا کہ اس مرد یعنی محمد ﷺ کا آنا ہمارے واسطے آزمائش ہوا کہ تمام عرب نے ہم سے لڑائی کی اور مارا ہم کو ایک تیر سے اور یہ جو کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تو ہم کو ادھار دے الخ واقع ہوا ہے اس روایت صحیحہ میں کہ یہ کلام محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور نزدیک ابن اسحاق وغیرہ اہل مغازی کے ہے کہ وہ کلام ابو نائلہ کا ہے اور احتمال ہے کہ ہر ایک نے دونوں میں سے اس کے ساتھ اس امر میں کلام کیا ہو اس واسطے کہ ابو نائلہ اس کا رضاعی بھائی ہے اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کا بھانجا ہے اور ایک روایت میں جمع کا صیغہ آیا ہے اور یہ جو کہا کہ انہوں نے اس کو مار ڈالا تو ایک روایت میں ہے کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا اور تلوار کی نوک حارث بن اوس رضی اللہ عنہ کو لگی اور اس کو مار کر مدینے کو لے چلے یہاں تک کہ جب جرف بعاث (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہنچے تو حارث رضی اللہ عنہ پیچھے رہے اور خون نے جوش مارا سو جب ان کے ساتھیوں نے ان کو گم پایا پھرے اور ان کو اپنے ساتھ اٹھایا پھر جلدی چلے یہاں تک کہ مدینے میں داخل ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے ان کے زخم پر لب لگائی وہ

اس وقت اچھے ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اس کو مارا یہاں تک کہ مر گیا اور اس نے پہلی ضرب کے وقت چیخ ماری تو یہود جمع ہوئے تو وہ اصحاب رضی اللہ عنہم کے پیچھے دوڑے تو انہوں نے اصحاب رضی اللہ عنہم کے سوا اور راہ لی سو وہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو نہ مل سکے اور ایک روایت میں ہے کہ یہود صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا کہ ہمارا سردار غفلت میں مارا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فعل ان کے آگے بیان کیا اور وہ چیز کہ تھا اس پر رغبت دلاتا اور ایذا دیتا مسلمانوں کو سو یہود ڈر گئے اور بول نہ سکے اور کہا سہیلی نے بیچ قصے کعب بن اشرف کے قتل کرنا ذمی کا ہے جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی میں کہتا ہوں کہ اس استدلال میں نظر ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کعب محارب تھا اس واسطے کہ اس نے جہاد میں یہ باب باندھا ہے الفتك باهل العوب اور یہ کہ جائز ہے قتل کرنا مشرک کا بغیر دعوت اسلام کے جب کہ اس کو دعوت عام پہنچ چکی ہو اور یہ کہ جائز ہے لڑائی میں وہ کلام کرنا جس کی حاجت پڑے اگرچہ اس کے قائل کو اس کی حقیقت مقصود نہ ہو اور اس میں دلالت ہے اوپر قوت سمجھ عورت اس کی کے اور بلاغت اس کی کے کہ اس نے کہا کہ اس آواز سے خون ٹپکتا ہے۔ (فتح)

بَابُ قَتْلِ أَبِیْ رَافِعٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی الْحُقَیْقِ وَیُقَالُ سَلَّامُ بْنُ أَبِی الْحُقَیْقِ كَانَ بِخَیْبَرَ وَیُقَالُ فِیْ حِصْنٍ لَّهٗ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ.

باب ہے بیان میں قتل کرنے ابو رافع عبداللہ بن ابی حقیق کے اور کہتے ہیں کہ سلام بن ابی حقیق خیبر میں رہتا تھا اور کہتے ہیں کہ حجاز میں ایک اس کا قلعہ تھا اس میں وہ رہتا تھا اور کہا زہری نے کہ قتل کرنا اس کا بعد قتل ہونے کعب بن اشرف کے ہے۔

فائدہ: اور کہا ابن اسحاق نے کہ جب قوم اوس نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تو خزرج نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی ابو رافع کو مارنے کی اور وہ خیبر میں رہتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی اور عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ اوس اور خزرج باہم رشک کرتے تھے یعنی نہ کرتے تھے اوس کوئی چیز مگر کہ خزرج کہتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی کہ تم اس فضیلت میں ہم سے بڑھ نہ جاؤ گے اور اسی طرح اوس بھی سو جب اوس نے کعب کو مارا تو خزرج نے کہا کہ کیا کوئی ایسا مرد اور بھی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت رکھتا ہو جیسے کہ کعب رکھتا تھا سو ذکر کیا انہوں نے ابن ابی حقیق کو اور وہ خیبر میں رہتا تھا اور کہا ابن سعد نے کہ تھا مارنا اس کا رمضان میں چھٹے سال میں اور بعض کہتے ہیں کہ ذی الحجہ میں پانچویں سال میں۔ (فتح)

٣٧٣٢۔ حَدَّثَنِیْ إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ زَآئِدَةَ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ

٣٧٣٢۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو ابو رافع کی طرف بھیجا سو عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات اس کے گھر میں جا گھسے اور ابو رافع سوتا تھا سو انہوں

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلٰی أَبِیْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهٗ.

نے اس کو مار ڈالا۔

فائدہ: جن لوگوں کو حضرت ﷺ نے مارنے کے واسطے بھیجا تھا وہ یہ ہیں عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور ان کا حلیف اور ایک مرد انصار سے۔

٣٧٣٣۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰی أَبِیْ رَافِعِ الْيَهُوْدِیِّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيْكٍ وَّكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِیْ حِصْنٍ لَّهٗ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهٖ اجْلِسُوْا مَكَانَكُمْ فَإِنِّیْ مُنْطَلِقٌ وَّمُتَلَطِّفٌ لِّلْبَوَّابِ لَعَلِّیْ أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتّٰی دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهٖ كَأَنَّهٗ يَقْضِیْ حَاجَةً وَّقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّیْ أُرِيْدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيْقَ عَلٰی وَتِدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيْدِ فَأَخَذْتُهَا

٣٧٣٣۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے چند انصاریوں کو ابورافع کے مارنے کے واسطے بھیجا اور عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان پر سردار کیا اور ابورافع حضرت ﷺ کو ایذا دیتا تھا اور آپ ﷺ کو ایذا دینے پر لوگوں کی مدد کرتا تھا (عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے غطفان وغیرہ مشرکین عرب کو بہت مال سے حضرت ﷺ کے خلاف مدد دی تھی) اور حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا اس میں رہتا تھا سو جب وہ انصار اس قلعے کے نزدیک پہنچے اور حالانکہ سورج ڈوب گیا اور لوگ اپنے مویشی لے کر پھرے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم یہاں بیٹھ جاؤ اور میں جاتا ہوں اور قلعے کے دربان سے کوئی نرمی یعنی حیلہ کرتا ہوں شاید میں قلعے میں داخل ہوں تو وہ قلعے کی طرف چلے یہاں تک کہ وہ دروازے کے قریب ہوئے پھر انہوں نے اپنے کپڑے سے سر ڈھانکا جیسے کوئی پاخانے پھرتا ہے یعنی تاکہ کوئی پہچان نہ سکے اور تحقیق لوگ قلعے میں داخل ہوئے (ایک روایت میں دروازے کے بند کرنے کی دیر کا سبب یہ ذکر کیا ہے کہ قلعے والوں کا ایک گدھا گم ہوا سو وہ آگ کی مشعل لے کر اس کی تلاش کو نکلے سو میں ڈرا کہ مجھ کو پہچان نہ لیں سو میں نے اپنا سر ڈھانکا) سو دربان نے اس کو پکارا کہ اے بندے اللہ کے

فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ اَبُوْ رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهٗ وَكَانَ فِيْ عَلَالِيَّ لَهٗ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ اَهْلُ سَمَرِهٖ صَعِدْتُ اِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا اَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ اِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوْا بِيْ لَمْ يَخْلُصُوْا اِلَيَّ حَتّٰى اَقْتُلَهٗ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَّسْطَ عِيَالِهٖ لَا اَدْرِيْ اَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا فَاَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَاَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَاَنَا دَهِشٌ فَمَا اَغْنَيْتُ شَيْئًا وَّصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَاَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ اِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِيْ قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَاَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً اَثْخَنَتْهُ وَلَمْ اَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِيْ بَطْنِهٖ حَتّٰى اَخَذَ فِيْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّيْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ لَّهٗ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ وَاَنَا اُرٰى اَنِّيْ قَدِ انْتَهَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا اَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَعْلَمَ اَقَتَلْتُهٗ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيْكُ قَامَ النَّاعِيْ عَلَى السُّوْرِ فَقَالَ اَنْعٰى اَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ اَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَقُلْتُ

اگر تو قلعے میں آنا چاہتا ہے تو اندر آ کہ میں دروازے کو بند کرنا چاہتا ہوں سو میں قلعے میں داخل ہوا اور چھپا (یعنی گدھوں کی باندھنے کی جگہ میں جو قلعے کے دروازے کے پاس تھی) پھر جب سب لوگ قلعے میں داخل ہوئے تو اس نے دروازہ بند کیا پھر کنجیوں کو ایک میخ پر لٹکایا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر کنجیاں لیں اور دروازے کو کھولا اور دستور تھا کہ رات کو لوگ ابورافع کے پاس بات چیت کیا کرتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے اس کے پاس رات کا کھانا کھایا اور بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ ایک گھڑی رات گزر گئی پھر اپنے گھروں کی طرف پھرے) اور وہ اپنے بالا خانے میں رہتا تھا جس کی طرف سیڑھی سے چڑھا جاتا تھا سو جب اس کے پاس سے بات کرنے والے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھا سو شروع کیا میں نے کہ جب میں کوئی دروازہ کھولتا تو اس کو اپنے اوپر اندر سے بند کر دیتا تھا میں نے کہا یعنی غرض میرے بند کرنے کی یہ تھی کہ اگر لوگوں نے مجھ کو معلوم کیا تو مجھ تک پہنچ نہ سکیں گے یہاں تک کہ میں اس کو مار ڈالوں سو میں اس کے پاس پہنچا تو ناگہاں وہ ایک اندھیرے گھر میں تھا اپنے عیال کے بیچ مجھ کو معلوم نہ ہوا کہ وہ گھر میں کس جگہ ہے میں نے کہا اے ابورافع اس نے کہا یہ کون ہے سو میں نے آواز والے کی طرف قصد کیا سو میں نے اس کو تلوار سے ایک ضرب ماری اور میں حیران تھا سو میں نے اس کو قتل نہ کیا یعنی میری چوٹ خالی گئی اور ابورافع نے چیخ ماری میں گھر سے نکلا اور تھوڑی دیر ٹھہرا پھر میں اس کی طرف داخل ہوا سو میں نے کہا کہ اے ابورافع یہ آواز کیسی ہے اس نے کہا کہ تیری ماں کی کم بختی بے شک کوئی مرد گھر میں ہے اس نے

النَّجَآءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ.

مجھ کو اس سے پہلے تلوار ماری پھر اس کو ایک تلوار ماری کہ مبالغہ کیا میں نے اس کے زخم میں اور میں نے اس کو قتل نہ کیا (یعنی دوسرے وار سے بھی قتل نہ ہوا سو اس نے چیخ ماری اور اس کے گھر والے اٹھ کھڑے ہوئے پھر میں آیا سو میں نے اپنی آواز بدلی جیسے کوئی فریاد رس ہے سو ناگہاں وہ چت پڑا تھا) سو میں نے تلوار کی دھار اس کے پیٹ میں رکھی یہاں تک کہ اس کی پیٹھ میں پہنچی سو میں نے معلوم کیا کہ میں نے اس کو مار ڈالا پھر میں ایک ایک دروازہ کھولنے لگا یہاں تک کہ میں اس گھر کی سیڑھی تک پہنچا سو میں نے اپنا پاؤں رکھا اور حالانکہ میں گمان کرتا تھا کہ میں زمین پر پہنچ چکا ہوں سو میں چاندنی رات میں گرا میری پنڈلی ٹوٹ گئی سو میں نے اس کو پگڑی سے باندھا پھر میں چلا یہاں تک کہ دروازے پر آ بیٹھا میں نے دل میں کہا کہ میں آج رات نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ مجھ کو یقین ہو کہ میں نے اس کو مار ڈالا سو جب فجر کا مرغ بولا تو موت کی خبر دینے والا قلعے کی دیوار پر کھڑا ہوا سو اس نے کہا کہ میں ابو رافع کی موت کی خبر دیتا ہوں جو اہل حجاز کا سوداگر تھا سو میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور میں نے کہا کہ جلد چلو اب یہاں ٹھہرنا اچھا نہیں سو البتہ اللہ نے ابو رافع کو قتل کیا پھر میں حضرت ﷺ کے پاس پہنچا اور میں نے سب حال آپ ﷺ سے بیان کیا حضرت ﷺ نے فرمایا اپنا پاؤں دراز کر میں نے دراز کیا حضرت ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ فوراً اچھا ہو گیا جیسے کبھی بیمار ہوا ہی نہیں تھا۔

فائدہ: نعی کے معنی ہیں موت کی خبر دینا اور عرب کا دستور تھا کہ جب ان میں سے کوئی بڑا رئیس مر جاتا تھا تو ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہو کے تمام گلی کوچوں میں پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ فلاں مر گیا۔ (فتح)

٣٧٣٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا

٣٧٣٤۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے

شُرَيْحٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيكٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُتْبَةَ فِي نَاسٍ مَعَهُمْ فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَا فَأَنْظُرَ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَجُوا بِقَبَسٍ يَطْلُبُونَهُ قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ أُعْرَفَ قَالَ فَغَطَّيْتُ رَأْسِي وَجَلَسْتُ كَأَنِّي أَقْضِي حَاجَةً ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ فَلَمَّا هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِي كَوَّةٍ فَأَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ إِنْ نَذِرَ بِي الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي سُلَّمٍ فَإِذَا

عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کو چند مردوں کے ساتھ ابورافع کے مارنے کو بھیجا سو وہ چلے یہاں تک کہ اس کے قلعے کے نزدیک پہنچے سو عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ٹھہرو میں جاتا ہوں سو دیکھتا ہوں کہ کیا کرنا چاہیے سو میں نے چاہا کہ آہستہ سے بے معلوم قلعے میں گھس جاؤں ان کا ایک گدھا گم ہوا سو وہ مشعل لے کر اس کی تلاش کر نکلے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ڈرا کہ مجھ کو پہچان لیں سو میں اپنا سر اور پاؤں ڈھانک کر بیٹھ گیا جیسے کوئی پاخانے پھرتا ہے پھر دربان نے پکارا کہ جو قلعے میں داخل ہوا چاہتا ہے تو چاہیے کہ داخل ہو پہلے اس سے کہ میں اس کو بند کروں سو میں قلعے میں داخل ہوا پھر میں چھپا گدھوں کے باندھنے کی جگہ میں کہ قلعے کے دروازے کے پاس تھی سو لوگوں نے رات کا کھانا ابورافع کے پاس کھایا اور بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ ایک گھڑی رات گزر گئی پھر اپنے گھروں کی طرف پھرے پھر جب آوازیں چپ ہوئیں اور میں نے کوئی حرکت نہ سنی یعنی سب سو گئے تو میں نکلا یعنی اس جگہ سے یہاں چھپا تھا اور میں نے دربان کو دیکھا کہ اس نے جس جگہ قلعے کی کنجی رکھی تھی سوراخ میں سو میں نے اس کو لیا اور اس کے ساتھ قلعے کا دروازہ کھولا میں نے دل میں کہا کہ اگر قوم کفار نے مجھ کو معلوم کر لیا تو میں آسانی سے نکل جاؤں گا پھر میں نے ان کے دروازوں کا قصد کیا سو میں نے ان کو باہر سے بند کر دیا پھر میں سیڑھی سے ابورافع کی طرف چڑھا تو ناگہاں میں نے دیکھا کہ گھر میں اندھیرا ہے اس کا چراغ بجھا ہوا ہے سو مجھ کو معلوم نہ ہوا کہ ابورافع کہاں ہے سو میں نے کہا اے ابورافع اس نے کہا کون ہے سو میں نے آواز کی طرف قصد کیا اور اس

الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِءَ سِرَاجُهُ فَلَمْ أَدْرِ أَيْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ فَعَمَدْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ وَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي أُغِيثُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي فَقَالَ أَلَا أُعْجِبُكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ قَالَ فَعَمَدْتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرٰى فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ الْمُغِيثِ فَإِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهٖ ثُمَّ أَنْكَفِءُ عَلَيْهِ حَتّٰى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتّٰى أَتَيْتُ السُّلَّمَ أُرِيْدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَحْجُلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا فَبَشِّرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ أَنْعٰى أَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ أَمْشِي مَا بِي قَلَبَةٌ فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ.

کو مارا اس نے چیخ ماری سو میرے مارنے نے کچھ فائدہ نہ کیا پھر میں اس کے پاس آیا جیسے کہ میں اس کا فریاد رس ہوں میں نے کہا کیا حال ہے تیرا اے ابو رافع اور میں نے اپنی آواز بدلی ابورافع نے کہا میں تجھ سے تعجب کرتا ہوں تیری ماں کی کم بختی کوئی مرد میرے گھر میں آگھسا ہے اس نے مجھ کو تلوار ماری ہے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے اس کا قصد کیا اور اس کو دوسری بار مارا سو اس نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا یعنی کارگر نہ ہوئی سو اس نے چیخ ماری اور اس کے گھر والے اٹھ کھڑے ہوئے پھر میں اپنی آواز بدل کر آیا جیسے کوئی فریاد رس ہے سو ناگہاں میں نے تلوار اس کے پیٹ پر رکھی پھر میں نے اس پر اپنا بوجھ ڈالا یہاں تک کہ میں نے ہڈی ٹوٹنے کی آواز سنی پھر میں نکلا اس حال میں کہ دہشت زدہ تھا یہاں تک کہ سیڑھی پر آیا میں نے چاہا کہ اتروں سو میں اس سے گر پڑا میرا پاؤں ٹوٹ گیا میں نے اس کو پگڑی سے باندھا پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا لنگڑاتا ہوا یا پاس پاس قدم رکھتا میں نے کہا کہ جاؤ اور حضرت ﷺ کو خوشخبری دو پس تحقیق میں نہ جاؤں گا یہاں تک کہ موت کی خبر دینے والے کی آواز سنوں سو جب صبح ہوئی تو موت کی خبر دینے والا چڑھا تو اس نے کہا کہ میں ابورافع کی موت کی خبر دیتا ہوں سو میں اٹھ کر چلا اس حال میں کہ مجھ کو کچھ درد نہ تھا یعنی کمال خوشی سے مجھ کو درد معلوم نہ ہوا سو میں نے اپنے ساتھیوں کو پایا پہلے اس سے کہ حضرت ﷺ کے پاس پہنچیں سو میں نے آپ ﷺ کو خوشخبری دی۔

فائدہ: اس روایت میں ہے کہ میرے پاؤں کا جوڑ نکل گیا اور پہلی روایت میں ہے کہ میری پنڈلی ٹوٹ گئی اور ان دونوں کے درمیان تطبیق یوں ہے کہ پاؤں تو جوڑ سے نکل گیا تھا اور پنڈلی ٹوٹ گئی تھی اور یہ جو کہا کہ میں نے اپنے

ساتھیوں کو پایا پہلے اس سے کہ حضرت ﷺ کے پاس پہنچیں تو یہ محمول ہے اس پر کہ جب وہ سیڑھی سے گرے تو ان کا پاؤں اور پنڈلی ٹوٹ گئی لیکن چونکہ ان کو نہایت اہتمام تھا اس چیز کا کہ وہ اس میں تھے تو ان کو درد معلوم نہ ہوا اور چلنے پر انہوں نے مدد پائی پہلے اور اس پر دلالت کرتا ہے قول ان کا کہ مجھ کو کچھ درد نہ تھا پھر جب ان پر چلنا دراز ہوا تو ان کو درد معلوم ہوا تو ان کے ساتھیوں نے ان کو اٹھایا جیسا کہ ابن اسحاق کی روایت میں ہے پھر جب حضرت ﷺ کے پاس آئے تو حضرت ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا سو دور ہوا ان کا سب درد ساتھ برکت حضرت ﷺ کے اور اس حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں جائز ہے فریب کرنا مشرک سے جس کو دعوت پہنچ چکی ہو اور اس سے ڈر رہے اور جواز قتل اس شخص کا جو مدد کرے کافر کو حضرت ﷺ پر اپنے ہاتھ سے یا مال سے یا زبان سے جائز ہے جاسوس بھیجنا اہل حرب پر اور چاہنا ان کی غفلت کا اور اختیار کرنا شدت کو مشرکوں کی لڑائی میں اور جائز ہے مبہم کہنا بات کا واسطے مصلحت کے اور جائز ہے تھوڑے مسلمانوں کو تعرض کرنا واسطے بہت مشرکوں کے اور حکم کرنا ساتھ دلیل اور علامت کے واسطے استدلال کرنے ابن ابی عتیک کے ابو رافع پر اس کی آواز سے اور اعتماد کرنا اس کا اوپر آواز موت کی خبر دینے والے کے ساتھ موت اس کی کے۔ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ. باب ہے بیان میں جنگ احد کے۔

فائدہ: احد ایک پہاڑ ہے مشہور اس کے اور مدینے کے درمیان تین میل سے کم فاصلہ ہے اور وہ پہاڑ وہی ہے جس کے حق میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں کماسیاتی فی اخر باب هذه الغزوة اور نقل کیا ہے سہیلی نے زبیر بن بکار سے مدینے کی فضیلت کے باب میں کہ ہارون علیہ السلام کی قبر احد میں ہے اور یہ کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں حج کو آئے تھے وہاں فوت ہوئے اور اس کی سند ضعیف ہے اور واقع ہوئی نزدیک اس کے یہ جنگ مشہور شوال میں تیسرے سال میں ساتھ اتفاق جمہور کے اور بعض کہتے ہیں کہ چوتھے سال میں ابن اسحاق نے کہا کہ گیارہویں شوال کو واقع ہوا تھا اور اس کا سبب یہ ہے جو موسیٰ بن عقبہ نے ذکر کیا ہے کہ جب قریش بدر سے شکست کھا کے نکلے تو جمع کیا انہوں نے عرب میں سے کافروں کو جہاں تک کہ ان سے ہو سکا اور ابو سفیان ان کو لے کر چلا یہاں تک کہ نالے کے اندر اترے احد کے پاس اور بعض مسلمان افسوس کرتے تھے اس چیز پر کہ فوت ہوئی ان سے جنگ بدر یعنی بدر میں نہ ہونے کا ان کو بڑا افسوس تھا اور دشمن کے ملنے کی آرزو کرتے تھے اور حضرت ﷺ نے جمعرات کو خواب دیکھا پھر جب صبح ہوئی تو فرمایا کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ ایک گائے ذبح کی جاتی ہے اور اللہ بہتر اور باقی ہے اور میں نے اپنی تلوار کو دیکھا کہ کئی جگہ سے دھار ٹوٹ گئی سو میں نے اس کو برا جانا اور وہ دونوں مصیبتیں ہیں اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں ایک زرہ مضبوط میں ہوں اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی آپ ﷺ نے فرمایا کہ گائے کی تعبیر

گائے ہے جو ہمارے درمیان ہوگی یعنی ہم میں سے کچھ لوگ مارے جائیں گے اور زرہ مضبوط کی تعبیر مدینہ ہے سو تم مدینے میں ٹھہرو اس سے باہر نہ نکلو سو اگر قوم کفار گلی کوچوں میں آگئی تو ہم ان سے لڑیں گے اور کوٹھوں پر سے ان کو تیر ماریں گے سو جو لوگ کہ لڑائی کی آرزو رکھتے تھے انہوں نے کہا یا حضرت ﷺ ہم کو اس دن کی آرزو تھی اور اکثر لوگوں نے مدینے میں ٹھہرنا نہ مانا انہوں نے کہا کہ ہم باہر نکال کر میدان میں ان سے لڑیں گے سو جب آپ ﷺ جمعہ پڑھ کر پھرے تو ہتھیار منگوائے اور ان کو پہنا پھر حکم کیا لوگوں کو ساتھ باہر نکلنے کے تو جو لوگ ان میں سے عقلمند تھے وہ پشیمان ہوئے سو انہوں نے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ ﷺ ٹھہریں جیسا آپ ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا یعنی ہم مدینے سے باہر نکل کر نہیں لڑتے اگر وہ ہمارے کوچوں میں آگئے تو ہم ان سے لڑیں گے تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پیغمبر کو لائق نہیں جب کہ ہتھیار لڑائی کے لے یہ کہ پھرے سو حضرت ﷺ لوگوں کے ساتھ نکلے اور وہ ہزار مرد تھے اور مشرکین تین ہزار تھے یہاں تک کہ احد کے پاس اترے اور پلٹ آیا آپ ﷺ کے ساتھ سے عبداللہ بن ابی ابن سلول جو منافقوں کا سردار تھا تین سو آدمیوں کے ساتھ اور باقی سات سو رہے سو جب عبداللہ بن ابی پھر آیا تو مسلمانوں کے دو گروہ پچھتائے اور وہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ تھے اور مسلمانوں نے احد کے تلے صف باندھی اور مشرکین نے پتھریلی زمین میں صف باندھی اور مشقت کی انہوں نے واسطے لڑائی کے اور مشرکوں کا ایک ہزار گھوڑا تھا اور خالد بن ولید سواروں کا سردار تھا اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی گھوڑا نہ تھا اور مشرکوں کا نشان دار طلحہ بن عثمان تھا اور حضرت ﷺ نے عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو تیر اندازوں پر سردار کیا اور وہ پچاس مرد تھے اور ان کو تاکید کی کہ اپنی جگہ نہ چھوڑیں اور مسلمانوں کے نشان دار مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے سو وہ طلحہ بن عثمان سے لڑے اور اس کو مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانوں نے مشرکوں پر یہاں تک کہ ہٹایا ان کو ان کے اسباب سے اور حملہ کیا مشرکوں کے سواروں نے تو پیچھے ہٹایا ان کو تیر اندازوں نے تین بار سو مسلمان مشرکوں کے لشکر میں جا گھسے اور ان کو لوٹنے لگے یہ حال تیر اندازوں نے دیکھا یعنی جن کو حضرت ﷺ نے اپنی جگہ میں ٹھہرنے کی تاکید کی تھی سو انہوں نے اپنی جگہ چھوڑی اور داخل ہوئے لشکر میں سو دیکھا اس کو خالد بن ولید نے اور اس کے ساتھیوں نے سو انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا ساتھ سواروں کے اور ان کو جدا جدا کر ڈالا اور کسی جھوٹے نے پکارا کہ محمد ﷺ مارے گئے اپنے عقب کی خبر لو سو مسلمان پلٹے بعض بعض کو قتل کرتے اور وہ بے خبر تھے کہ ہم کس کو مارتے ہیں اور ان میں سے ایک گروہ شکست کھا کے مدینے کی طرف بھاگا اور باقی سب مسلمان جدا جدا ہوئے اور واقع ہوئے ان کے درمیان قتل اور ثابت رہے حضرت ﷺ اپنی جگہ میں جب کہ اصحاب رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گرد سے جدا جدا ہوئے اور حضرت ﷺ ان کو پہاڑ میں بلاتے تھے یہاں تک کہ بعض آپ ﷺ کی طرف پھرے اور آپ ﷺ مہراس کے پاس تھے پہاڑ کے درے میں اور حضرت ﷺ متوجہ ہوئے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو تلاش کرتے اور آگے آئے آپ ﷺ کے مشرکین سو انہوں نے حضرت ﷺ کو

پتھر مارا اور آپ ﷺ کو خون آلودہ کیا اور آپ ﷺ کا اگلا دانت توڑ ڈالا سو گزرے حضرت ﷺ اس حال میں کہ گھاٹی میں چڑھتے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ساتھ انصار کا ایک گروہ تھا اور مشغول ہوئے مشرکین ساتھ قتل کرنے مسلمانوں کے ان کو مثلہ کرتے تھے اور ان کے کان ناک اور اعضائے تناسلیہ کاٹتے تھے اور ان کے پیٹ پھاڑتے تھے اور وہ گمان کرتے تھے یعنی گمان فاسد کہ وہ حضرت ﷺ کے دشمنوں کا کام تمام کر چکے سو کہا ابو سفیان نے فخر کرتا تھا ساتھ معبودوں اپنے کے یعنی بتوں کے اعل ہبل بلند ہوا ہبل اور ہبل ان کے ایک بت کا نام تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو پکارا اللہ اعلیٰ یعنی اللہ بزرگ ہے اور بلند ہے اور مشرکین اپنے اسباب کی طرف پھرے تو حضرت ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اگر مشرکین گھوڑوں پر سوار ہوں اور اونٹ وغیرہ اسباب اٹھانے والے جانوروں کو ان کے پیچھے لگا دیں تو وہ گھر کا ارادہ رکھتے ہیں اور اگر بوجھ اٹھانے والے جانوروں پر سوار ہوں اور گھوڑوں پر سوار نہ ہوں تو وہ پھر لڑائی کا ارادہ رکھتے ہیں سو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے گئے پھر پھرے سو انہوں نے کہا کہ میں نے گھوڑوں کو دیکھا کہ سواری کے واسطے تیار کیے گئے ہیں سو مسلمانوں کے دل خوش ہوئے اور اپنے مقتولوں کی طرف پھرے اور ان کو ان کے کپڑوں میں دفنایا نہ ان کو نہلایا اور نہ ان کا جنازہ پڑھایا اور ظاہر ہوئی خیانت یہود کی اور جوش مارا مدینے نے ساتھ نفاق کے سو یہود نے کہا کہ اگر پیغمبر ہوتا تو قریش ان پر غالب نہ ہوتے اور منافقوں نے کہا کہ اگر ہمارا کہا مانتے تو ان کو یہ مصیبت نہ پہنچتی علماء نے کہا کہ بیچ قصے احد کے اور جو اس میں مسلمانوں کو مصیبت پہنچی فوائد اور حکم ربانی سے کئی چیزیں ہیں ایک ان میں سے معلوم کروانا ہے مسلمانوں کو بد ہونا انجام نافرمانی کا اور نحوست ارتکاب نہی کی واسطے اس چیز کے کہ واقع ہوئی ترک کرنے تیر اندازوں کی سے اپنی جگہ کو جس کے نہ چھوڑنے کا حضرت ﷺ نے ان کو حکم فرمایا تھا اور ایک یہ کہ دستور ہے کہ پیغمبر لوگ آزمائے جاتے ہیں اور انجام ان کا بخیر ہوتا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے بیچ قصے ہرقل کے ساتھ ابو سفیان کے اور حکمت اس میں یہ ہے کہ اگر وہ ہمیشہ فتحیاب ہوں تو داخل ہو مسلمانوں میں جو ان میں داخل نہیں یعنی منافق اور نہ جدا ہو سچا جھوٹے سے اور اگر ہمیشہ شکست پائیں تو نہ حاصل ہو مقصود پیغمبری کا تو حکمت ربانی نے چاہا کہ دونوں امر جمع ہوں واسطے جدا ہونے سچے کے جھوٹے سے اور یہ اس واسطے ہے کہ منافقوں کا نفاق مسلمانوں سے پوشیدہ تھا سو جب یہ قصہ جاری ہوا اور اہل نفاق نے اپنا نفاق ظاہر کیا قول سے اور فعل سے تو اشارہ تصریح ہو گیا اور مسلمانوں نے معلوم کیا کہ ان کے گھروں میں ان کے دشمن ہیں سو ان کے واسطے مستعد ہوئے اور ان سے پرہیز کیا اور یہ کہ بیچ تاخیر مدد کے بعض جگہوں میں توڑنا ہے واسطے نفس کے سو جب مبتلا ہوئے مسلمان تو صبر کیا اور بے صبری کی منافقوں نے اور ایک یہ کہ تیار کیے ہیں اللہ نے اپنے بندوں کے واسطے درجے بہشت میں کہ وہ عملوں کے ساتھ ان درجوں تک نہیں پہنچ سکتے سو مقرر کیے اللہ نے واسطے ان کے اسباب مبتلا

ہونے کے ساتھ مصیبتوں کے تا کہ ان کی طرف پہنچیں اور یہ کہ شہادت اعلی مرتبہ ولیوں کا ہے سو اللہ نے شہادت کو ان کے نصیب کیا اور یہ کہ ارادہ کیا ہے اس نے اپنے دشمنوں کی ہلاکت کا پس مقرر کیے واسطے ان کے وہ اسباب کہ ان کے ساتھ اس کے مستحق ہوں اپنے کفر اور سرکشی اور زیادتی کے سبب سے بیچ ایذا دینے اس کے دوستوں کو سونکھارا ساتھ اس کے گناہ مسلمانوں کا اور ہٹایا ساتھ اس کے کافروں کو پھر امام بخاری رحمہ اللہ نے سورہ آل عمران کی چند آیتیں اس باب میں اور جو اس کے بعد ہے ذکر کی ہیں اور وہ سب جنگ احد کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور کہا ابن اسحاق نے کہ اللہ نے احد کے حق میں آل عمران میں ساٹھ آیتیں اتاری ہیں اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا ایک سو بیس آیت احد کے حق میں اتری یعنی ﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ سے ﴿اَمَنَةً نُّعَاسًا﴾ تک۔ (فتح)

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ وَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ ﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ﴾.

اور اللہ نے فرمایا کہ یاد کرو اے محمد ﷺ اس وقت کو جب کہ فجر کو نکلے تم اپنے گھر سے بٹھانے لگے مسلمانوں کو لڑائی کے ٹھکانوں پر اور اللہ تعالی سنتا جانتا ہے اور اللہ نے فرمایا کہ سست نہ ہو جاؤ اور غم نہ کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو اگر تم نے زخم کھایا تو وہ لوگ بھی پا چکے ہیں زخم ایسا ہی اور یہ دن بدلتے رہتے ہیں ہم ان کو لوگوں میں یعنی واسطے بہت فائدوں کے اور اس واسطے کہ معلوم کرے اللہ جن کا ایمان ہے اور کرے بعض تم میں سے شہید اور اللہ چاہتا نہیں ناحق والوں کو اور اس واسطے کہ نکھارے اللہ ایمان والوں کو اور مٹائے منکروں کو کیا تم کو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے بہشت میں اور ابھی جدا نہیں کیے اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں سے اور پہلے اس سے کہ جدا کرے صابروں کو اور تم آرزو کرتے تھے مرنے کی اس کی ملاقات سے پہلے سو اب دیکھا تم نے اس کو آنکھوں کے سامنے۔

فائدہ: روایت کی طبرانی نے زہری کے طریق سے کہ بہت ہوا حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں قتل ہونا اور زخمی ہونا یہاں تک کہ ہر مرد کو اس سے حصہ پہنچا سو اصحاب رضی اللہ عنہم بہت غمناک ہوئے سو اللہ نے ان کی بہت خوب خبر گیری کی یعنی یہ آیت اتاری ﴿فَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا﴾ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے ان کی خبر گیری کی اور

رغبت دلائی ان کولڑنے کی اپنے دشمنوں سے اور منع کیا ان کو عاجز ہونے سے اور ابن جریج کے طریق سے روایت ہے کہ لَا تَهِنُوْا کی تفسیر میں یعنی نہ ضعیف ہو جاؤ اپنے دشمن کے کام میں اور نہ غم کھاؤ دلوں میں اس واسطے کہ تحقیق تم ہی غالب رہو گے کہا اور سبب اس میں یہ ہے کہ جب وہ جدا جدا ہوئے پھر پہاڑ کے درے کی طرف پھرے تو کہنے لگے کہ فلاں کا کیا حال ہے اور فلانے کا کیا حال ہے سو بعض نے بعض کو موت کی خبر دی اور باہم چرچا کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے سو تھے فکر اور غم میں سو جس حالت میں کہ وہ اسی طرح تھے کہ ناگہاں خالد بن ولید (اور وہ اس وقت ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا) کافروں کے ایک سوار لے کر اونچا ہوا سو چند مسلمان تیر انداز کھڑے ہوئے سو انہوں نے چڑھ کے کافروں کے سواروں کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ اللہ نے ان کو شکست دی اور غالب ہوئے مسلمان کافروں کے سواروں پر اور ملے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سامنے سے آیا خالد بن ولید چاہتا تھا کہ پہاڑ پر چڑھ کے مسلمانوں سے اونچا ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی ہم پر غالب نہ ہوں سو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہ سست ہو جاؤ اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے۔ (فتح)

وَقَوْلِهٖ ﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ إِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ﴾ تَسْتَأْصِلُوْنَهُمْ قَتْلًا ﴿بِإِذْنِهٖ حَتّٰى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ وَقَوْلِهٖ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا﴾ الْاٰيَةَ.

یعنی اور اللہ نے فرمایا اور اللہ تو سچ کر چکا تم سے اپنا وعدہ جب تم لگے ان کو کاٹنے یعنی جڑھ سے اکھاڑتے ہو تم ان کو ساتھ قتل کے اس کے حکم سے اس وقت تک کہ تم نے نامردی کی اور کام میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی تم نے بعد اس کے کہ تم کو دکھا چکا تمہاری خوشی کی چیز کوئی تم میں سے چاہتا ہے دنیا کو اور کوئی تم میں سے چاہتا ہے آخرت کو پھر تم کو پھیر دیا ان سے تا کہ تم کو آزمائے اور وہ تم کو معاف کر چکا اور اللہ فضل رکھتا ہے ایمان والوں پر اور نہ گمان کر ان لوگوں کو جو مارے گئے اللہ کی راہ میں مردے آخر آیت تک۔

فائدہ: روایت کی ہے طبری نے سدی وغیرہ کے طریق سے کہ مراد ساتھ وعدے کے اس آیت میں قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے واسطے تیر اندازوں کے کہ بے شک تم ان پر غالب ہو جاؤ گے سو تم اپنی جگہ نہ چھوڑنا یہاں تک کہ میں تم کو حکم کروں اور تحقیق ذکر کیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قصہ تیر اندازوں کا اس باب میں اور میں اس کی شرح ذکر کروں گا اور مجاہد سے روایت ہے کہ تَحُسُّوْنَهُمْ کے معنی یہ ہیں کہ تم ان کو قتل کرنے لگے اور طبری نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں سے فرمایا کہ ہم ہمیشہ غالب رہے جب تک کہ تم اپنی جگہ پر ثابت قدم رہے اور پہلے

پہل طلحہ نکلا تھا سو وہ مارا گیا تو مسلمانوں نے مشرکوں پر حملہ کیا اور ان کو شکست دی اور حملہ کیا خالد بن ولید نے اور تھا وہ مشرکوں کے سواروں میں تیر اندازوں پر سو تیر اندازوں نے اس کو تیروں سے مارا سو وہ پیچھے بھاگا پھر تیر اندازوں نے اپنی جگہ چھوڑی اور غنیمت لوٹنے کو لشکر میں داخل ہوئے سو خالد نے اپنے سواروں کو للکارا سو مارا گیا جو باقی رہا تیر اندازوں سے ان میں سے تھے سردار ان کے عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ اور جب مشرکوں نے اپنے سواروں کو غالب دیکھا تو پھرے اور مسلمانوں پر حملہ کیا سو ان کو شکست دی اور بہت کوشش کی ان کے مارنے میں اور یہ جو فرمایا کہ پھر تم کو ان سے الٹ دیا تو اس میں اشارہ ہے طرف پھرنے مسلمانوں کے کافروں سے بعد اس کے کہ ان پر غالب ہوئے جبکہ واقع ہوئے تیر اندازوں سے رغبت بیچ مال غنیمت کے اور اسی کی طرف اشارہ ہے ساتھ قول اس کے کہ بعض تم میں سے دنیا چاہتے ہیں اور بعض آخرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ کو گمان نہ تھا کہ کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے دنیا چاہتا ہوگا یہاں تک کہ احد کے دن یہ آیت اتری کہ بعض تم میں سے دنیا چاہتے ہیں اور بعض آخرت اور یہ جو فرمایا کہ نہ گمان کرو ان کو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے مردے الخ تو مسلم میں مسروق سے روایت ہے کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے معنی پوچھے انہوں نے کہا کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنی پوچھے تھے تو ہم سے کہا گیا کہ جب تمہارے بھائی احد کے دن شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی روحیں سبز جانوروں کے پیٹوں میں ڈالیں وہ بہشت کے دریاؤں پر جاتی ہیں اور ان کے پھل کھاتی ہیں پھر ذکر کی ہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے پیچھے ان آیتوں کے حدیثیں جو بجائے تفسیر کے ہیں واسطے ان آیتوں کے جو مذکور ہوئیں۔ (فتح)

۳۷۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ.

۳۷۳۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اپنے گھوڑے کا سر تھامے اس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں۔

فائدہ: مشہور اس متن میں دن بدر کا ہے کما تقدم نہ دن احد کا۔

۳۷۳٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۷۳٦۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی احد کے شہیدوں پر بعد آٹھ برس کے مانند وداع کرنے والے کے واسطے زندوں اور مردوں کے پھر منبر پر چڑھے سو فرمایا کہ میں البتہ تمہارے آگے ہراول اور پیشوا ہوں یعنی مجھ کو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا

وَسَلَّمَ عَلٰی قَتْلٰی اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِیْ سِنِیْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْیَآءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّیْ بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا عَلَیْكُمْ شَهِیْدٌ وَّاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْهِ مِنْ مَّقَامِیْ هٰذَا وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْكُمُ الدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ فَكَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَةٍ نَّظَرْتُهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

سامان درست کرنے جاتا ہوں قیامت میں اور البتہ تمہارے وعدے کی جگہ حوض ہے یعنی حوض پر مجھ سے ملو اور البتہ میں حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اپنی اس جگہ سے اور البتہ مجھ کو تم پر اس کا ڈر نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے بعد میرے لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں کہیں نہ پڑو اور آپس میں حسد نہ کرنے لگو سو وہ اخیر نظر تھی کہ میں نے اس سے حضرت ﷺ کو دیکھا یعنی اس کے بعد پھر مجھ کو حضرت ﷺ کی زیارت نہیں ہوئی کہ حضرت ﷺ بہت جلدی فوت ہو گئے۔

فائدہ: اور وداع کرنا زندوں کا تو ظاہر ہے اس واسطے کہ اس کا سیاق مشعر ہے کہ یہ واقع حضرت ﷺ کی اخیر زندگی میں تھا اور لیکن وداع کرنا مردوں کا سو احتمال ہے کہ ہو مراد صحابی کی ساتھ اس کے بند ہونا زیارت کرنا حضرت ﷺ کی مردوں کے ساتھ بدن مبارک اپنے کے اس واسطے کہ حضرت ﷺ اپنے مرنے کے بعد اگرچہ زندہ ہیں لیکن وہ زندگی اخروی ہے نہیں مشابہ ہے زندگی دنیاوی کو اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ وداع کرنے مردوں کے وہ چیز ہو جو اشارہ کیا ہے طرف اس کی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں بخشش مانگنے کے واسطے اہل بقیع کے اور اس حدیث کی شرح جنائز میں گزر چکی ہے۔(فتح)

۳۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِیْنَا الْمُشْرِكِیْنَ یَوْمَئِذٍ وَّاَجْلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَیْشًا مِّنَ الرُّمَاةِ وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوْا اِنْ رَّاَیْتُمُوْنَا ظَهَرْنَا عَلَیْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوْا وَاِنْ رَّاَیْتُمُوْهُمْ ظَهَرُوْا عَلَیْنَا فَلَا تُعِیْنُوْنَا فَلَمَّا لَقِیْنَا هَرَبُوْا حَتّٰی رَاَیْتُ النِّسَآءَ یَشْتَدِدْنَ فِی الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُوْقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَاَخَذُوْا

۳۷۳۷۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ احد کے دن مشرکوں سے ملے تو حضرت ﷺ نے تیراندازوں کا ایک لشکر پہاڑ کے ناکے پر بٹھایا اور عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا سردار کیا اور ان کو فرمایا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اگر تم ہم کو دیکھو کہ ہم ان پر غالب ہوئے تو تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا جب تک کہ میں تم کو بلا نہ بھیجوں اور تم اگر ان کو دیکھو کہ وہ ہم پر غالب ہیں تو ہماری مدد نہ کرنا جب تک کہ میں تم کو بلا نہ بھیجوں (اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ ہم کو جانور اچک لے جائیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے ان کو ایک جگہ میں کھڑا کیا پھر فرمایا کہ ہماری پشت پر نگاہ رکھو کہ کوئی ہمارے

يَقُوْلُوْنَ الْغَنِيْمَةَ الْغَنِيْمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا تَبْرَحُوْا فَأَبَوْا فَلَمَّا أَبَوْا صُرِفَ وُجُوْهُهُمْ فَأُصِيْبَ سَبْعُوْنَ قَتِيْلًا وَّأَشْرَفَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا تُجِيْبُوْهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ قَالَ لَا تُجِيْبُوْهُ فَقَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قُتِلُوْا فَلَوْ كَانُوْا أَحْيَآءً لَأَجَابُوْا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهٗ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ أَبْقَى اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيْكَ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ اعْلُ هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ أَعْلٰى وَأَجَلُّ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ وَّتَجِدُوْنَ مُثْلَةً لَّمْ اٰمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ.

پیچھے سے پھر نہ آپڑے) سو جب ہم کافروں سے ملے تو وہ بھاگے ان کو شکست ہوئی یہاں تک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ پہاڑ میں دوڑتی ہیں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھائے یعنی تا کہ ان کو جلد بھاگنا آسان ہو اور بھاگنے میں کپڑا نہ اٹکے) اس حال میں کہ ان کی پازیبیں ظاہر ہوئی ہیں سو تیر انداز تا کے والے کہنے لگے کہ لو غنیمت لو غنیمت تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھ کو تاکید کی ہے کہ تم اپنے مکان سے نہ ہٹنا سو اس کے ساتھیوں نے نہ مانا سو جب انہوں نے کہا نہ مانا تو ان کے منہ پھیرے گئے یعنی حیران ہو گئے اور نہ جانا انہوں نے کہ کہاں جائیں سو مسلمانوں میں سے ستر مرد شہید ہوئے سو ابوسفیان (اور وہ کافروں کا رئیس تھا) اونچا ہوا سو اس نے کہا کہ کیا مسلمانوں میں محمد ﷺ زندہ ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا اس کو جواب نہ دو پھر اس نے فرمایا کہ کیا مسلمانوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ زندہ ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو جواب نہ دو پھر اس نے کہا کہ کیا قوم میں عمر رضی اللہ عنہ خطاب کے بیٹے ہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ یہ لوگ مارے گئے اگر زندہ ہوتے تو البتہ جواب دیتے سو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو نہ روک سکے سو کہا کہ تو جھوٹا ہے اے دشمن اللہ کے باقی رکھا ہے اللہ نے واسطے تیرے جو تجھ کو ذلیل کرے ابوسفیان نے کہا کہ بلند ہوا ہے ہبل یعنی تیرا دین غالب ہوا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو جواب دو اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم کیا کہیں فرمایا کہو کہ اللہ ہے بلند تر اور بزرگ تر ابوسفیان نے کہا کہ ہمارے واسطے عزیٰ ہے یعنی ہمارا مددگار ہے اور نہیں عزیٰ مددگار واسطے تمہارے سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کو جواب دو کہا ہم نے کیا کہیں فرمایا کہو اللہ ہے

مددگار ہمارا اور نہیں مددگار تمہارا ابوسفیان نے کہا کہ یہ دن بدلے دن بدر کے ہے اور لڑائی ڈول ہے یعنی کبھی اس کی فتح اور کبھی اس کی اور تم میدان جنگ میں مثلہ شدہ پاؤ گے میں نے اس کا حکم نہیں کیا اور نہ میں اس کو برا جانتا ہوں چنانچہ ہے واقع ہونا اس کا بغیر حکم میرے کے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ غنیمت لو غنیمت لو تو ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ تمہارے ساتھی یعنی مسلمان غالب ہوئے اب تم کیا انتظار کرتے ہو تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم بھول گئے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو فرمایا تھا انہوں نے نہ مانا کہا کہ قسم ہے ہم البتہ لشکر میں جاتے ہیں اور غنیمت پاتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ جب کافروں کو شکست ہوئی اور مسلمانوں نے کافروں کے لشکر میں لوٹ شروع کی تو ناکے والے تیرانداز سب الٹ آئے اور لشکر میں داخل ہو کر لوٹنے لگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی صفیں باہم مل گئیں سو جب ناکا تیراندازوں سے خالی ہوا جس پر وہ متعین تھے تو کفار کے سوار اس ناکے سے مسلمانوں پر آپڑے سو بعض بعض کو مارنے لگے اور باہم مل گئے سو مسلمانوں سے بہت آدمی شہید ہوئے اور مسلمانوں کو شکست ہوئی اور شیطان نے پکارا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے پس یہ ہیں معنی اس آیت کے کہ جب رسول ان کو اپنے عقب میں بلاتے تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ مردوں کے سوا کوئی باقی نہ رہا اور ایک روایت میں ہے کہ بعض اصحاب رضی اللہ عنہم بھاگ کے مدینے چلے گئے اور بعض پہاڑ پر چڑھ گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ میں ثابت رہے لوگوں کو بلاتے اللہ کی طرف بلاتے تو ابن قمیہ کافر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت توڑ ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں زخم کیا پھر تیس مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایذا کو دور کرنے لگے سو طلحہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پردہ کیا سو طلحہ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا ان کا ہاتھ سوکھ گیا اور جو پہاڑ کی طرف بھاگے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ کاش کہ ہمارا کوئی ایلچی ہوتا کہ ہم عبداللہ بن ابی کی طرف کہلا بھیجتے کہ ہمارے واسطے ابوسفیان سے پناہ مانگتا تو انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے قوم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب تو نہیں مرا پس لڑو جس پر وہ لڑے یعنی اللہ کے دین پر اور قصد کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کا تو ایک مرد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیر مارنا چاہا یعنی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پہچانا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں جب لوگوں نے یہ بات سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور پھر آئے اور یہ جو کہا کہ تم مثلہ پاؤ گے تو ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ ہند ابوسفیان کی عورت کافروں کی عورتوں کو اپنے ساتھ لے کر میدان میں لے گئی تو سب مل کر شہیدوں کے ناک کاٹنے لگیں یہاں تک کہ اس نے ایک گٹھا اور

ہار بنایا اور حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چیر کر ان کا جگر نکالا اور اس کو منہ میں چبایا تو اس کو نہ نگل سکی سو اس کو پھینک دیا اور اس حدیث میں اور بھی کوئی فائدے ہیں مرتبہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خاص ہونا دونوں کا ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بایں طور کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن نہیں پہچانتے تھے کسی کو خاص ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے سوائے ان دونوں کے اس واسطے کہ ابو سفیان نے ان دونوں کے سوا اور کسی کا حال نہیں پوچھا کہ جیتا ہے یا مر گیا اور یہ کہ لائق ہے واسطے آدمی کے کہ اللہ کی نعمت کو یاد کرے اور اقرار کرے ساتھ قصور کے ادا کرنے شکر اس کے سے اور اس میں نحوست ہے ارتکاب نہی کی اور یہ کہ اس کا ضرر عام ہوتا ہے اس شخص کو جس سے نہ واقع ہوا ہو جب کہ اللہ نے فرمایا کہ بچو فتنے سے کہ نہ پہنچے ظالموں کو تم میں سے خاص کر اور یہ کہ جو دنیا اختیار کرے اس کی آخرت کو نقصان ہوتا ہے اور اس کو دنیا بھی حاصل نہیں ہوتی اور سمجھا جاتا ہے اس واقعہ سے بچنا اصحاب رضی اللہ عنہم کا ایسا کام پھر کرنے سے اور مبالغہ کرنا فرمانبرداری میں اور بچنا دشمنوں سے جو ظاہر کرتے تھے کہ وہ ان میں سے ہیں اور حالانکہ وہ ان میں سے نہیں اور اس کی طرف اشارہ کیا ہے اس آیت میں یہ دن بدلتے رہتے ہیں ہم ان لوگوں میں یہاں تک کہ کہا کہ تاکہ نکھارے اللہ مسلمانوں کو اور مٹائے کافروں کو اور اللہ نے فرمایا نہیں ہے اللہ کہ چھوڑے تم کو اس چیز پر کہ تم اس پر ہو یہاں تک کہ جدا کرے ناپاک کو پاک سے اور روایت کی ہے ابن ابی حاتم نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مرسل کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر چڑھے تو ابو سفیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہا کہ لڑائی ڈول ہے یعنی آگے تمہاری فتح ہوئی تھی اور اب ہماری پھر سارا قصہ ذکر کیا سو اللہ نے یہ آیت اتاری اگر پہنچا تم کو زخم تو پہنچ چکا ہے کافروں کو زخم مثل اس کی اور یہ دن بدلتے رہتے ہیں ہم ان کو لوگوں میں۔ (فتح)

۳۷۳۸۔ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَآءَ.

۳۷۳۸۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن صبح کو لوگوں نے شراب پی اور یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے تھا پھر مارے گئے شہید ہو کے۔

فائدہ: اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث کہ شراب کا حرام ہونا احد کے بعد تھا۔

۳۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَآئِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ

۳۷۳۹۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس افطار کے وقت کھانا لایا گیا یعنی گوشت روٹی اور وہ روزے دار تھے سو کہا کہ شہید ہوئے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور وہ مجھ سے بہتر تھے کفنائے گئے ایک چادر میں اگر ان کا سر ڈھانکا جاتا تھا تو ان کے پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو ان کا سر کھل جاتا تھا اور شہید

رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ.

ہوئے حمزہ رضی اللہ عنہ اور وہ بھی مجھ سے بہتر تھے یعنی وہ بھی ایک چادر میں کفنائے گئے پھر کشائش ہوئی ہمارے واسطے دنیا سے اس قدر کہ کشائش ہوئی یا کہا کہ ملی ہم کو دنیا اس قدر کہ ملی اور البتہ ہم نے خوف کیا کہ ہماری نیکیوں کا ثواب ہم کو دنیا میں جلد دیا جائے گا پھر رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔

فائدہ: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ایک بڑے جلیل القدر صحابی تھے پہلے مسلمانوں اور مہاجروں میں سے ہیں اور تھے پڑھاتے لوگوں کو پہلے اس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئیں ابن اسحاق نے کہا کہ عمرو بن قمیعہ نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اس نے گمان کیا تھا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سو وہ ان کو مار کر قریش کی طرف پھرا اور کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالا ہے اور یہ جو انہوں نے کہا کہ وہ مجھ سے بہتر تھے تو یہ انہوں نے تواضع کی رو سے کہا اور احتمال ہے کہ ہو وہ چیز کہ قرار پایا اس پر امر فضیلت دینے عشرہ مبشرہ پر اور پر غیر ان کے بہ نسبت اس شخص کے ہے کہ نہ شہید ہوا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور یہ جو کہا کہ پھر کشادہ ہوئی ہم پر دنیا اس قدر کہ کشادہ ہوئی تو اشارہ کیا انہوں نے ساتھ اس کے طرف اس چیز کے کہ کھولی گئی واسطے ان کے فتوحات سے یعنی ملک فتح ہوئے اور غنیمتیں ہاتھ آئیں اور حاصل ہوئے واسطے ان کے اموال اور تھا واسطے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے اس سے حصہ وافر اور یہ جو کہا کہ انہوں نے کھانا چھوڑا تو ایک روایت میں ہے کہ راوی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کھانا نہ کھایا اور اس حدیث میں فضیلت ہے زہد کی اور یہ جو کہ دین میں فاضل ہو اس کو لائق ہے یہ کہ باز رہے دنیا کی بہتات سے تاکہ اس کی نیکیاں کم نہ ہو جائیں اور اسی کی طرف اشارہ کیا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہ ہم کو خوف ہوا کہ ہماری نیکیوں کا ثواب ہم کو دنیا میں دیا گیا ہو اور زیادہ بیان اس کا کتاب الرقاق میں آئے گا کہا ابن بطال نے کہ اس حدیث میں ہے کہ لائق ہے ذکر کرنا سیر صالحین کا اور کمی ان کی کا دنیا میں تاکہ کم ہو رغبت بیچ اس کے اور تھا رونا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا واسطے ڈرنے کے اس سے کہ اگلوں کے ساتھ نہ ملے۔ (فتح)

٣٧٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ.

٣٧٤٠۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے احد کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر میں مارا جاؤں تو کہاں ہوں گا فرمایا بہشت میں تو ڈالیں اس نے کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں پھر لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ جب تک میں یہ کھجوریں کھاؤں گا تب تک ضرور ہے کہ جیتا رہوں اور البتہ یہ زندگی ہے دراز پھر وہ لڑا یہاں تک کہ مارا گیا اور اس حدیث میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر اصحاب رضی اللہ عنہم محبت کرنے اسلام کی سے اور رغبت کرنے سے شہادت میں واسطے چاہنے رضامندی اللہ کے۔ (فتح)

٣٧٤١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ وَمِنَّا مَنْ مَّضٰى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُّصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَّمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهٗ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَأْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلِهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوْا عَلٰى رِجْلِهٖ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ قَدْ أَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

٣٧٤١۔ خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اللہ سے رضا مندی چاہنے کو سو واجب ہوا ہمارا ثواب اللہ پر سو ہم میں سے بعض وہ شخص ہے جو فوت ہو گیا اور اپنے ثواب سے کچھ نہ کھایا یعنی مال غنیمت سے کچھ حصہ نہ پایا اور دنیا کے مال سے فائدہ نہ اٹھایا ان میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے کہ احد کے دن شہید ہوئے نہ چھوڑا انہوں نے مال دنیا سے کچھ چیز مگر کہ ایک چادر کہ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانکتے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے تھے اور جب اس سے ان کے پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو ان کا سر کھل جاتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فرمایا کہ اس سے ان کا سر ڈھانکو اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دو اور بعض ہم میں سے وہ ہیں کہ ان کا پھل پکا سو وہ ان کو چنتے تھے یعنی انہوں نے دنیا کے مال سے خوب فائدہ اٹھایا۔

فائدہ: اس کی شرح جنائز میں گزر چکی ہے۔

٣٧٤٢۔ أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ أَشْهَدَنِيَ اللّٰهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أُجِدُّ فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

٣٧٤٢۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا چچا یعنی انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر میں حاضر نہ ہوئے تو انہوں نے کہا افسوس کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جنگ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر نہ ہوا اگر اللہ نے مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر کیا تو البتہ اللہ دیکھے گا جو میں لڑائی میں مبالغہ کروں گا سو وہ احد کے دن کافروں سے ملے سو مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انہوں نے کہا کہ الٰہی میں عذر کرتا ہوں تیرے آگے اس چیز

إِنِّيْ أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَآءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِيْنَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَآءَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ يَا سَعْدُ إِنِّيْ أَجِدُ رِيْحَ الْجَنَّةِ دُوْنَ أُحُدٍ فَمَضٰى فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتّٰى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَّضَرْبَةٍ وَّرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ.

سے کہ انہوں نے کی یعنی مسلمانوں نے یعنی ان کے بھاگنے سے اور میں بیزاری ظاہر کرتا ہوں تیرے آگے اس چیز سے کہ اس کو مشرکین لائے سو اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملے سو کہا کہ کہاں جاتے ہو اے سعد بے شک میں پاتا ہوں بہشت کی خوشبو پاس احد کے سو جنگ میں گئے اور شہید ہوئے سو نہ پہچانا گیا یہاں تک کہ اس کی بہن نے ان کو پہچانا تل سے یا انگلی کے پوروں سے اور ان کے بدن میں اسی سے اوپر زخم تھے نیزے سے اور وار تلوار سے اور مارنے تیر کے سے۔

فائدہ: یہ جو انہوں نے کہا کہ میں بہشت کی خوشبو پاتا ہوں تو احتمال ہے کہ یہ حقیقت پر ہو بایں طور کہ سونگھی ہو انہوں نے خوشبو زیادہ اس چیز سے کہ معلوم ہے سو انہوں نے معلوم کیا کہ وہ بہشت کی خوشبو ہے اور احتمال ہے کہ بولا ہو اس کو باعتبار اس چیز کے کہ نزدیک ان کے تھی یقین سے یہاں تک کہ جو چیز ان سے غائب تھی وہ اس کو بجائے محسوس کے ہوگئی اور معنی یہ ہے کہ میں جس جگہ میں لڑتا ہوں وہ مجھ کو بہشت میں لے جائے گی اور دلالت کی اس حدیث نے اوپر نہایت دلاوری انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے اس طور سے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے باوجود ثابت رہنے کے دن احد کے نہ جرأت کی اس چیز پر کہ کی انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے ان کو پایا تو مشرکوں نے ان کے ناک کان کاٹ ڈالے تھے انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم دیکھتے تھے کہ اتری یہ آیت ان کے حق میں اور ان کے ساتھیوں کے حق میں ایمان والوں میں سے کتنے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا انہوں نے جو قول کیا تھا اللہ سے پس کوئی ان میں سے ہے کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ یعنی شہید ہوا اور کوئی ان میں سے راہ دیکھتا ہے اور ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ یہ آیت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے حق میں اتری اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے شدت کو لینا جہاد میں اور خرچ کرنا مرد کا اپنی جان کو بیچ طلب کرنے شہادت کے اور پورا کرنا عہد کو۔ (فتح)

٣٧٤٣۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فَقَدْتُ آيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ

٣٧٤٣۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے گم کی ایک آیت سورہ احزاب کی جب کہ ہم نے قرآن کو نقل کیا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا کہ اس کو پڑھتے تھے تو ہم نے اس کو تلاش کیا سو ہم نے اس کو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پایا کہ ایمان والوں میں سے بعض ایسے مرد ہیں جنہوں

كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ﴾ فَأَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ.

نے سچ کر دکھایا جو قول کیا تھا اللہ سے سو ان میں سے کوئی اپنا قرار پورا کر چکا ہے اور کوئی انتظار کرتا ہے سو ہم نے اس کو اس کی سورت میں قرآن میں ملایا۔

فائدہ: اس کی شرح فضائل قرآن میں آئے گی۔

۳۷۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُحُدٍ رَّجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ خَرَجَ مَعَهٗ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُوْلُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُوْلُ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا﴾ وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ.

۳۷۴۴۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کی طرف نکلے تو پلٹ آئے کچھ لوگ ان لوگوں میں سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے یعنی عبداللہ بن ابی رئیس منافقوں کا اور اس کے ساتھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم دو گروہ ہوئے یعنی ان لوگوں کے حکم میں جو عبداللہ بن ابی کے ساتھ پھرے ایک گروہ کہتے تھے کہ ہم ان سے لڑتے ہیں اور ایک گروہ کہتے تھے کہ ہم ان سے نہیں لڑتے پس یہ آیت اتری سو کیا حال ہے تمہارا اے مسلمانوں منافقوں کے حق میں دو گروہ رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا ہے ان کو طرف کفر کی بسبب اس کے کہ انہوں نے کمایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ گناہوں کو دور کر ڈالتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکالتی ہے۔

فائدہ: جو لوگ کہ جنگ احد کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سے پھر آئے تھے وہ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافقین تھے اور یہ موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں صریح آ چکا ہے جیسا کہ انہوں نے مغازی میں روایت کی ہے اور یہ کہ عبداللہ بن ابی کی رائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق تھی اس امر میں کہ مدینے میں ٹھہریں میدان میں نکل کر نہ لڑیں سو جب اس کے سوا اور لوگوں نے نکلنے کی طرف اشارہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کہا مانا اور جنگ کے واسطے باہر نکلے تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کہا مانا اور ہمارا کہا نہیں مانا ہم اپنی جانیں

کس چیز پر قتل کریں سو تہائی آدمیوں کو ساتھ لے کر پھرا اور یہ جو کہا کہ یہ آیت اتری تو صحیح اس کی شان نزول میں یہی قول ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت انصار کے حق میں اتری حضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ کون ہے واسطے میرے جو بدلہ لائے اس شخص سے جس نے مجھ کو ایذا دی پس ذکر کیا جھگڑا اسعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھنے کے قصے میں بیان ہوا ہے۔ (فتح)

بَابٌ ﴿إِذْ هَمَّتْ طَآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾.

باب ہے بیچ تفسیر اس آیت کے کہ جب قصد کیا دو فرقوں نے تم میں سے کہ بزدلی کریں اور اللہ مددگار تھا ان کا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کریں مسلمان۔

فائدہ: فشل کے معنی ہیں نامردی اور بعض کہتے ہیں فشل رائے میں عجز ہے اور بدن میں تھکنا ہے اور لڑائی میں نامردی کرنا۔

٣٧٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا ﴿إِذْ هَمَّتْ طَآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَنْ تَفْشَلَا﴾ بَنِيْ سَلِمَةَ وَبَنِيْ حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ ﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾.

٣٧٤٥۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ہماری قوم بنی سلمہ اور بنی حارثہ کے حق میں اتری کہ جب قصد کیا دو گروہوں نے تم میں سے یہ کہ نامردی کریں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ نہ اتری ہوتی اور حالانکہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تمہارا مددگار ہے۔

فائدہ: یعنی اگرچہ ظاہر اس آیت کا پستی ہے واسطے ان کے لیکن اس کی اخیر میں نہایت شرف ہے واسطے ان کے ابن اسحاق نے کہا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا یعنی دور کرنے والا ہے ان سے جو قصد کیا انہوں نے بزدلی کا اس واسطے کہ تھا یہ شیطان کے وسوسے سے بغیر قصد کے اس سے۔ (فتح)

٣٧٤٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِيْ تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ

٣٧٤٦۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے جابر رضی اللہ عنہ کیا تم نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کیا ہے وہ عورت اے جابر رضی اللہ عنہ کنواری ہے یا بیوہ میں نے کہا کنواری نہیں بلکہ بیوہ ہے فرمایا کہ تو نے کواری سے نکاح کیوں نہ کیا کہ وہ تجھ سے کھیلتی میں نے کہا یا حضرت ﷺ بے شک میرا باپ جنگ احد کے دن شہید ہوا اور انہوں نے نو بیٹیاں چھوڑیں جو میری نو بہنیں ہیں سو میں

أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصَبْتَ.

نے برا جانا کہ جمع کروں ساتھ ان کے لڑکی نادان کو مثل ان کی لیکن میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان کو کنگھی کرے اور ان کی کار سازی کرے فرمایا تیری سوچ ٹھیک ہے۔

فائدہ: یعنی میں نے چاہا کہ کوئی عورت تجربہ کار کروں جو ان کی کار سازی کرے نہ ایسی عورت جو ان کی طرح نادان ناتجربہ کار ہو اور یہ جو کہا کہ نو لڑکیاں تو ایک روایت میں ہے کہ چھ لڑکیاں چھوڑیں شاید تین لڑکیاں بیاہی ہوئی تھیں یا بالعکس۔ (فتح)

٣٧٤٧۔ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِزَازُ النَّخْلِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِيْ قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَآءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى أَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَّالِدِيْ أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضٰى أَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا أَرْجِعَ إِلٰى أَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ

٣٧٤٧۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا باپ احد کے دن شہید ہوا اور ان پر بہت قرض ہے اور پیچھے ان کے چھ لڑکیاں ہیں سو جب کھجوروں کا پھل کاٹنے کا وقت پہنچا تو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو میں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ میرا والد احد کے دن شہید ہوا اور ان پر بہت قرض ہے اور میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں (تو شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لحاظ سے کچھ قرض چھوڑیں) فرمایا جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کرو میں نے علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگائے پھر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا سو جب انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو گویا کہ انہوں نے اس گھڑی مجھ سے ضد کی اور تقاضے میں سختی کی سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جو کرتے ہیں یعنی سختی تقاضے کی سے تو سب سے بڑے ڈھیر کے گرد گھومے تین بار پھر اس پر بیٹھ گئے فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ سو ہمیشہ ان کو تول تول کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے باپ کا قرض ادا کیا اور میں راضی تھا کہ اللہ میرے باپ کا قرض ادا کرے اور نہ پھروں میں اپنی بہنوں کی طرف ساتھ ایک کھجور کے یعنی اگرچہ ایک کھجور بھی باقی نہ

الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى إِنِّىْ أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً.

رہتی سو اللہ نے سب ڈھیروں کا سلامت رکھا یہاں تک کہ میں دیکھتا ہوں اس ڈھیر کو جس پر حضرت ﷺ بیٹھے تھے کہ اس میں سے ایک کھجور کم نہ ہوئی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح نکاح میں آئے گی اور غرض وارد کرنے اس کی سے اس جگہ یہ ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ جابر رضی اللہ عنہ کا باپ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے اور ترمذی میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ مجھ سے ملے سو فرمایا مجھ کو کیا ہے کہ میں تجھ کو شکستہ دل دیکھتا ہوں میں نے کہا یا حضرت ﷺ میرے باپ احد میں شہید ہوئے اور ان پر قرض ہے اور پیچھے ان کا عیال ہے حضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھ کو بشارت نہ دوں کہ بے شک اللہ تیرے باپ سے ملا سو اللہ نے فرمایا کہ تجھ کو کسی چیز کی تمنا ہے اس نے کہا یہ تمنا ہے کہ تو مجھ کو زندہ کر کہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں اور اتری یہ آیت کہ نہ گمان کر ان لوگوں کو کہ اللہ کی راہ میں مارے گئے مردے بلکہ وہ زندہ ہیں آخر تک۔ (فتح)

۳۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

۳۷۴۸۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے احد کے دن حضرت ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ دو مرد تھے جو آپ ﷺ کی طرف سے لڑتے تھے سخت لڑنا ان پر سفید کپڑے تھے میں نے ان کو نہ اس دن سے پہلے دیکھا اور نہ پیچھے۔

فائدہ: مسلم میں ہے کہ وہ دونوں فرشتے تھے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام۔

۳۷۴۹۔ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِىُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِىْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ نَثَلَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِىْ وَأُمِّىْ.

۳۷۴۹۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت ﷺ نے احد کے دن اپنے ترکش سے میرے آگے تیر ڈالے اور کہا کہ اے سعد رضی اللہ عنہ تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

۳۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

۳۷۵۰۔ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے احد

يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو مجھ پر قربان کیا۔

٣٧٥١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيْدُ حِيْنَ قَالَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ وَهُوَ يُقَاتِلُ.

٣٧٥١۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو مجھ پر قربان کیا یعنی جب کہ کہا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں اور حالانکہ سعد رضی اللہ عنہ لڑتے تھے۔

فائدہ: اور نزدیک حاکم کے واسطے اس قصے کے بیان ہے سبب کا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن لوگوں کو شکست ہوئی سو میں ایک طرف ہوا میں نے کہا کہ میں اپنی جان بچاتا ہوں سو یا تو میں بچ رہوں گا یا شہید ہوں گا سو ناگہاں میں نے دیکھا ایک مرد ہے چہرہ اس کا سرخ ہے اور قریب ہے کہ مشرک ان پر غالب ہوں سو انہوں نے ہاتھ میں کنکریاں لے کر ان کو ماریں تو اچانک میں نے دیکھا کہ میرے اور ان کے درمیان مقداد رضی اللہ عنہ ہے سو میں نے چاہا کہ مقداد رضی اللہ عنہ سے پوچھوں کہ یہ مرد کون ہے سو اس نے مجھ سے کہا کہ اے سعد رضی اللہ عنہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو بلاتے ہیں سو میں اٹھ کھڑا ہوا جیسے مجھ کو کچھ تکلیف نہیں پہنچی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے آگے بٹھایا سو میں تیر مارنے لگا۔ (فتح)

٣٧٥٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ.

٣٧٥٢۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے حق میں فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں سوائے سعد رضی اللہ عنہ کے۔

٣٧٥٣۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ

٣٧٥٣۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے حق میں فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں مگر واسطے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے سو بے شک میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جنگ احد کے دن فرماتے تھے اے سعد رضی اللہ عنہ تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

۳۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ زَعَمَ أَبُوْ عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيْهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا.

۳۷۵۴۔ ابو عثمان سے روایت ہے کہ نہ باقی رہا ساتھ حضرت ﷺ کے بعض ان دنوں میں جن میں آپ ﷺ لڑے کوئی سوائے طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ کے بیان کیا ابو عثمان نے ان دونوں کی حدیثوں سے۔

فائدہ: اور یہ معارض ہے باب کی پانچویں حدیث کو جو عنقریب گزر چکی ہے کہ مقداد رضی اللہ عنہ تھے ان لوگوں میں جو جنگ احد کے دن آپ ﷺ کے ساتھ باقی رہے لیکن احتمال ہے کہ مقداد رضی اللہ عنہ اس شکست کے بعد حاضر ہوئے ہوں پس تحقیق روایت کی ہے مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ اکیلے ہوئے حضرت ﷺ دن احد کے ساتھ سات انصاریوں کے اور دو قریشیوں کے سو شاید مراد ساتھ دو مردوں کے طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ ہیں اور شاید مراد حصر کی جو باب کی حدیث میں ہے تخصیص اس کی ہے ساتھ مہاجرین کے سو گویا کہ اس نے کہا کہ نہ باقی رہا ساتھ آپ ﷺ کے مہاجرین میں سے کوئی سوائے ان دونوں کے اور متعین ہوا محمول کرنا اس کا اس پر جو میں نے تاویل کی اور یہ کہ اختلاف باعتبار اختلاف احوال کے ہے اور یہ کہ وہ جدا جدا ہوئے لڑائی میں سو جب واقع ہوئی شکست ان لوگوں میں جو بھاگے اور شیطان نے پکارا کہ محمد ﷺ مارے گئے تو ہر شخص ان میں سے اپنی جان کے بچانے میں مشغول ہوا جیسا کہ سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے پھر ان کو جلدی معلوم ہو گیا کہ حضرت ﷺ زندہ ہیں سو رجوع کیا طرف آپ ﷺ کی لوگوں نے بعد ایک دوسرے کے پھر اس کے بعد ان کو حضرت ﷺ نے لڑائی کی طرف بلایا سو لوگ لڑائی میں مشغول ہوئے اور روایت کی ہے ابن اسحاق نے ساتھ اسناد حسن کے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہ جنگ احد میں تیر انداز غنیمت کی طرف جھکے یعنی جو تیر انداز کہ ناکے پر متعین تھے سو جب ناکا خالی ہو گیا تو کافر ادھر سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور شیطان نے پکارا کہ محمد ﷺ مارے گئے سو ہم الٹے بھاگے اور کافر ہم پر الٹ پڑے اور بیہقی وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ احد کے دن لوگ حضرت ﷺ سے جدا جدا ہوئے اور باقی رہے ساتھ آپ ﷺ کے بارہ انصاری اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور وہ مانند حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہے لیکن اس میں چار کی زیادتی ہے سو شاید وہ لوگ پیچھے آئے تھے اور محمد بن سعد کے نزدیک ہے کہ ثابت رہے ساتھ حضرت ﷺ کے چودہ آدمی سات مہاجرین میں سے تھے اور سات انصار میں سے اور تطبیق درمیان اس کے اور حدیث باب کی یہ ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ ان کے بعد آئے تھے جیسا کہ اس حدیث میں ہے جو میں نے پانچویں حدیث کے تحت پہلے بیان کی ہے اور یہ کہ انصاری مذکور شہید ہوئے جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اس واسطے کہ اس میں مسلم کے نزدیک ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ کافروں کو

ہمارے اوپر سے ہٹائے اور وہ بہشت میں میرا رفیق ہے سو اٹھ کھڑے ہوئے انصار میں سے ایک مرد پس ذکر کیا اس نے کہ جو انصاری مذکور ہیں وہ سب مارے گئے اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی باقی نہ رہا پھر ان کے بعد آیا جو آیا اور اسی طرح مقداد رضی اللہ عنہ پس احتمال ہے کہ بدستور لڑائی میں مشغول رہے ہوں۔ (فتح)

٣٧٥٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ.

٣٧٥٥۔ سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا میں نے کسی کو ان میں سے نہیں سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتا ہو مگر میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ احد کے دن کی حدیث بیان کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جہاد میں گزر چکی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ احد کے دن طلحہ رضی اللہ عنہ دو زرہیں تلے اوپر پہنے تھے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بیٹھے یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر چڑھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر بہشت واجب کی۔ (فتح)

٣٧٥٦۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

٣٧٥٦۔ قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ شل کہ انہوں نے احد کے دن اس کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا۔

فائدہ: واقع ہوا ہے بیان اس کا نزدیک حاکم کے اکلیل میں موسیٰ بن طلحہ کے طریق سے کہ جنگ احد کے دن طلحہ رضی اللہ عنہ کو انتالیس زخم لگے اور کٹ گئی ان کی انگلی شہادت اور اس کے پاس والی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ جنگ احد کا ذکر کرتے تھے تو کہتے تھے کہ وہ سارا دن طلحہ رضی اللہ عنہ کے واسطے تھا اور سب سے پہلے پہل میں پھرا سو میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑتا ہے سو میں نے کہا کہ اللہ کرے تم طلحہ رضی اللہ عنہ ہو اور اگر وہ نہیں تو کوئی اور مرد میری قوم سے ہو اور میرے اور ان کے درمیان ایک مرد مشرک تھا سو ناگہاں میں نے دیکھا کہ وہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تھے پھر ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے سو فرمایا کہ تم دونوں اپنے ساتھی کی خبر لو یعنی طلحہ رضی اللہ عنہ کی سو ہم نے دیکھا کہ ان کی انگلی کٹ گئی سو ہم نے اس کے حال کو درست کیا اور نسائی میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ مشرکوں نے حضرت ﷺ کو گھیرا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو کافروں کو ہم سے ہٹائے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں پس ذکر کیا قتل ہونا ان لوگوں کا جو دونوں کے ساتھ تھے انصار میں سے پھر لڑائی کی طلحہ رضی اللہ عنہ نے مانند لڑنے گیارہ مردوں کے یہاں تک کہ ان کی انگلی کٹ گئی حضرت ﷺ نے کہا کہ اگر تم بسم اللہ کہتے تو البتہ تم کو فرشتے آسمان کی طرف اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے پھر اللہ نے مشرکوں کو دور کیا۔ (فتح)

۳۷۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَّهُ وَكَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَّامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَّكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِّنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْثُرْهَا لِأَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ أَبُوْ طَلْحَةَ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّأُمَّ سُلَيْمٍ وَّإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَّدَيْ أَبِيْ طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا.

۳۷۵۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو بعض صحابہ حضرت ﷺ کے پاس سے بھاگے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے آگے کھڑے تھے اپنی ڈھال سے حضرت ﷺ کو پردہ کیے تھے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مرد تیر انداز سخت کمان کھینچنے والے تھے اس دن انہوں نے دو یا تین کمانیں توڑیں اور کوئی مرد گزرتا تھا اس کے ساتھ تیروں کا تھیلا ہوتا تھا تو حضرت ﷺ فرماتے تھے کہ تیروں کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے آگے ڈال دے انس رضی اللہ عنہ نے کہا اور حضرت ﷺ قوم کفار کی طرف جھانکتے تھے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں مت جھانکیں آپ ﷺ کو کافروں کا کوئی تیر نہ لگ جائے میں اپنی جان آپ ﷺ پر قربان کرتا ہوں اور البتہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور بے شک وہ دونوں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھائے ہیں میں ان کی پازیبیں دیکھتا ہوں دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیں بھر کر لاتی ہیں اور مسلمانوں کو پلاتی ہیں پھر پلٹ جاتی ہیں اور پھر مشکیں بھر کر لاتی ہیں اور لوگوں کو پلاتی ہیں اور البتہ گر پڑی تلوار ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین بار۔

فائدہ: مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اونگھ سے پس معلوم ہوا اس سے سبب گرنے تلوار کے کا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے

ہاتھ سے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے احد کے دن سر اٹھا کر دیکھا سو نہ تھا کوئی مسلمانوں سے کوئی مگر وہ اپنی ڈھال کے تلے جھکتا تھا اونگھ سے اور یہی مراد ہے اس آیت میں اذ یغشا کم النعاس امنة منہ یعنی جس وقت کہ ڈال دی تم پر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کو۔ (فتح)

۳۷۵۸۔ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَصَرَخَ إِبْلِيْسُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِيْ أَبِيْ قَالَ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿بَصُرْتُ﴾ عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِيْرَةِ فِي الْأَمْرِ وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ.

۳۷۵۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو کافروں کو شکست ہوئی تو شیطان نے اس پر اللہ کی لعنت پکارا اے اللہ کے بندو یعنی اے مسلمانوں اپنی پچھلی طرف سے بچو تو اگلے پلٹ آئے تو اگلے پچھلے مسلمان ایک دوسرے سے لڑنے لگے یعنی دونوں لشکروں کے باہم ملنے کے سبب سے ایک کو دوسرے کی تمیز اور پہچان نہ رہی مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے اور ایک دوسرے کو دشمن گمان کرتے تھے سو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نظر کی تو ناگہاں انہوں نے اپنے باپ یمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ مسلمان ان کو مار ڈالتے ہیں سو انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے بندو یعنی مسلمانو! میرا باپ ہے سو قسم ہے اللہ کی مسلمان اس سے باز نہ آئے یہاں تک کہ ان کو مار ڈالا یعنی مسلمانوں نے ان کو نہ پہچانا دشمن جان کر مار ڈالا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تم کو بخشے اے مسلمانو! کہا عروہ رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اللہ کی ہمیشہ رہی حذیفہ رضی اللہ عنہ میں بقیہ نیکی یعنی دعا اور استغفار سے واسطے قاتل باپ اپنے کے یہاں تک کہ اللہ سے ملے یعنی مرتے دم تک بصرت کے معنی ہیں علمت یعنی میں نے جانا مشتق ہے بصیرۃ فی الامر سے اور ابصرت مشتق ہے بصر العین سے یعنی میں نے آنکھ سے دیکھا اور بعض کہتے ہیں کہ بصرت اور ابصرت دونوں کے معنی ایک ہیں۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اخراکم یعنی اپنی پچھلی طرف سے بچو تو یہ ایک کلمہ ہے کہ کہا جاتا ہے واسطے اس شخص کے جس کو ڈر ہو کہ لڑائی کے وقت کوئی اس کے پیچھے نہ آپڑے اور تھا یہ اس وقت جب کہ تیر اندازوں نے اپنی جگہ چھوڑی اور

غنیمت کے واسطے کافروں کے لشکر میں داخل ہوئے اور یہ جو کہا کہ پلٹ آئے اگلے اور اگلے پچھلے باہم مل گئے یعنی اور گمان کرتے تھے کہ وہ دشمن سے ہیں اور پہلے گزر چکا ہے یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے جو احمد اور حاکم نے روایت کی ہے اور یہ کہ جب وہ پھرے تو مشرکوں سے باہم مخلوط ہوئے اور دونوں لشکر آپس میں مل گئے اس واسطے کہ ایک دوسرے کی پہچان تمیز نہ رہی پس واقع ہوا قتل مسلمانوں میں بعض سے بعض پر یعنی مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو مارنے لگے اور یہ جو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا باپ میرا باپ تو ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے باپ یمان رضی اللہ عنہ اور ثابت بن وقش رضی اللہ عنہ دونوں بڑے بوڑھے تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ چھوڑا تو دونوں نے باہم ذکر کیا اور شہادت میں رغبت کی سو دونوں تلوار لے کر مسلمانوں سے جا ملے بعد شکست کے سو مسلمانوں نے دونوں کو نہ پہچانا پس اسی طرح ثابت رضی اللہ عنہ قتل کیا ان کو کافروں نے اور لیکن یمان رضی اللہ عنہ سو مسلمانوں کی تلواریں ان پر جا ملیں سو قتل کیا ان کو بغیر پہچان کے ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے میرے باپ کو مار ڈالا مسلمانوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم نے ان کو نہیں پہچانا اور انہوں نے سچ کہا سو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تم کو بخشے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اس کی دیت دیں سو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی دیت مسلمانوں سے معاف کر دی تو اس کے سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کی نیکی زیادہ ہوئی۔ (فتح)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جن لوگوں نے منہ پھیرا تم میں سے جس دن کہ ملیں دونوں فوجیں یعنی مسلمان اور کافر سو ان کو ڈگمگایا شیطان نے کچھ ان کے گناہ کی شامت سے اور ان کو بخش چکا اللہ تو وہ اللہ بخشنے والا تحمل رکھتا ہے۔

فائدہ: اتفاق ہے اہل علم کا اس پر کہ مراد اس جگہ اس کی دن احد کا ہے اور غافل ہوا وہ شخص کہ جس نے کہا کہ وہ دن بدر کا ہے اس واسطے کہ اس میں کسی مسلمان نے پیٹھ نہیں پھیری ہاں مراد اس آیت کی ﴿وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ﴾ اور حالانکہ یہ آیت سورہ انفال میں ہے دن بدر کا ہے اور نہیں لازم ہے کہ یہ جس جگہ دونوں فوجیں باہم ملیں وہاں بدر کا دن مراد ہو اور یہ جو کہا ﴿بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا﴾ تو ابن تین نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ شیطان نے ان کو ان کے گناہ یاد دلائے سو برا جانا انہوں نے پہلے توبہ سے اور نہ مکروہ جانا انہوں نے اس کو عناد سے اور نہ نفاق سے سو اللہ نے ان کو ان کا گناہ بخش دیا میں کہتا ہوں کہ ابن تین کا قول متعین نہیں پس احتمال ہے کہ بھاگے ہوں نامردی سے اور جینے کی محبت سے نہ عناد سے اور نہ نفاق سے پھر توبہ کی سو اللہ نے ان کو بخش دیا۔ (فتح)

۳۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَآءِ الْقُعُوْدُ قَالُوْا هٰؤُلَآءِ قُرَيْشٌ قَالَ مَنِ الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّيْ سَآئِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِيْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِيْ عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَمَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ.

۳۷۵۹۔ عثمان بن موہب سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا اس نے خانے کعبے کا حج کیا سو اس نے کچھ لوگ بیٹھے دیکھے سو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ بوڑھا مرد کون ہے لوگوں نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما سو وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ میں تجھ سے کچھ پوچھتا ہوں کیا تم مجھ کو اس کا جواب بتلاتے ہو کہا میں قسم دیتا ہوں تجھ کو اس گھر یعنی خانے کعبے کی عزت کی کیا تو جانتا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں پھر اس نے کہا کہ تھے تم جانتے کہ وہ جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ وہ بیعت رضوان میں حاضر نہ ہوئے انہوں نے کہا ہاں سو اس مرد نے کہا اللہ اکبر یعنی اس نے تعجب کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایسی خیر کی جگہوں میں حاضر نہ ہوئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آمیں تجھ کو خبر دوں اور بیان کروں واسطے تیرے حال اس چیز کا جو تو نے مجھ سے پوچھی لیکن بھاگنا ان کا دن جنگ احد کے سو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے ان سے معاف کر دیا ہے اور لیکن نہ حاضر ہونا ان کا بدر میں سو اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ بے شک تجھ کو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہے غنیمت کے مال کا ان لوگوں سے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے یعنی تم ہمارے ساتھ نہ چلو ان کی تیمار داری کرو بے شک تم کو ایک مرد کے برابر ثواب آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں ملے گا اور لیکن نہ حاضر ہونا ان کا بیعت رضوان میں سو اس کا سبب یہ ہے کہ مکے میں کوئی مرد عثمان رضی اللہ عنہما سے زیادہ عزیز ہوتا تو البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس کو عثمان رضی اللہ عنہ کے بدلے بھیجتے یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی کے میں قرابت اور عزت زیادہ تھی اس واسطے ان کو کے میں بھیجا کہ تا اہل مکہ کو جا کر خبر دیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف عمرہ کرنے کے واسطے آئے ہیں لڑنے کو نہیں آئے اور جب عثمان رضی اللہ عنہ مکے میں چلے گئے تو بیعت رضوان ان کے بعد ہوئی یعنی تو وہ اس میں بھی معذور ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے وقت اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے سو اس کو اپنے بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے کہا کہ اس حدیث کو اب اپنے ساتھ لے جا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مناقب عثمان رضی اللہ عنہ میں گزر چکی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے قسم کھانا خانہ کعبہ کی عزت کی اس واسطے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر انکار نہیں کیا۔

بَابٌ ﴿إِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوُوْنَ عَلٰى أَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْ أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ ﴿تُصْعِدُوْنَ﴾ تَذْهَبُوْنَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جب تم پڑے جاتے تھے اور پیچھے نہ دیکھتے تھے کسی کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارتے تھے تم کو عقب سے پس بدلہ دیا تم کو غم اوپر غم کے یہ نصیحت دینے اس واسطے تا کہ تم غم نہ کھاؤ جو ہاتھ سے جائے اور جو سامنے آئے اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کام کی اور صعد کے معنی ہیں چڑھنا بلند ہونا۔ اور اصعد کے معنی ہیں جانا یعنی ثلاثی اور رباعی میں فرق ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ غم اوپر غم تو مجاہد سے روایت ہے کہ تھا پہلا غم جب کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے شیطان کی آواز سنی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے اور دوسرا غم جب کہ جمع ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بعد لڑائی کے اور چڑھے پہاڑ پر اور یاد کیا ان لوگوں کو جو ان میں سے شہید ہوئے تھے پس غمناک ہوئے اور یہ جو فرمایا ''تا کہ غم نہ کھاؤ'' اس پر جو ہاتھ سے جائے یعنی مال غنیمت سے اور نہ اس پر جو تم کو پہنچے زخم سے اور تمہارے بھائیوں کے مارے جانے سے اور روایت کی طبری نے سری کی طریق سے مانند اس کی لیکن اس میں یہ ہے کہ پہلا غم غنیمت کا نہ ہاتھ آنا ہے اور دوسرا غم زخموں کا لگنا ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب پہاڑ پر چڑھے تو ابوسفیان سوار لے کر سامنے آیا تو ان کو اپنے بھائیوں کے

قتل ہونے کا غم سب بھول گیا اور مشغول ہوئے ساتھ ہٹانے مشرکوں کے۔ (فتح)

۳۷۶۰۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَّأَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْ أُخْرَاهُمْ.

۳۷۶۰۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو پیادوں پر سوار کیا سو سامنے آئے بھاگتے سو یہی مراد ہے اس آیت میں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بلاتے تھے تمہارے عقب سے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

بَابٌ ﴿ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْ أَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَا هُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ پھر اتارا تم پر بعد غم کے اونگھ کو کہ ڈھانکتی تھی تم میں بعض کو اور بعض کو فکر پڑا تھا اپنے جی میں خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام ہے اللہ کے ہاتھ اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تجھ سے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر کچھ کام ہوتا ہمارے ہاتھ میں تو ہم مارے نہ جاتے اس جگہ تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں تو البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارا جانا اپنے مرنے کی جگہ میں اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات۔

۳۷۶۱۔ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتّٰى سَقَطَ

۳۷۶۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تھا میں ان لوگوں میں جن کو اونگھ نے ڈھانکا احد کے دن یہاں تک کہ میری تلوار کئی دفعہ میرے ہاتھ سے گر پڑتی تھی اور میں اس کو لیتا تھا اور گرتی تھی اور میں اس کو لیتا تھا۔

سَیْفِیْ مِنْ یَدِیْ مِرَارًا یَسْقُطُ وَاٰخُذُہٗ وَیَسْقُطُ فَاٰخُذُہٗ.

فائدہ: اس کی شرح عنقریب گزر چکی ہے ابن اسحاق نے کہا کہ اتارا اللہ نے اونگھ کو واسطے امن اہل یقین کے سو وہ جو سوتے تھے ان کو کچھ ڈر نہ تھا اور جن کو اپنے جی کا فکر پڑا تھا وہ منافق تھے ان کو اپنی جان کا نہایت خوف تھا۔ (فتح)

بَابٌ ﴿لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْہِمْ اَوْ یُعَذِّبَہُمْ فَاِنَّہُمْ ظَالِمُوْنَ﴾.

باب ہے بیان میں شان نزول اس آیت کے کہ تیرا اختیار کچھ نہیں یا توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب کرے کہ وہ ناحق پر ہیں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس باب میں دو سبب ذکر کیے ہیں اور احتمال ہے کہ دونوں میں اتری ہو کہ وہ دونوں سبب ایک قصے میں تھے اور اس کا ایک سبب اور بھی ہے جو باب کے اخیر میں ذکر ہوگا۔ (فتح)

قَالَ حُمَیْدٌ وَّثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ شُجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِیَّہُمْ فَنَزَلَتْ ﴿لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ﴾.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر زخمی ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں کر بھلا ہوگا اس قوم کا جنہوں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سر زخمی کیا سو یہ آیت اتری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں۔

فائدہ: حمید کی یہ حدیث بہت دراز ہے ذکر کیا ہے اس کو ابن اسحاق نے مغازی میں اور اس میں ہے کہ جنگ احد کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت توڑا گیا اور چہرہ زخمی ہوا سو خون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر بہنے لگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے سے خون کو پونچھنے لگے اور فرماتے تھے کہ کس طرح بھلا ہوگا اس قوم کا جنہوں نے اپنے پیغمبر کا چہرہ خون آلود کیا اور حالانکہ وہ ان کے سید ہیں راہ پر بلاتے ہیں سو اللہ نے یہ آیت اتاری اور ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی طرح ہے اور ذکر کیا ابن ہشام نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نیچے کا دانت توڑا تھا اور نیچے کی لب زخمی کی تھی اور یہ کہ عبداللہ بن شہاب زہری نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زخمی کیا تھا اور عبداللہ قمیہ نے آپ کے رخسار کو زخمی کیا تھا سو خود کے دو حلقے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار میں گھس گئے اور یہ کہ مالک بن سنان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے لہو چوسا پھر اس کو نگل گئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ کو آگ ہرگز نہ لگے گی یعنی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور طبرانی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا کہ احد کے دن عبداللہ بن قمیہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارا سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زخمی کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت توڑا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تجھ کو خوار اور ذلیل کرے سو اللہ نے پہاڑی بکرے نر کو اس پر مسلط کیا سو ہمیشہ رہا وہ اس کے سینگوں سے مارتا یہاں تک کہ اس کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور مراد ساتھ رباعیہ کے وہ دانت ہیں جو ثنیہ اور ناب کے درمیان ہے

اور مراد ٹوٹنے سے یہ ہے کہ دانت کا ایک ٹکڑا ٹوٹ پڑا تھا جڑ سے نہیں اکھڑا تھا۔ (فتح)

٣٧٦٢۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأَخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلٰى قَوْلِهٖ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلٰى قَوْلِهٖ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾.

٣٧٦٢۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب فجر کی نماز کی دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو کہتے الٰہی لعنت کر فلانے کو اور فلاں کو اور فلاں کو بعد کہنے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے سو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں اللہ کے اس قول پر کہ وہ ناحق پر ہیں اور حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بد دعا کرتے صفوان بن امیہ پر اور سہیل بن عمرو پر اور حارث بن ہشام پر سو اتری یہ آیت کہ تیرا کچھ اختیار نہیں اس قول تک کہ وہ ناحق پر ہیں۔

فائدہ: یہ تینوں مرد جن کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیا فتح مکہ کے دن مسلمان ہو گئے تھے اور شاید یہی ہے بھید بیچ اترنے قول اللہ تعالیٰ کے کہ تیرا کچھ اختیار نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ الٰہی لعنت کر لحیان کو اور رعل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو پھر جب یہ آیت اتری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کرنی چھوڑ دی اور ٹھیک بات یہ ہے کہ اتری یہ آیت ان لوگوں کے حق میں کہ بد دعا دی ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب قصے احد کے اور تائید کرتا ہے اس کی ظاہر قول اللہ تعالیٰ کا اس آیت کے ابتدا میں: ﴿لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ یعنی قتل کرے ان کو ﴿أَوْ يَكْبِتَهُمْ﴾ یعنی ذلیل کرے ان کو پھر فرمایا یا توبہ قبول کرے ان کی یعنی پس مسلمان ہوں یا عذاب کرے ان کو یعنی اگر کفر کی حالت میں مریں۔ (فتح)

بَابُ ذِكْرِ أُمِّ سَلِيْطٍ. — یعنی باب ہے بیان میں ذکر ام سلیط رضی اللہ عنہا کے۔

فائدہ: ام سلیط رضی اللہ عنہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ماں کا نام ہے پہلے وہ ابو سلیط کے نکاح میں تھی وہ ہجرت سے پہلے

فوت ہو گیا پھر مالک بن سنان نے اس سے نکاح کیا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس سے پیدا ہوئے۔

٣٧٦٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ نِسَآءٍ مِنْ نِسَآءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَعْطِ هٰذَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيْطٍ أَحَقُّ بِهٖ وَأُمُّ سَلِيْطٍ مِنْ نِسَآءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

٣٧٦٣۔ ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینے والوں کی بعض عورتوں میں چادریں تقسیم کیں سو ان میں سے ایک چادر خوب باقی رہی تو بعض ان کے پاس والوں نے کہا کہ اے امیر المومنین یہ چادر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو دیجیے جو آپ کے نکاح میں ہے یعنی ام کلثوم رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ام سلیط رضی اللہ عنہا لائق تر ہیں ان سے اور ام سلیط رضی اللہ عنہا انصاری عورتوں سے ہیں ان عورتوں میں سے جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ام سلیط رضی اللہ عنہا جنگ احد میں ہمارے واسطے پانی کی مشک اٹھاتی تھیں۔

بَابُ قَتْلِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب ہے بیان میں شہید ہونے حمزہ رضی اللہ عنہ کے۔

فائدہ: ایک حدیث مرفوع میں ہے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ شہیدوں کے سردار ہیں۔

٣٧٦٤۔ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ قَالَ لِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيٍّ هَلْ لَكَ فِيْ وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهٗ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ

٣٧٦٤۔ جعفر بن عمرو سے روایت ہے کہ میں عبیداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا یعنی سفر کو سو جب ہم حمص میں پہنچے تو عبیداللہ نے مجھ سے کہا کہ کیا تجھ کو وحشی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کی خواہش ہے کہ ہم اس سے حمزہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کا حال پوچھیں میں نے کہا ہاں اور وحشی رضی اللہ عنہ حمص میں رہتا تھا سو ہم نے لوگوں سے ان کا پتہ پوچھا کسی نے ہم کو کہا کہ وہ اپنے محل کے سائے میں بیٹھا ہے جیسے بڑی مشک پر آب ہے یعنی بڑا موٹا کالے رنگ کا (اور ایک روایت میں ہے کہ ایک مرد نے ہم سے کہا اور ہم اس کا پتہ پوچھتے تھے کہ وہ بہت

حِمْصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيْلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِيْ
ظِلِّ قَصْرِهٖ كَأَنَّهٗ حَمِيْتٌ قَالَ فَجِئْنَا حَتّٰى
وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيْرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ
وَعُبَيْدُ اللّٰهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهٖ مَا يَرٰى
وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ
يَا وَحْشِيُّ أَتَعْرِفُنِيْ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
لَا وَاللّٰهِ إِلَّا أَنِّيْ أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ
تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي
الْعِيْصِ فَوَلَدَتْ لَهٗ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ
أَسْتَرْضِعُ لَهٗ فَحَمَلْتُ ذٰلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهٖ
فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ فَلَكَأَنِّيْ نَظَرْتُ إِلٰى قَدَمَيْكَ
قَالَ فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ
أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ
قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ
لِيْ مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ
حَمْزَةَ بِعَمِّيْ فَأَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ
النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ
أُحُدٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ
إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا أَنِ اصْطَفُّوْا لِلْقِتَالِ خَرَجَ
سِبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ
حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سِبَاعُ يَا
ابْنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ أَتُحَادُّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ
شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ
وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا

شراب پیتا ہے سو اگر تم اس کو نشے کی حالت میں پاؤ تو اس
سے کچھ نہ پوچھو اپھر آنا اور اگر اس کو فاقہ کی حالت میں پاؤ تو
پوچھنا اس سے جو چاہنا سو ہم نے اس کو پایا کہ ایک مرد ہے
بڑا موٹا اس کی آنکھیں سرخ ہیں اپنے گھر کے دروازے میں
بیٹھا ہے فاقہ کی حالت میں جعفر نے کہا سو ہم اگر تھوڑا سا اس
کے پاس کھڑے رہے پھر ہم نے اس کو سلام کیا تو اس نے
سلام کا جواب دیا اور عبیداللہ اپنی پگڑی سے اپنے سر کو لپیٹے
تھے نہ دیکھتا تھا وحشی اس سے مگر ان کی دونوں آنکھیں اور
پاؤں سو عبیداللہ نے کہا کہ اے وحشی کیا تو مجھ کو پہچانتا ہے سو
وحشی نے اس کی طرف نظر کی پھر کہا نہیں قسم ہے اللہ کی مگر میں
اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا
تھا اس کو ام قتال ابو العیص کی بیٹی کہا جاتا تھا سو اس عورت
نے عدی بن خیار کے لیے مکے میں ایک لڑکا جنا سو میں نے
اس کے واسطے دودھ پلانے والی عورت طلب کی اور اٹھایا میں
نے اس لڑکے کو ساتھ ماں اس کی کے سو میں نے وہ لڑکا
دودھ پلانے والی ماں اس کی کو دیا پس گویا کہ میں نے تیرے
دونوں پاؤں کو دیکھا (اور ابن اسحاق کی روایت میں ہے قسم
ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے تجھ کو جب سے میں نے تجھ کو
تیری ماں سعدیہ کے ہاتھ میں دیا جس نے تجھ کو مقام ذی
طوی میں دودھ پلایا ہے تحقیق دیا میں نے تجھ کو اس کے ہاتھ
میں اور وہ اپنے اونٹ پہ تھی سو اس نے تجھ کو لیا تو میں نے
تیرے قدم کو دیکھا جب کہ اس نے تجھ کو اٹھایا تھا سو نہیں دیکھا
میں نے تجھ کو مگر یہ کہ تو مجھ پر کھڑا ہوا سو میں نے تیرا قدم پہچانا
اور یہ روایت واضح کرتی ہے قول اس کے کو باب کی روایت
میں کہ جیسے میں نے تیرے دونوں قدموں کو دیکھا یعنی اس

مِنِّیْ رَمَیْتُهٗ بِحَرْبَتِیْ فَأَضَعُهَا فِیْ ثُنَّتِهٖ حَتّٰی خَرَجَتْ مِنْ بَیْنِ وَرِكَیْهِ قَالَ فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتّٰی فَشَا فِیْهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَی الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوْا إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا فَقِیْلَ لِیْ إِنَّهٗ لَا یَهِیْجُ الرُّسُلَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰی قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ اٰنْتَ وَحْشِیٌّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِیْعُ أَنْ تُغَیِّبَ وَجْهَكَ عَنِّیْ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَیْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَأَخْرُجَنَّ إِلٰی مُسَیْلِمَةَ لَعَلِّیْ أَقْتُلُهٗ فَأُكَافِئَ بِهٖ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهٖ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهٗ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ قَالَ فَرَمَیْتُهٗ بِحَرْبَتِیْ فَأَضَعُهَا بَیْنَ ثَدْیَیْهِ حَتّٰی خَرَجَتْ مِنْ بَیْنِ كَتِفَیْهِ قَالَ وَوَثَبَ إِلَیْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهٗ بِالسَّیْفِ عَلٰی هَامَتِهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ فَأَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ فَقَالَتْ جَارِیَةٌ عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ وَّا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَسْوَدُ.

نے تشبیہ دی اس کے دونوں قدموں کو ساتھ قدم اس لڑکے کے جس کو اس نے اٹھایا تھا سو وہ ہو بہو وہی تھا اور اس کے دونوں بار کے دیکھنے میں قریب پچاس برس کا فاصلہ تھا پس دلالت کی اس نے اوپر بہت ہونے سمجھ دار وحشی رضی اللہ عنہ کے اور معرفت تامہ اس کی کے ساتھ قیافہ کے) جعفر نے کہا سو عبیداللہ نے اپنا منہ کھولا پھر کہا کیا تو ہم کو حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے کی خبر نہیں دیتا کہ کس طرح کہا ہاں اس کا قصہ یوں ہے حمزہ رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن طعیمہ بن عدی کو قتل کیا تھا سو میرے مالک جبیر بن مطعم نے مجھ کو کہا کہ اگر تو حمزہ رضی اللہ عنہ کو میرے چچا کے بدلے مار ڈالے تو تو آزاد ہے سو جب لوگ یعنی قریش اور ان کے ساتھ والے عینین کے یعنی حال جنگ احد کے نکلے اور عینین ایک پہاڑ ہے گرد احد کے دونوں کے درمیان ایک نالہ ہے تو میں بھی ان کے ساتھ لڑائی کی طرف نکلا سو جب لوگوں نے لڑنے کے واسطے صف باندھی تو ایک مرد سباع نامی نکلا سو اس نے کہا کہ کیا کوئی ہے لڑنے والا کہ مجھ سے لڑے سو حمزہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف نکلے سو کہا اے سباع اے بیٹے ام انمار کے جو کاٹنے والی ہے ٹکڑے گوشت کے عورتوں کے شرم گاہ سے وقت ختنہ کے یعنی حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس کو اس کے ساتھ عار دلائی کہ اس کی ماں مکے میں عورتوں کا ختنہ کیا کرتی تھی) کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے پھر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا تو تھا سباع مانند دن گذشتہ کے یعنی مارا گیا اور معدوم ہو گیا جیسے دن گذشتہ معدوم ہے حبشی نے کہا اور میں حمزہ رضی اللہ عنہ کے مارنے کے واسطے ایک پتھر کے نیچے چھپا سو جب وہ مجھ سے قریب ہوئے تو میں نے ان کو اپنی برچھی ماری اور ان کی خصیوں کی جگہ میں لگائی یہاں تک

کہ ان کے دونوں چوتڑ کے درمیان سے پار نکل گئی پس تھا یہ برچھی کا مارنا موت ان کی یعنی حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے سو جب قریش لڑائی سے پھرے تو میں بھی ان کے ساتھ پھرا سو میں مکے میں رہا یہاں تک کہ اس میں اسلام پھیلا اور مکہ فتح ہوا پھر میں طائف کی طرف نکلا یعنی مکے سے بھاگ کر طائف میں چلا گیا سو طائف والوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایلچی بھیجے تو کسی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایلچیوں کو کچھ نہیں کہتے (اور ایک روایت میں ہے کہ جب طائف والوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایلچی بھیجے تاکہ مسلمان ہوں تو مجھ پر زمین تنگ ہوئی سو میں نے چاہا کہ بھاگ کر شام کو چلا جاؤں تو کسی نے مجھ سے کہا کہ تجھ کو خرابی ہو تو مسلمان ہو جا کہ جو مسلمان ہو جائے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل نہیں کرتے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ ہوئی مگر کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کھڑا تھا کلمہ شہادت پڑھتا) سو میں ان کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا کہ تو وحشی ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کیا تو نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا میں نے کہا ہاں البتہ ہوا وہ کام جو آپ کو پہنچا یعنی بے شک میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا بھلا ہو مجھ کو بتلا کہ تو نے کس طرح حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب حال کہا) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھ سے ہو سکتا ہے کہ تو مجھ سے روپوش ہو جائے کہ میں تجھ کو نہ دیکھوں سو میں نکلا اور یعنی میں بہت پچھتایا کہ مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیکھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہ دیکھا یہاں تک کہ فوت ہوئے (اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے وحشی

جا چلا جا اور اللہ کی راہ میں جہاد کر جیسے تو لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا کرتا تھا) سو جب حضرت ﷺ فوت ہوئے تو مسیلمہ کذاب نے جھوٹی پیغمبری کا دعوی کیا تو میں نے کہا کہ البتہ میں مسیلمہ کذاب کی طرف نکلتا ہوں شاید کہ اس کو مار ڈالوں اور اس کو حمزہ رضی اللہ عنہ کے برابر کروں یعنی تا کہ اس سے میرا وہ گناہ معاف ہو کہ ایک بہترین لوگوں کا ہے اور دوسرا بدترین لوگوں کا ہے سو میں مسلمانوں کے ساتھ نکلا سو ہوا امر اس کے سے جو ہوا یعنی لڑائی اس کی سے اور قتل ہونے ایک جماعت اصحاب رضی اللہ عنہم کی سے اس لڑائی میں جو اس کے اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی اور مسیلمہ کذاب مارا گیا کما سیاتی وحشی نے کہا سو ناگہاں میں نے دیکھا کہ مسیلمہ دیوار کی ایک سرنگ میں کھڑا ہے جیسے اونٹ ہے خاکستری رنگ اس کا رنگ راکھ کی طرح ہے اور شاید یہ لڑائی کی گرد سے تھا اس کے بال پریشان ہیں سو میں نے اس کو برچھی ماری یعنی وہی برچھی جس کے ساتھ حمزہ رضی اللہ عنہ کو مارا تھا سو میں نے اس کو اس کے سینے میں رکھا یہاں تک کہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان سے پار نکل گئی کہا اس نے اور ایک انصاری مرد اس کی طرف کودا سو اس نے اس کی چوٹی پر تلوار ماری عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک لڑکی نے گھر کی چھت سے کہا کہ امیر المومنین یعنی مسیلمہ کذاب کو ایک کالے غلام نے قتل کیا۔

فائدہ: یہ جو اس لڑکی نے کہا کہ امیر المومنین کو ایک کالے غلام نے قتل کیا تو اس میں تائید ہے واسطے قول وحشی کے کہ اس نے مسیلمہ کو قتل کیا تھا لیکن یہ جو اس لڑکی نے مسیلمہ کو امیر المومنین کہا تو اس میں نظر ہے اس واسطے کہ مسیلمہ تو یہ دعوی کرتا تھا کہ وہ اللہ کی طرف سے پیغمبر مرسل ہے اور اس کے تابعدار اس کو یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہتے تھے اور امیر المومنین کا لقب دینا اس کے بعد پیدا ہوا ہے اور پہلے پہل یہ لقب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیا گیا اور یہ مسیلمہ کے قتل

ہونے سے بہت مدت پیچھے ہے پس چاہیے کہ اس میں تامل کیا جائے اور وحشی کی حدیث میں اور بھی کئی فائدے ہیں سوائے اس کے جو پہلے گزرے بیان ہے اس چیز کا کہ تھا اس پر وحشی نہایت فہم اور فراست سے اور مناقب بہت ہیں واسطے حمزہ رضی اللہ عنہ کے اور اس میں ہے کہ آدمی برا جانتا ہے یہ کہ دیکھے اس شخص کو جو اس کے قریبی یا دوست کو ایذا دے اور نہیں لازم آتا اس سے واقع ہونا اس ہجرت کا جو منع ہے درمیان ان کے اور یہ کہ اسلام ڈھا دیتا ہے پہلے گناہوں کو اور بچاؤ کرنا لڑائی میں اور یہ کہ نہ حقیر جانے آدمی اس میں کسی کو اس واسطے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے وحشی کو اس دن ضرور دیکھا ہوگا لیکن انہوں نے اس سے پرہیز نہ کیا واسطے حقیر جاننے کے کہ اس کی طرف سے ان کو ایذا پہنچی اور ذکر کیا ابن اسحاق نے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تلاش کو نکلے سو ان کو نالے کے درمیان پایا ان کے ناک کان کافروں نے کاٹ ڈالے ہیں سو فرمایا کہ اگر صفیہ رضی اللہ عنہا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہن غمناک نہ ہوتی اور اس کا ڈر نہ ہوتا کہ میرے پیچھے طریقہ مسنون ٹھہر جائے گا تو البتہ میں ان کو وہیں چھوڑ دیتا تاکہ قیامت کے دن درندوں کے پیٹوں اور پرندوں کی پوٹوں سے اٹھائے جاتے اور جبرائیل علیہ السلام آسمان سے اترے اور کہا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا نام آسمان میں اسد اللہ اور اسد رسول لکھا گیا ہے یعنی اللہ اور اس کے رسول کا شیر پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں قسم کھائی کہ میں ان میں ستر آدمیوں کے ناک کان کاٹوں گا سو یہ آیت اتری ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾. (النحل: ١٢٦) اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکوں نے مسلمانوں کے مردوں کے ناک کان کاٹ ڈالے تو انصار نے کہا کہ اگر ہم کبھی ان پر غالب ہوئے تو البتہ ہم ان پر زیادتی کریں گے سو جب فتح مکہ کا دن ہوا تو ایک مرد نے پکارا کہ نہیں ہیں قریش آج کے بعد سو اللہ نے یہ آیت اتاری یعنی جو ابھی مذکور ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش سے باز رہو اے رب ہمارے بلکہ ہم صبر کرتے ہیں۔ (فتح)

بَابُ مَا أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ.

باب ہے بیان میں ان زخموں کے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ احد کے دن لگے۔

فائدہ: اس کا کچھ بیان پہلے گزر چکا ہے باب لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ میں اور مجموع اس چیز کا کہ خبروں میں مذکور ہے یہ ہے کہ مجروح ہوا چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور توڑا گیا دانت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور زخمی ہوا رخسار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نیچے کی لب اندر سے اور چھیلا گیا گھٹنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (فتح)

٣٧٦٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ

٣٧٦٥۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا اللہ کا اس قوم پر جس نے اللہ کے پیغمبر سے ایسا کیا اشارہ کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دانت مبارک کے ٹوٹ جانے پر نہایت سخت ہوا غضب اللہ کا اس

عَلٰى قَوْمٍ قَتَلُوْا بِنَبِيِّهِ يُشِيْرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

مرد پر جس کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اللہ کی راہ میں۔

فائدہ: اور اوزاعیؒ سے روایت ہے کہ ہم کو خبر پہنچی کہ جب جنگ احد کے دن حضرت ﷺ کو زخم لگا تو آپ ﷺ کسی چیز سے خون کو پونچھنے لگے یعنی اس کو کسی چیز سے پونچھ ڈالا اور اگر اس سے کچھ چیز زمین پر پڑتی تو البتہ تم پر آسمان سے عذاب اترتا پھر حضرت ﷺ نے فرمایا الٰہی میری قوم کو بخش کہ وہ نہیں جانتے۔

۳۷۶۶۔ حَدَّثَنِيْ مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۷۶۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہایت غضب ہے اللہ کا اس مرد پر جس کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اللہ کی راہ میں سخت غضب ہوا اللہ کا اس قوم پر جنہوں نے اللہ کے پیغمبر کا چہرہ خون آلودہ کیا یعنی اس کو زخمی کیا یہاں تک کہ اس سے خون نکلا۔

بَابٌ.

یہ باب ہے۔

۳۷۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَآءَ وَبِمَا دُوْوِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ يَسْكُبُ الْمَآءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَآءَ لَا

۳۷۶۷۔ ابو حازم سے روایت ہے اس نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا اور حالانکہ کسی نے ان سے حضرت ﷺ کے زخم کا حال پوچھا سو انہوں نے کہا خبر دار قسم ہے اللہ کی البتہ میں پہچانتا ہوں اس کو جو حضرت ﷺ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور اس چیز کو کہ اس سے حضرت ﷺ کی دوا ہوئی کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی بیٹی اس کو دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے اس پر پانی ڈالتے تھے سو جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ ہوتا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا اور اس کو اس پر چپٹایا سو خون بند ہوا اور اس دن آپ ﷺ کا دانت توڑا گیا اور آپ ﷺ کا چہرہ

يَزِيْدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِّنْ حَصِيْرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَّجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ.

زخمی ہوا اور خود آپ ﷺ کے سر پر ٹوٹ گیا۔

فائدہ: اور واضح کیا ہے سعید بن عبدالرحمٰن نے ابو حازم سے اس چیز کو کہ روایت کی ہے طبرانی نے اس کے طریق سے سبب آنے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کا طرف احد کی اور اس کا لفظ یہ ہے کہ جب جنگ احد کا دن ہوا اور مشرکین پلٹ گئے تو عورتیں اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف نکلیں تا کہ ان کو مدد دیں تو ان عورتوں میں فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی نکلیں سو جب انہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کو گلے لگایا اور آپ ﷺ کے زخموں کو پانی سے دھونے لگیں سو دھونے سو خون اور زیادہ ہوا سو جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون زیادہ ہوتا جاتا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا اور اس کو اس پر چمٹایا سو خون بند ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ چٹائی کو جلایا یہاں تک کہ راکھ ہوگئی سو وہ راکھ لے کر اس پر رکھی یہاں تک کہ خون بند ہوا اور حدیث اخیر میں کہا کہ پھر حضرت ﷺ نے اس دن فرمایا کہ سخت غضب ہوا اللہ کا اس قوم پر جنہوں نے پیغمبر کے چہرے کو خون آلود کیا پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا الٰہی میری قوم کو بخش دے کہ وہ نہیں جانتے اور ایک روایت میں ہے کہ جنگ احد کے دن ابن قمئیہ نے حضرت ﷺ کے چہرے کو زخمی کیا سو اس نے حضرت ﷺ کو کہا کہ لو مجھ سے یہ زخم اور میں ابن قمئیہ ہوں سو حضرت ﷺ نے اس کو بددعا دی کہ اللہ تجھ کو ذلیل اور خوار کرے سو وہ اپنے گھر والوں کی طرف پھرا پھر اپنی بکریوں کی طرف نکلا تو ان کو پہاڑ کی چوٹی پر پایا اور وہ ان میں گھسا تو بکریوں کے نر نے اس پر حملہ کیا اور اس کو ایسا سینگ مارا کہ پہاڑ سے گرایا سو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے دوا کرنی اور یہ کہ پیغمبر لوگ بھی تکلیف پہنچائے جاتے ہیں ساتھ عوارض دنیاوی کے زخموں اور دردوں اور بیماریوں سے تا کہ ان کے واسطے اس سے اجر بڑا ہو اور درجہ بلند ہو اور تا کہ پیروی کریں ساتھ ان کے تابعدار ان کے صبر میں ناگوار چیزوں پر اور نیک عاقبت واسطے پرہیز گاروں کے ہے۔ (فتح)

٣٧٦٨۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ وَّاشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ دَمّٰى وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣٧٦٨۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہایت غضب ہے اللہ کا اس شخص پر جس کو پیغمبر قتل کرے اور سخت عذاب ہوا اللہ کا اس پر جس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو خون آلود کیا۔

بَابٌ ﴿اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾.

باب ہے بیان میں اس آیت کے کہ جنہوں نے قبول کیا حکم اللہ اور اس کے رسول کا بعد اس کے کہ ان کو زخم پہنچا۔

فائدہ: یعنی یہ باب ہے بیچ بیان سبب نازل ہونے اس کے کے اور یہ کہ وہ جنگ احد کے متعلق ہے کہا ابن اسحاق نے کہ جنگ احد ہفتے کا دن تھا شوال کی پندرہویں کو سو جب احد کے بعد اگلا دن ہوا یعنی سولہویں شوال کی تو حضرت ﷺ کے منادی نے لوگوں میں پکارا کہ دشمن کی طلب کے واسطے نکلو اور نہ نکلے ساتھ ہمارے مگر جو کل احد میں ہمارے ساتھ تھا سو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے ساتھ جانے کے واسطے آپ ﷺ سے اجازت مانگی حضرت ﷺ نے ان کو اجازت دی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نکلنے سے حضرت ﷺ کی غرض یہ تھی کہ دشمن گمان کریں کہ جو مسلمانوں کو مصیبت پہنچی ہے یعنی ستر آدمیوں کے قتل ہونے سے اس نے ان کو دشمن کی طلب سے ست نہیں کیا سو جب حضرت ﷺ حمراء الاسد میں پہنچے تو سعید بن ابو معبد خزاعی آپ ﷺ سے ملا اور آپ ﷺ سے اصحاب رضی اللہ عنہم کی تعزیت کی پھر اس نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ ملا تھا وہ ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو اور حالانکہ وہ روحا میں تھے اور اپنے جی میں پشیمان تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے محمد ﷺ کے بڑے بڑے اشراف اصحاب رضی اللہ عنہم کو مار ڈالا اور ہم پھرے پہلے اس سے کہ ان کی جڑ کو اکھاڑیں یعنی اگر ہم نہ پھرتے تو خوب ہوتا اور انہوں نے مدینے کی طرف پھرنے کا ارادہ کیا سو خبر دی ان کو معبد نے کہ نکلے ہیں محمد ﷺ تمہاری طلب میں ایسی فوج میں کہ میں نے اس کی مانند کبھی نہیں دیکھی ان لوگوں سے جو مدینے میں پیچھے رہے تھے تو موڑا ان کو اس خبر نے ان کی رائے سے سو وہ مکے کی طرف پلٹ گئے۔ (فتح)

٣٧٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ﴿اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ أُخْتِيْ كَانَ أَبَوَاكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَأَبُوْ بَكْرٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُوْنَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوْا قَالَ مَنْ

٣٧٦٩۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس آیت کے نزول میں کہ جنہوں نے قبول کیا حکم اللہ اور اس کے رسول کا بعد اس کے کہ ان کو زخم پہنچا اور جو ان میں سے نیک اور پرہیزگار ہیں ان کو ثواب ہے بڑا عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے میرے بھانجے تھے باپ تیرے زبیر رضی اللہ عنہ ان میں سے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ جب احد کے دن حضرت ﷺ کو جو مصیبت پہنچی اور مشرکین آپ ﷺ سے پلٹ گئے تو حضرت ﷺ ڈرے اس سے کہ پھر آئیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے کہ ان کے پیچھے جائے تو مسلمانوں میں سے ستر مردوں نے

يَذْهَبُ فِيْ إِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَّالزُّبَيْرُ.

آپ ﷺ کا حکم قبول کیا ان میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

فائدہ: اور ان میں سے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ وغیرہم اور ذکر کیا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے باب کی حدیث میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو۔ (فتح)

بَابُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ.

باب ہے بیان میں ان لوگوں کے جو جنگ احد کے دن مسلمانوں میں سے شہید ہوئے ان میں سے ہیں حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور یمان رضی اللہ عنہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہ اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ: چونکہ حمزہ رضی اللہ عنہ پس پہلے گزر چکا ہے ذکر ان کا جدا باب میں اور اسی طرح یمان رضی اللہ عنہ وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں پس پہلے گزر چکا ہے ذکر ان کا بیچ اخیر باب اذ همت طائفتان کے اور اسی طرح نضر بن انس رضی اللہ عنہ پس یہ خطا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ وہ انس بن نضر رضی اللہ عنہ ہیں اور چنانچہ نضر بن انس رضی اللہ عنہ سو وہ ان کا بیٹا ہے اور وہ اس وقت چھوٹے تھے اور اس کے بعد بہت زمانہ جیتے رہے اور تحقیق پہلے گزر چکا ہے ان بابوں میں ان لوگوں میں سے کہ اس میں شہید ہوئے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جابر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں اور مشہور لوگوں میں سے عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ ہیں جو تیر اندازوں کے سردار تھے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ اور مالک بن سنان رضی اللہ عنہ اور اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ اور بھائی حسان رضی اللہ عنہ کا اور حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ المعروف بغسیل الملائکۃ اور خارجہ بن زید اور عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ اور واسطے ہر ایک کے ان میں سے قصہ ہے مشہور نزدیک اہل مغازی کے۔ (فتح)

٣٧٧٠۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيْدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُوْنَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُ مَعُوْنَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٣٧٧٠۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کسی قوم کو عرب کی قوموں میں سے زیادہ تر شہید ہونے میں اور عزیز تر قیامت کے دن انصار سے یعنی انصاری لوگ سب قوموں سے زیادہ تر شہید ہوئے اور قیامت کے دن بھی انصار کو سب عرب سے زیادہ عزت ہوگی کہا قتادہ رضی اللہ عنہ نے اور حدیث بیان کی ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ انصار میں سے ستر مرد جنگ احد کے دن شہید ہوئے اور ستر بئر معونہ کے دن شہید ہوئے اور ستر یمامہ کے دن شہید ہوئے اور بئر معونہ

وَسَلَّمَ وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ.

حضرت ﷺ کے زمانے میں تھا اور یمامہ کا دن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تھا مسیلمہ کذاب کی لڑائی کا دن۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ستر مرد انصار میں سے جنگ احد کے دن مارے گئے تو یہی ہے مقصود بالذکر اس حدیث سے اس جگہ اور ظاہر اس کا یہ ہے کہ سب انصار میں سے تھے اور یہ اسی طرح ہے مگر تھوڑے ان میں سے اور باترتیب بیان کیے ہیں ابن اسحاق نے نام ان کے جو مسلمانوں میں سے جنگ احد میں شہید ہوئے سو پہنچی گنتی ان کی پینسٹھ کو ان میں سے اور چار مہاجرین میں سے ہیں اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن انصار میں سے چونسٹھ مارے گئے اور مہاجرین میں سے چھ اور یہ جو کہا کہ بئر معونہ کے دن ستر مارے گئے تو اس کی شرح قریب آتی ہے اور واضح ہوگا کہ سب انصار میں سے نہ تھے بلکہ بعض مہاجرین میں سے تھے مثل عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور نافع بن ورقا رضی اللہ عنہ وغیرہ کے۔ (فتح)

٣٧٧١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلٰى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا.

٣٧٧١۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ احد کے شہیدوں میں سے دو دو لاشوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں سے زیادہ کس کو قرآن یاد ہے سو جب آپ ﷺ کے واسطے ایک طرف اشارہ کیا جاتا تو اس کو قبر میں آگے کرتے یعنی اس کو قبلے کی طرف مقدم کرتے گویا کہ وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونے کے اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں گا قیامت کے دن اور حکم کیا ان کے دفن کرنے کا ان کے خونوں میں اور نہ ان پر نماز پڑھی گئی اور نہ ان کو غسل دیا گیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جنائز میں گزر چکی ہے۔ اور یہ جو کہا کہ ان کا جنازہ نہ پڑھا گیا تو جواب دیا ہے اس سے بعض حنفیہ نے بایں طور کہ وہ نافی ہے اور اس کا غیر مثبت ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ مثبت مقدم ہے اوپر نفی کے جو غیر محصور ہو اور چونکہ نفی شے محصور کی جب کہ ہو راوی اس کا حافظ پس تحقیق وہ راجح ہوتی ہے اثبات پر جب کہ ہو راوی اس کا ضعیف مانند اس حدیث کے جس میں ثابت کرنا نماز کا ہے اوپر شہید کے اور برتقدیر تسلیم ہم کہتے ہیں کہ جن حدیثوں میں شہید کے جنازہ پڑھنے کا ذکر آیا ہے وہ فقط حمزہ رضی اللہ عنہ کے قصے میں ہیں پس احتمال ہے کہ ہو یہ اس قسم سے کہ خاص کیے گئے ہیں ساتھ اس کے حمزہ رضی اللہ عنہ ساتھ فضیلت کے اور جواب دیا گیا ہے کہ خاصہ احتمال سے ثابت نہیں ہوتا اور جواب دیا جاتا ہے کہ احتمال موقوف رکھتا ہے استدلال کو کہتے ہیں اور ممکن ہے تطبیق بایں طور

کہ اس دن حضرت ﷺ نے ان پر نماز پڑھی جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر دوسرے دن ان پر نماز پڑھی جیسا کہ ان کے غیر نے کہا۔ (فتح)

وَقَالَ أَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِيْ جَعَلْتُ أَبْكِيْ وَأَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيْهِ أَوْ مَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میرا باپ شہید ہوا یعنی احد کے دن تو میں نے رونا شروع کیا اور میں کپڑا اٹھا کر ان کے منہ کو دیکھنے لگا تو حضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مجھ کو منع کرنے لگے اور حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو اس پر مت رویا فرمایا کہ تو اس پر کیوں روتا ہے ہمیشہ اس پر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کیے رہے یہاں تک کہ تم نے ان کی لاش کو اٹھایا۔

فائدہ: ظاہر یہ ہے کہ یہ نہی واسطے جابر رضی اللہ عنہ کے ہے اور حالانکہ اس طرح نہیں بلکہ یہ نہی واسطے فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا کے واسطے ہے جو جابر رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔ (فتح)

٣٧٧٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُرٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ أَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَآءَ بِهِ اللّٰهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَأَيْتُ فِيْهَا بَقَرًا وَّاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ أُحُدٍ.

٣٧٧٢۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنی تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کا انجام مسلمانوں کی شہادت ہوئی جنگ احد میں پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو پھر ثابت ہوگئی آگے سے اچھی تو ناگہاں اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ اللہ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اور میں نے خواب میں گائے دیکھی جو ذبح کی جاتی ہے اور اللہ کا فعل بہتر ہے تو اس کا انجام یہ ہوا کہ احد کے دن مسلمان شہید ہوئے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ واللہ خیر یعنی اللہ کے نزدیک بہتری ہے اور ابن اسحاق کی روایت میں ہے انی رایت واللہ خیرا رایت بقرا یعنی قسم ہے اللہ کی میں نے خواب میں خیر کو دیکھا میں نے گائے کو دیکھا اور یہ روایت واضح تر ہے

اور مراد تلوار سے ذوالفقار ہے۔ (فتح)

۳۷۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهٗ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَأْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

۳۷۷۳۔ خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور ہم اللہ کی رضا مندی چاہتے تھے سو ہمارا اجر اللہ پر واجب ہوا یعنی محض اس کے فضل سے سو ہم سے بعض وہ شخص ہے جو مر گیا اور اپنے ثواب سے کچھ نہ کھایا ان میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے کہ جنگ احد کے دن شہید ہوئے اور نہ پیچھے رہی ان کی کچھ چیز مگر ایک چادر جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانکتے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے تھے اور جب ہم اس سے ان کے پاؤں ڈھانکتے تھے تو ان کا سر کھل جاتا تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے ان کا سر ڈھانک دو اور ان کے پاؤں پر اذخر کی گھاس ڈال دو اور ہم میں سے بعض وہ شخص ہے جس کا پھل پکا سو وہ اس کو چنتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

بَابٌ أُحُدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ قَالَهٗ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ہے اس بیان میں کہ پہاڑ احد ہم کو چاہتا ہے کہا ہے اس کو عباس بن سہل نے ابی حمید سے انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فائدہ: کہا سہیلی نے کہ نام رکھا گیا ہے احد کا احد واسطے اکیلا ہونے اس کے جدا ہونے اس کے اور پہاڑوں سے اس جگہ یا واسطے اس چیز سے کہ واقع ہوئی اہل اس کے سے توحید کی مدد سے۔ (فتح)

۳۷۷۴۔ حَدَّثَنِيْ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ.

۳۷۷۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس پہاڑ کو چاہتے ہیں۔

۳۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.

۳۷۷۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کو پہاڑ احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں الٰہی بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکے کو حرام کیا یعنی اس کے حرم میں شکار وغیرہ کرنا درست نہیں اور میں حرام کرتا ہوں جو مدینے کے دونوں طرف پتھریلی زمین کے اندر ہے۔

فائدہ: اور یہ قول حضرت ﷺ سے احد کے حق میں کئی بار واقع ہوا ہے اور اس کے معنی میں علماء کے کئی قول ہیں کہ یہاں مضاف محذوف ہے اور معنی یہ ہیں کہ اہل احد یعنی احد کے پاس رہنے والے اور مراد ساتھ اس سے انصار ہیں اس واسطے کہ وہ احد کے ہمسائے ہیں دوسرا یہ کہ فرمایا یہ قول حضرت ﷺ نے واسطے خوشی کے ساتھ زبان حال کے جب کہ آئے سفر سے واسطے قریب ہونے حضرت ﷺ کے اس کے اہل سے اور ملاقات کرنے ان کے سے اور یہ فعل دوست کا ہے ساتھ دوست کے تیسرا یہ کہ حب دونوں طرف سے حقیقت پر ہے اور اپنے ظاہر پر واسطے ہونے احد کے بہشت کے پہاڑوں سے جیسا کہ مرفوع حدیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ احد بہشت کے پہاڑوں سے ہے روایت کی یہ حدیث احمد نے اور ممکن ہے اس سے محبت جیسا کہ جائز ہے اس سے سبحان اللہ کہنا اور تحقیق خطاب کیا اس کو حضرت ﷺ نے ساتھ خطاب عاقل کے سو فرمایا جب کہ وہ کانپا کہ ٹھہر جا اے احد اور کہا سہیلی نے کہ تھے حضرت ﷺ دوست رکھتے فال نیک کو اور نام نیک کو اور نہیں ہے کوئی نام نیک اس نام سے کہ مشتق ہوا احدیت سے اور باوجود ہونے اس کے مشتق احدیت سے پس اس کے حرفوں کی حرکت رفع ہے یعنی پیش ہے اور یہ مشعر ہے ساتھ بلند ہونے دین احد کے اور اونچا ہونے اس کے پس متعلق ہوئے ساتھ حضرت ﷺ کے اس کے لفظ اور معنی دونوں میں پس خاص کیا گیا ساتھ اس کی فضیلت کے پہاڑوں کے درمیان سے اور کچھ بیان اس کا جہاد میں گزر چکا ہے۔ (فتح)

۳۷۷۶۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ

۳۷۷۶۔ عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ ایک دن باہر کو نکلے سو آپ ﷺ نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے مردے کا جنازہ پڑھتے ہیں پھر منبر کی طرف پھرے سو فرمایا کہ البتہ میں تمہارے واسطے ہراول اور پیشوا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور البتہ میں اپنے حوض کوثر کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور قسم ہے اللہ کی میں تم پر اس سے نہیں ڈرتا کہ تم مشرک

وَإِنِّیْ أُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِیْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَیْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِیْ وَلٰكِنِّیْ أَخَافُ عَلَیْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا.

ہو جاؤ گے بعد میرے لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں کہیں پڑ کر آپس میں حسد نہ کرنے لگو۔

فائدہ: اس حدیث کا بیان ابھی ہو چکا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الرَّجِیْعِ وَرِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَحَدِیْثِ عَضَلٍ وَّالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَّخُبَیْبٍ وَّأَصْحَابِهٖ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ.

باب ہے بیان میں جنگ رجیع اور رعل اور ذکوان اور بئر معونہ کے اور حدیث عضل اور قارہ کے اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور خبیب رضی اللہ عنہ اور اس کے دس ساتھیوں کے ابن اسحاق نے کہا کہ اس میں عاصم بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کی غزوہ رجیع احد کے بعد واقع ہوا۔

فائدہ: رجیع ایک جگہ کا نام ہے ہذیل کے شہروں سے یہ واقع اس کے قریب ہوا تھا پس نام رکھا گیا ساتھ اس کے اور رعل اور ذکوان عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے بنی سلیم کی قوم سے پس نسبت کیا گیا ہے جنگ کو طرف ان کی اور بئر معونہ بھی ایک جگہ کا نام ہے ہذیل کے شہروں سے درمیان مکے اور عسفان کے اور یہ واقعہ معروف ہے ساتھ سریہ قراء کے یعنی قاریوں کا چھوٹا لشکر اور تھا یہ واقع ساتھ بنی رعل اور ذکوان کے جو مذکور ہیں اور اس کا ذکر اسی باب میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا ہے اور عضل اور قارہ بھی عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے اور قصہ عضل اور قارہ کا رجیع کی جنگ میں تھا نہ بئر معونہ کے لشکر میں اور تفصیل کی ہے ابن اسحاق نے پس ذکر کیا اس نے رجیع کی جنگ کو تیسرے سال کے آخر میں اور بئر معونہ کو چوتھے سال کی ابتدا میں اور نہیں واقع ہوا ذکر عضل اور قارہ کا نزدیک امام بخاری رحمہ اللہ کے صریح طور سے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ واقع ہوا ہے نزدیک ابن اسحاق کے کہ اس نے احد کا پورا قصہ بیان کرنے کے بعد کہا ذکر یوم رجیع کا حدیث بیان کی ہے مجھ سے عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جنگ احد کے بعد ایک جماعت قبیلہ عضل اور قارہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی سو انہوں نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم مسلمان ہوئے ہیں سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب رضی اللہ عنہم کو ہمارے ساتھ بھیجیں کہ ہم کو دین کے احکام سمجھائیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چھ مردوں کو ان کے ساتھ بھیجا پس ذکر کیا قصے کو اور پہچانا گیا ساتھ اس کے قول امام بخاری رحمہ اللہ کا کہ کہا ابن اسحاق نے کہ یہ حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن عمرو نے کہ وہ احد کے بعد تھا اور ضمیر اِنَّھَا کی جنگ رجیع کی طرف پھرتی ہے نہ طرف غزوہ بئر معونہ کے یعنی جنگ رجیع احد کے بعد تھا اور باقی فائدے اس کے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد آئیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تنبیہ: اس ترجمہ کی چال سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ جنگ رجیع اور بئر معونہ ایک ہی چیز ہے اور حالانکہ اس طرح نہیں جیسا کہ میں نے اس کو واضح کیا ہے سو غزوہ رجیع کا سریہ عاصم رضی اللہ عنہ اور خبیب رضی اللہ عنہ کا تھا اور وہ کل دس مردوں کا لشکر تھا اور یہ جنگ قبیلہ عضل اور قارہ کے ساتھ تھی اور بئر معونہ ستر قاریوں کا لشکر تھا اور یہ جنگ رعل اور ذکوان کے ساتھ تھی اور شاید امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے درج کیا ہے ایک کو دوسرے میں واسطے قریب ہونے ایک کے دوسرے سے اور دلالت کرتی ہے اس کے قریب ہونے پر اس سے وہ چیز ہے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان اور بنی عصیہ وغیرہم کو اکٹھے بددعا دی اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ بئر معونہ کی خبر اور اصحاب رجیع کی خبر دونوں ایک رات میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ مراد نہیں کہ وہ دونوں ایک قصہ ہیں۔ (فتح)

۳۷۷۷۔ حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰی أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَّهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لَحْيَانَ فَتَبِعُوْهُمْ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِّائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى أَتَوْا مَنْزِلًا نَّزَلُوْهُ فَوَجَدُوْا فِيْهِ نَوٰى تَمْرٍ تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَتَبِعُوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوْهُمْ فَلَمَّا انْتَهٰى عَاصِمٌ وَّأَصْحَابُهٗ لَجَئُوْا إِلٰى فَدْفَدٍ وَّجَآءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوْا بِهِمْ فَقَالُوْا لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ إِنْ

۳۷۷۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر جاسوسی کے لیے بھیجا تا کہ قریش کی خبر لائیں اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ان پر سردار کیا اور عاصم رضی اللہ عنہ جد ہیں عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سو وہ چلے یہاں تک کہ جب مکے اور عسفان کے درمیان پہنچے تو ذکر کیے گئے واسطے ایک قبیلے کے ہذیل سے جس کو بنولحیان کہا جاتا ہے سو پیچھے لگے ان کے قریب سو تیر انداز کے اور ان کا کھوج پکڑا یہاں تک کہ ایک جگہ میں آئے جس میں اصحاب رضی اللہ عنہم اترے تھے سو انہوں نے ان میں کھجور کی گٹھلیاں پائیں جو انہوں نے مدینے سے خرچ راہ لیا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ مدینے کی کھجور ہے سو ان کے پیچھے پڑے یہاں تک کہ ان سے ملے سو جب عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی چلنے سے باز رہے یعنی بے بس ہوئے تو انہوں نے ایک اونچے ٹیلے کی طرف پناہ لی اور کافروں نے آ کر ان کو گھیر لیا اور کہا کہ تمہارے واسطے عہد و پیمان ہے کہ اگر تم ہماری طرف اترو تو ہم تم میں سے کسی مرد کو قتل نہیں کریں گے عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو کافر کے

نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوْهُمْ حَتّٰى قَتَلُوْا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَّزَيْدٌ وَّرَجُلٌ اٰخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ نَزَلُوْا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ حَلُّوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِيْ مَعَهُمَا هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ فَأَبٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ عَلٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوْهُ وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ وَّزَيْدٍ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرٰى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَّكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا حَتّٰى إِذَا أَجْمَعُوْا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوْسٰى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِيْ فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّيْ وَفِيْ يَدِهِ الْمُوْسٰى فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَكَانَتْ تَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ أَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَّمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَإِنَّهُ لَمُوْثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ

ذمہ میں نہیں اترتا الٰہی اپنے پیغمبر ﷺ کو ہمارے حال سے خبر کر دے سو کافر ان سے لڑے اور ان کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات آدمیوں کو مار ڈالا اور باقی رہے خبیب رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ اور ایک مرد اور سو کافروں نے ان سے قول قرار کیا سو جب انہوں نے ان کو عہد و پیمان دیا تو وہ ان کی طرف اترے سو جب کافروں نے ان پر قابو پا لیا تو ان کی کمانوں کی تانت کھول کر اس سے ان کو باندھا سو کہا تیسرے مرد نے جو ان کے ساتھ تھا یہ پہلا دغا ہے سو اس نے ان کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا سو کافروں نے ان کو کھینچا اور اس کے ساتھ بہت کوشش کی کہ ان کا ساتھ دے اس نے نہ مانا تو انہوں نے اس کو بھی مار ڈالا اور خبیب رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کو لے کر چلے یہاں تک کہ دونوں کو مکے میں جا بیچا سو خریدا خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر کی اولاد نے اور خبیب رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن حارث کو قتل کیا تھا سو خبیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس قید رہے یہاں تک کہ جب سب نے ان کے قتل پر اتفاق کیا تو انہوں نے حارث کی کسی بیٹی سے استرا مانگا زیر ناف بال لینے کے لیے اس نے ان کو دیا وہ عورت کہتی ہے سو میں اپنے ایک بچے سے غافل ہوئی وہ خبیب رضی اللہ عنہ کی طرف چلا گیا یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچا انہوں نے اس کو اپنی ران پر بٹھایا سو جب میں نے اس کو دیکھا تو میں بہت گھبرائی کہ انہوں نے میرا گھبرانا پہچانا اور ان کے ہاتھ میں استرا تھا سو انہوں نے کہا کہ کیا تو ڈرتی ہے کہ میں اس کو قتل کروں گا میں یہ کام ہرگز نہیں کروں گا اگر اللہ نے چاہا اور وہ عورت کہتی تھی کہ میں نے کبھی کوئی قیدی خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا البتہ میں نے ان کو دیکھا کہ انگور کا گچھا کھاتے تھے اور

رَزَقَهُ اللّٰهُ فَخَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فَقَالَ دَعُوْنِيْ أُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ مِّنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ مَا أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهٗ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَآئِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ.

اس وقت کے میں پھل نہ تھا اور وہ لوہے کی زنجیروں میں بندھا تھا اور نہ تھا وہ مگر رزق اللہ نے ان کو روزی دی سو ان کو لے کر حرم سے باہر نکلے تا کہ ان کو قتل کریں خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو چھوڑو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں پھر نماز پڑھ کر ان کی طرف پھرے اور کہا کہ اگر اس کا خیال نہ ہوتا کہ تم گمان کرو گے کہ میں موت کے خوف سے بے قرار ہوں تو البتہ میں نماز کو زیادہ کرتا یعنی دو رکعت اور پڑھتا سو پہلے پہل انہوں نے قتل ہونے کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کی سنت جاری کی پھر خبیب رضی اللہ عنہ نے ان کو بد دعا دی سو کہا کہ الٰہی گن ان کے عدد کو یعنی ان کو ہلاک کر اور ان کی جڑ اکھاڑ اور کسی کو ان میں سے باقی نہ چھوڑ پھر انہوں نے کہا کہ مجھ کو کچھ پرواہ نہیں جبکہ میں مسلمانی کی حالت میں مارا جاؤں جس کروٹ پر کہ ہو اللہ کی راہ میں مرنا میرا اور یہ مرنا میرا اللہ کی راہ میں ہے اور اگر اللہ چاہے تو برکت کرے گا بیچ اعضاء بدن کے جو کاٹا جاتا ہے پھر عقبہ بن حارث اس کی طرف اٹھ کھڑا ہوا سو اس نے ان کو قتل کیا اور قریش نے چند آدمیوں کو عاصم رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا یعنی جبکہ ان کو خبر ہوئی یہ کہ عاصم رضی اللہ عنہ مارے گئے ہیں یہ کہ عاصم رضی اللہ عنہ کے بدن سے کچھ گوشت کاٹ لائیں جس سے ان کو ان کا مرنا معلوم ہو اور عاصم رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن ان کے ایک بڑے رئیس کو مارا تھا سو اللہ نے ان پر بدلی کی طرح بھڑوں کا ایک جھنڈ بھیجا تو بھڑوں نے ان کو قریش کے ایلچیوں سے بچایا سو وہ ان کے بدن سے کچھ چیز نہ کاٹ سکے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ خبیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس قید رہے یعنی یہاں تک کہ حرمت والے چار مہینے گزر گئے اور ایک روایت میں موہب سے ہے کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میری حفاظت میں تھے کہ اے موہب میں تجھ سے تین

چیزیں چاہتا ہوں ایک یہ کہ تو مجھ کو میٹھا پانی پلائے اور ایک یہ کہ جو جانور بتوں پر ذبح کیا جائے اس کا گوشت مجھ کو نہ کھلائے اور یہ کہ جب میرے مارنے کا ارادہ کرے تو مجھ کو بتلا دے اور یہ جو اس عورت نے کہا کہ میں اپنے بچے سے غافل ہوئی تو ایک روایت میں ہے کہ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا سو بچہ اس کی طرف آگے بڑھا خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے پاس بٹھایا تو عورت ڈری کہ اس کو مار ڈالے سو ان کو قسم دی اور ایک روایت میں ہے کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے بچے کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اللہ نے مجھ کو تم پر قابو دیا سو اس عورت نے کہا کہ مجھ کو تجھ سے یہ گمان نہ تھا کہ تو میرے بچے کو مار ڈالے تو خبیب رضی اللہ عنہ نے استرے کو اس کی طرف پھینکا اور کہا کہ میں تو خوش طبعی کرتا تھا اور یہ جو کہا کہ نہ تھا وہ مگر رزق جو اللہ نے ان کو دیا تو ابن بطال نے کہا کہ ممکن ہے کہ اللہ نے بنایا ہو اس کو نشانی اوپر کافروں کے اور دلیل واسطے پیغمبر اپنے کے واسطے صحیح کرنے پیغمبری ان کی کے کہا اور لیکن جو دعوی کرتا ہے آج کے دن اس کے واقع ہونے کا درمیان مسلمانوں کے تو اس کی کوئی وجہ نہیں اس واسطے کہ مسلمان دین میں داخل ہو چکے ہیں اور پیغمبری کے ساتھ یقین رکھتے ہیں پس کیا معنی ہیں واسطے ظاہر کرنے نشانی اور کرامت کے نزدیک ان کے اور اگر نہ ہوتا اس کے جائز رکھنے میں مگر یہ کہ کہے کوئی جاہل کہ جب جائز ہے ظاہر ہونا ان نشانیوں کا اوپر ہاتھ غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیوں کر ہم تصدیق کریں ان کو اپنے پیغمبر سے اور فرض کی ہوئی یہ بات ہے کہ پیغمبر کے سوا غیر کے ہاتھ پر یہ نشانی ظاہر ہوتی ہے تو البتہ ہوتا ہے اس کے انکار میں قطع کرنا واسطے ذریعہ کے یہاں تک کہ کہا کہ مگر یہ کہ ہو واقع ہونا اس کا اس قسم سے کہ نہ عادت کے مخالف ہو اور نہ ذات کو بدلے مثل اس کے کہ تکریم کرے اللہ بندے کی ساتھ قبول کرنے دعا کے کبھی کسی وقت اور مانند اس کے اس قسم سے کہ ظاہر ہو اس میں فضیلت فاضل کی اور کرامت ولی کی اور اسی قسم سے ہے بچانا اللہ کا عاصم رضی اللہ عنہ کو تاکہ ان کا دشمن ان کی عزت خراب نہ کرے اور حاصل یہ ہے کہ ابن بطال نے میانہ روی اختیار کی ہے درمیان اس شخص کے جو ثابت کرتا ہے کرامت اور جو نفی کرتا ہے اس کی پس کہا اس نے کہ ثابت وہ چیز ہے کہ جاری ہے ساتھ اس کے عادت بعض لوگوں کی کبھی کبھی یعنی جو کرامت عادت کے موافق ہو اس کا واقع ہونا ممکن ہے اور ممتنع وہ ہے جو ذات کو بدل ڈالے مثلا جو کرامت کسی چیز کی ذات کو بدل ڈالے اس کا واقع ہونا ممکن نہیں یہ قول ابن بطال کا ہے اور مشہور اہل سنت سے ثابت کرنا کرامتوں کا ہے مطلق یعنی ہر قسم کی کرامت کا واقع ہونا ممکن ہے یعنی خواہ بعض لوگوں کی عادت کے موافق ہو یا کسی چیز کی ذات بدل جائے لیکن مستثنیٰ کیا ہے بعض محققین نے اس میں سے مانند ابو القاسم القشیری کی اس چیز کو کہ واقع ہوا ہے ساتھ اس کے مقابلہ واسطے بعض پیغمبروں کے کافروں سے پس کہا کہ نہیں پہنچتے طرف مثل پیدا کرنے اولاد کے بغیر باپ کے اور مانند اس کے اور یہ مذہب قریب تر ہے طرف انصاف کی سب مذہبوں سے اس واسطے کہ قبول ہونا دعا کا فی الحال اور بہت ہونا کھانے اور پانی کا اور مکاشفہ ہونا سامنے نظر آنا اس چیز کا کہ آنکھ سے چھپی ہو اور پیش گوئی کرنا یعنی آئندہ کی خبر دینا

اور مانند اس کی بہت ہے یہاں تک کہ ہو گیا ہے واقع ہونا اس کا صالحین سے مانند عادت کی پس بند ہوئی کرامت اس چیز میں کہ کہا ہے اس کو قشیری نے اور متعین ہوا قید کرنا اس شخص کے قول کا جو مطلق کہتا ہے کہ جو معجزہ کہ پیغمبر ﷺ سے پایا جائے جائز ہے واقع ہونا اس کا واسطے کرامت ولی کے اور اس سب بیان کے بعد یہ ہے کہ جو بات عام کے نزدیک قرار پا چکی ہے یہ ہے کہ خرق عادت کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ جس سے یہ واقع ہو وہ اللہ کے ولیوں میں سے ہے اور یہ غلطی ہے اس شخص کی جو اس کا قائل ہے اس واسطے کہ خارق یعنی امر مخالف عادت کے کبھی ظاہر ہوتا ہے جھوٹے کذاب کے ہاتھ پر جادوگر اور کاہن اور درویش بے دین سے پس محتاج ہے وہ شخص جو استدلال کرتا ہے ساتھ اس کے اوپر ولایت ولی کے طرف فارق کی جو فرق کرے درمیان ان کے اور اولی تر اس چیز سے جس کو انہوں نے ذکر کیا ہے یہ ہے کہ جس کے ہاتھ پر خارق عادت واقع ہو اس کے حال کا امتحان کیا جائے پس اگر شرع کے حکموں کا پابند ہو اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنے والا ہو تو وہ نشانی ہے اس کے ولی ہونے کی اور اگر شرع کے احکام کا پابند نہ ہو تو وہ ولی نہیں ہے بلکہ جھوٹا ہے یعنی جادوگر ہے یا کاہن ہے یا راہب اور ساتھ اللہ کے ہے توفیق اور یہ جو انہوں نے کہا کہ الٰہی ان کو ہلاک کر اور کسی کو ان میں سے باقی نہ چھوڑ تو ایک روایت میں زیادہ ہے کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ الٰہی میں نہیں پاتا تو حضرت ﷺ کو میرا سلام پہنچائے سو تو پہنچا دے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب خبیب رضی اللہ عنہ سولی کی لکڑی پر اٹھائے گئے تو انہوں نے کافروں کو بددعا دی تو ان میں سے ایک مرد زمین سے چمٹ گیا واسطے خوف سے ان کی بددعا سے سو ایک سال ان پر نہ گزرا کہ سب کے سب مارے گئے سوائے اس مرد کے جو زمین سے چمٹ گیا تھا کہ وہ بچ رہا اور ایک روایت میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے آکر ان کی خبر حضرت ﷺ کو دی حضرت ﷺ نے فرمایا علیک السلام یا خبیب رضی اللہ عنہ یعنی اور سلام تجھ کو اے خبیب رضی اللہ عنہ قتل کیا اس کو قریش نے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب کافروں نے اس میں ہتھیار رکھا اور وہ سولی پر چڑھائے گئے تھے تو ان کو قسم دے کر پکارا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ محمد ﷺ تمہاری جگہ سولی دیے جائیں خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں قسم ہے اللہ کی میں نہیں چاہتا کہ میرے بدلے حضرت ﷺ کے پاؤں میں کانٹا لگے اور یہ جو کہا کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک بڑے رئیس کو مارا تھا تو شاید وہ عقبہ بن ابی معیط تھا کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت ﷺ کے حکم سے باندھ کر مارا تھا بعد اس کے کہ پھرے بدر سے اور یہ جو کہا کہ اللہ نے بھڑوں کا جھنڈ بھیجا (تو وہ ان کے سامنے اڑتے تھے اور ان کو کاٹتے تھے) پس انہوں نے ان کو ان کے گوشت کاٹنے سے روکا اور ایک روایت میں یہی ہے کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے اللہ سے عہد کیا ہوا تھا کہ وہ مشرک کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ کوئی مشرک ان کو ہاتھ لگائے کبھی اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر پہنچی تو کہا کہ نگاہ رکھتا ہے اللہ مسلمان بندے کو بعد وفات اس کی کے جیسا کہ نگاہ رکھتا ہے اس کو اس کی زندگی میں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے واسطے قیدی کے یہ کہ باز رہے امان کے قبول کرنے سے اور نہ قدرت دے

اپنی جان پر کافر کو اگرچہ قتل کیا جائے واسطے عار کے اس سے کہ جاری ہوا اس پر حکم کافر کا یہ کہ حکم اس وقت ہے جبکہ شدت کو لینا چاہے اور اگر رخصت کو لینا چاہے تو اس کو جائز ہے کہ امان مانگے حسن بصری نے کہا کہ اس کا کچھ ڈر نہیں اور سفیان ثوری نے کہا کہ میں اس کو مکروہ جانتا ہوں اور اس میں پورا کرنا عہد کا ہے جو مشرکین سے ہو چکا ہے اور پرہیز کرنے ان کی اولاد سے قتل کرنے سے اور نرمی کرنے ساتھ اس شخص کے کہ ارادہ کیا گیا ہے قتل کرنے اس کے کا اور اس میں ثابت کرنا ہے کرامت اولیاء کا اور بددعا دینی مشرکوں کو عام طور سے اور نماز پڑھنا وقت قتل ہونے کے اور اس میں بنانا شعر کا ہے اور پڑھنا اس کا وقت قتل کے اور اس میں دلالت ہے اوپر قوت یقین خبیب رضی اللہ عنہ کی اور شدت ان کی کے اپنے دین میں اور اس میں ہے کہ اللہ مبتلا کرتا ہے اپنے بندے مسلمان کو ساتھ اس چیز کے کہ چاہتا ہے جیسا کہ اس کے علم میں پہلے گزر چکا ہے تاکہ اس کو ثواب دے اور اگر تیرا اللہ چاہتا تو اس کو نہ کرتے اور اس میں قبول ہونا مسلمان کی دعا کا ہے اور اکرام اس کا زندگی میں اور بعد مرنے کے اور سوائے اس کے اور فوائد سے جو تامل سے ظاہر ہوتے ہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ قبول کیا اللہ نے اس کی دعا کو بیچ بچانے گوشت اس کے مشرکین سے اور نہ منع کیا ان کو ان کے قتل کرنے سے واسطے اس چیز کے کہ ارادہ کیا اللہ نے اکرام کرنے اس کے سے ساتھ شہادت کے اور اس کی کرامت سے ہے بچانا اس کا ہتک عزت اس کی سے ساتھ کاٹنے اس کے اور اس میں بیان ہے اس چیز کا کہ تھے اس پر مشرکین قریش تعظیم کرتے حرم مکہ سے اور تعظیم حرام کے مہینوں سے۔ (فتح)

٣٧٧٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ الَّذِىْ قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُوْ سِرْوَعَةَ.

٣٧٧٨۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جس نے خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا وہ ابوسروعہ تھا۔

فائدہ: ابوسروعہ کا نام عقبہ بن حارث ہے اور عقبہ سے روایت ہے کہ میں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا بلکہ ابومیسرہ نے ان کو قتل کیا تھا۔

٣٧٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّحَاجَةٍ يُّقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ رِّعْلٌ وَّذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُّقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا

٣٧٧٩۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر آدمیوں کو کسی کام کے واسطے بھیجا ان کو قاری کہا جاتا تھا یعنی وہ اصحاب رضی اللہ عنہم قرآن کے قاری تھے سو پیش آئے ان کو ساتھ جنگ کے دو قبیلے قوم بنی سلیم میں سے یعنی رعل اور ذکوان نزدیک کنویں کے جس کا بئر معونہ کہا جاتا ہے تو قوم مسلمانوں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی ہم نے تمہارا ارادہ نہیں کیا یعنی ہمارا ارادہ تم سے لڑنے کا نہیں ہم تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی

إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِيْ حَاجَةٍ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ أَبَعْدَ الرُّكُوْعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَآءَةِ.

کام کے واسطے جاتے ہیں تو کافروں نے ان کو مار ڈالا تو حضرت ﷺ نے ایک مہینے نماز فجر میں ان پر بد دعا کی اور یہ ابتداء قنوت کا ہے اور ہم اس سے پہلے قنوت نہیں پڑھتے تھے کہا عبدالعزیز راوی نے کہ ایک مرد نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا قنوت رکوع کے بعد ہے یا قرأت سے فارغ ہونے کے وقت انہوں نے کہا نہیں بلکہ وقت فارغ ہونے کے قرأت سے۔

فائدہ: قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کام یہ تھا کہ قبیلہ رعل وغیرہم نے مدد مانگی تھی حضرت ﷺ سے دشمن پر تو حضرت ﷺ نے ان کو ستر انصاریوں سے مدد دی اور ایک روایت میں ہے کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنولحیان حضرت ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے گمان کیا ہے ہم مسلمان ہوئے ہم اپنی قوم پر آپ ﷺ سے مدد مانگتے ہیں اور جائز ہے کہ انہوں نے ظاہر میں حضرت ﷺ سے مدد مانگی ہو اور ان کی نیت دغا کرنے کی ہو اور احتمال ہے کہ انہوں نے اسلام کی دعوت کرنے کے واسطے مدد مانگی ہو نہ واسطے لڑائی کے اور یہ جو کہا کہ وہ قاری تھے تو بیان کیا قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ دن کو لکڑیاں لاتے تھے اور رات کو نماز پڑھتے تھے اور قرآن کا درس کرتے تھے اور سیکھتے تھے۔ (فتح)

٣٧٨٠۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ.

٣٧٨٠۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی رکوع کے بعد عرب کی کئی قوموں پر بد دعا کرتے تھے۔

٣٧٨١۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّآءَ فِيْ زَمَانِهِمْ

٣٧٨١۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنولحیان نے حضرت ﷺ سے مدد مانگی دشمن پر سو حضرت ﷺ نے ان کو ستر قاریوں سے مدد دی ہم اس زمانے میں ان کا نام قاری رکھتے تھے وہ دن کو لکڑیاں لاتے تھے اور رات کو نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ جب کنویں معونہ میں پہنچے تو کافروں نے ان کو مار ڈالا اور ان کے ساتھ دغا کیا سو یہ خبر حضرت ﷺ کو پہنچی حضرت ﷺ نے ایک

كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ وَغَدَرُوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ فِي الصُّبْحِ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا فِيْهِمْ قُرْاٰنًا ثُمَّ إِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ زَادَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أُولٰٓئِكَ السَّبْعِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا كِتَابًا نَّحْوَهُ.

مہینہ قنوت پڑھی بددعا کرتے تھے صبح کی نماز میں چند قوموں پر عرب کی قوموں سے رعل پر اور ذکوان پر اور عصیہ پر اور بنو لحیان پر انس رضی اللہ عنہ نے کہا سو ہم نے ان کے حق میں قرآن پڑھا پھر یہ قرآن منسوخ ہوا یعنی تلاوت اس کی کہ ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے ملے سو وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم کو راضی کیا اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے روایت کی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھی عرب کی چند قوموں پر بددعا کرتے تھے رعل پر اور ذکوان پر اور عصیہ پر اور بنو لحیان پر اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ستر قاری انصار میں تھے شہید ہوئے کنویں معونہ میں قرآن کے معنی کتاب ہیں۔

فائدہ: ذکر بنو لحیان کا اس قصے میں وہم ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ بنو لحیان تو خبیب رضی اللہ عنہ کے قصے میں تھے رجیع کے جنگ میں جو اس سے پہلے ہے۔ (فتح)

٣٧٨٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهُ أَخٌ لِأُمِّ سُلَيْمٍ فِيْ سَبْعِيْنَ رَاكِبًا وَّكَانَ رَئِيْسَ الْمُشْرِكِيْنَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلَاثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُوْنُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِيْ أَهْلُ

٣٧٨٢۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماموں کو ستر سواروں میں بھیجا اور مشرکین کا سردار عامر بن طفیل تھا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیز میں اختیار دیا سو کہا کہ گنوار لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت رہیں اور شہری لوگ میرے ماتحت رہیں یا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوں یا میں دو ہزار اہل غطفان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑوں گا سو عامر کو ام فلاں کے گھر میں طاعون پہنچا یعنی پس ظاہر ہوئی اس کے

الْمَدَرِ أَوْ أَكُوْنُ خَلِيْفَتَكَ أَوْ أَغْزُوْكَ بِأَهْلِ غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَّأَلْفٍ فَطُعِنَ عَامِرٌ فِيْ بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِيْ بَيْتِ امْرَأَةٍ مِّنْ اٰلِ فُلَانٍ ائْتُوْنِيْ بِفَرَسِيْ فَمَاتَ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُوْ أُمِّ سُلَيْمٍ وَّهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ كُوْنَا قَرِيْبًا حَتّٰى اٰتِيَهُمْ فَإِنْ اٰمَنُوْنِيْ كُنْتُمْ قَرِيْبًا وَإِنْ قَتَلُوْنِيْ أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ أَتُؤْمِنُوْنِيْ أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَئُوْا إِلٰى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهٗ حَتّٰى أَنْفَذَهٗ بِالرُّمْحِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِيْ رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ إِنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کان کی جڑ سے ایک غدود بڑی مانند اس غدود کی جو اونٹ پر ظاہر ہوتی ہے سو اس نے کہا کہ پہنچا مجھ کو طاعون مثل غدود اونٹ کی بیچ گھر ایک عورت کے فلانے کی آل سے میرا گھوڑا میرے پاس لاؤ اور اس کا گھوڑا لایا گیا وہ اس پر سوار ہوا سو اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر مر گیا سو چلا حرام رضی اللہ عنہ اور ایک مرد لنگڑا اور ایک مرد فلاں کی اولاد سے حرام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم دونوں مجھ سے قریب رہو یہاں تک کہ میں ان کے پاس جاؤں سو اگر انہوں نے مجھ کو امان دی تو تم مجھ سے قریب ہو گے اور اگر انہوں نے مجھ کو مار ڈالا تو تم اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جانا یعنی باقی اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس کہ تمہارے ساتھ ہیں سو حرام رضی اللہ عنہ نے جا کر کافروں سے کہا کہ کیا تم مجھ کو امان دیتے ہو کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاؤں سو وہ ان سے حدیث بیان کرنے لگا سو کافروں نے ایک مرد کی طرف اشارہ کیا اس نے ان کو پیچھے سے آ کر نیزہ مارا یہاں تک کہ اس کو ان کی ایک طرف سے دوسری طرف نکالا ان نے کہا اللہ اکبر قسم ہے کعبے کے رب کی میں نے مراد پائی یعنی شہادت سو ملا مرد یعنی حرام رضی اللہ عنہ کا ساتھی ساتھ مسلمانوں کے سو کافروں نے سب مسلمانوں کو مار ڈالا سوائے لنگڑے کے کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر تھے یعنی وہ پہاڑ کے چوٹی پر چڑھ گئے سو اللہ نے ہم پر ان کے حق میں قرآن اتارا پھر اس کی تلاوت منسوخ ہوئی یعنی پس نہ باقی رہا واسطے اس کے حکم حرمت قرآن کا مانند حرام ہونے اس کے جنبی پر اور سوائے اس کے اور وہ قرآن یہ ہے کہ بے شک ہم اپنے رب سے ملے سو وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم کو راضی کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ بددعا کی قبیلے رعل پر اور ذکوان پر اور بنولحیان پر اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ

اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

فائدہ: یہ جو کہا فلحق الرجل سو احتمال ہے کہ مراد اس مرد سے حرام رضی اللہ عنہ کا ساتھی ہو یعنی وہ مرد مسلمانوں سے ملا اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ اس کے قاتل حرام رضی اللہ عنہ کا ہو یعنی اس نے حرام رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا پھر وہ مرد نیزہ مارنے والا اپنی قوم مشرکین سے ملا پھر سب جمع ہو کے مسلمانوں پر جا پڑے اور ان کو مار ڈالا یا یہ معنی ہیں کہ وہ مرد حرام رضی اللہ عنہ کا ساتھی حرام کے ساتھ ملا یعنی کافروں نے ان کو اور ان کے ساتھی کو بھی مار ڈالا اور یا یہ معنی ہیں کہ جس نے حرام رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا تھا وہ قوم مشرکین میں ملا اور سب نے مل کر مسلمانوں کا مار ڈالا۔ (فتح)

٣٧٨٣۔ حَدَّثَنِیْ حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهُ عَلٰى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

٣٧٨٣۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جب حرام رضی اللہ عنہ کو بئر معونہ کے دن نیزہ لگا اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے تو انہوں نے خون لیا اس طرح یعنی زخم کی جگہ سے اور اس کو اپنے منہ اور سر پر چھڑکا پھر کہا قسم ہے رب کعبہ کی میں مراد کو پہنچا۔

٣٧٨٤۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْخُرُوْجِ حِيْنَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَذٰى فَقَالَ لَهُ أَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَظَرَهُ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَایَ فَقَالَ أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ

٣٧٨٤۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اجازت مانگی جبکہ کافروں نے ان کو سخت تکلیف دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی امید رکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو بھی امید ہے سو ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے لیے منتظر رہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ظہر کے وقت ان کے پاس آئے اور ان کو پکارا اور فرمایا کہ اپنے پاس والوں کو نکال دے یعنی تا کہ ہماری بات کو کوئی اور نہ سنے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ تو دونوں میری بیٹیاں ہیں یعنی میرے پاس کوئی غیر آدمی نہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے جانا کہ بے شک مجھ کو

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصُّحْبَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوْجِ فَأَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتّٰى أَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا فِيْهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُوْ عَائِشَةَ لِأُمِّهَا وَكَانَتْ لِأَبِيْ بَكْرٍ مِنْحَةٌ فَكَانَ يَرُوْحُ بِهَا وَيَغْدُوْ عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَفْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِّنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَ خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتّٰى قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ.

ہجرت کی اجازت ہوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چاہتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ساتھ ہو گے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں کہ میں نے ان کو ہجرت کے واسطے تیار رکھا ہے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور اس کا نام جدعا تھا سو دونوں سوار ہوئے اور چلے یہاں تک کہ ثور پہاڑ کی غار میں آئے اور اس میں چھپے اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن طفیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مادری بھائی کا غلام تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹنی شیر دار تھی وہ اس کے ساتھ صبح شام اہل مکہ میں کرتا تھا اور پچھلی رات دونوں کے پاس دودھ پلانے جاتا تھا پھر وہاں سے بکریوں کو ہانکتا تھا تو کوئی چرواہا اس کو معلوم نہ کرتا تھا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار ثور سے نکلے تو عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ مدینے کی طرف نکلا کہ دونوں باری باری سے اس کو اپنے پیچھے چڑھاتے تھے یہاں تک کہ مدینے میں آئے سو شہید ہوئے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بئر معونہ کے دن۔

فائدہ: یہ حدیث پوری اور اس کی شرح ہجرت کے بابوں میں گزر چکی ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ذکر کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس جگہ اس ٹکڑے کو واسطے ذکر عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے تا کہ تنبیہ کریں اس پر کہ وہ سابقین میں سے تھے۔ (فتح)

وَعَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِيْنَ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هٰذَا فَأَشَارَ إِلٰى قَتِيْلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ هٰذَا عَامِرُ بْنُ

عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قاری لوگ بئر معونہ میں شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ قید ہوئے تو عامر بن طفیل نے ان سے کہا کہ یہ کون ہے اور ایک مقتول کی طرف اشارہ کیا تو عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ یہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہیں عامر بن طفیل نے کہا البتہ میں نے ان کو شہید

فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَآءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيْبُوْا وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوْا رَبَّهُمْ فَقَالُوْا رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيْبَ يَوْمَئِذٍ فِيْهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَآءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا.

ہونے کے بعد دیکھا کہ ان کی لاش آسمان کی طرف اٹھائی گئی یہاں تک کہ میں آسمان کی طرف دیکھتا ہوں جو ان کے اور زمین کے درمیان ہے پھر ان کی لاش زمین پر رکھی گئی سو حضرت ﷺ کو ان کی خبر آئی حضرت ﷺ نے ان کے مرنے کی خبر دی اور فرمایا کہ تمہارے ساتھی شہید ہوئے اور بے شک انہوں نے اللہ سے سوال کیا کہ الٰہی ہمارے بھائیوں کو ہمارے حال سے خبر کر دے ساتھ اس کے کہ ہم تجھ سے راضی ہوئے اور تو ہم سے راضی ہو سو اللہ نے ان کو ان کے حال سے خبر دی اور شہید ہوئے ان میں اس دن عروہ بن اسماء رضی اللہ عنہ پس نام رکھا گیا عروہ رضی اللہ عنہ ساتھ اس کے اور منذر بن عمرو پس نام رکھا گیا ساتھ اس کے منذر۔

فائدہ: ذکر کیا ہے واقدی نے کہ فرشتوں نے ان کو چھپایا اور ان کو مشرکوں نے نہ دیکھا یعنی بعد پوشیدہ ہونے کے ان کی لاش کے اور اس میں تعظیم ہے واسطے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے اور ڈرانا ہے واسطے کفار کے اور یہ جو کہا کہ نام رکھا گیا عروہ رضی اللہ عنہ ساتھ اس کے تو بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے ابن زبیر ہیں زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام عروہ رکھا تھا جب کہ ان کے گھر میں پیدا ہوئے ساتھ نام عروہ بن اسماء رضی اللہ عنہ کے اور عروہ بن اسماء رضی اللہ عنہ کے قتل اور عروہ بن زبیر کے پیدا ہونے کے درمیان کئی اوپر دس برس کا فاصلہ ہے اور نام رکھا گیا اس کا منذر یعنی نام رکھا زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا منذر اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جدا کیا ہے اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تا کہ بیان کرے موصول کر مرسل سے یعنی پہلی حدیث موصول ہے ساتھ ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیچ اس کے اور یہ حدیث یعنی قصہ کنویں معونہ کا ہشام بن عروہ نے مرسل بیان کیا ہے اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں اور وجہ تعلق اس کے کی ساتھ اس کے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کی جہت سے ہے اس واسطے کہ ذکر کیا گیا ہے بیچ شان ہجرت کے کہ وہ بھی ان کے ساتھ تھا اور اس میں ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ﷺ غار سے نکلے تو وہ بھی ان کے ساتھ مدینے کی طرف نکلا۔ (فتح) اگر کوئی کہے کہ حدیث سابق سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام رضی اللہ عنہ عامر بن طفیل کے مرنے کے بعد چلے تھے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ قاریوں کے شہادت کے وقت زندہ تھے تو اس کا جواب یہ ہے لفظ فانطلق حدیث سابق میں اس کے قول بعث پر معطوف ہے نہ مات پر۔

٣٧٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

٣٧٨٥۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ.

مہینہ قنوت پڑھی بعد رکوع کے رعل اور ذکوان پر بددعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ عصیہ نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

٣٧٨٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا يَعْنِيْ أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا حِيْنَ يَدْعُوْ عَلَى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَّلَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ.

٣٧٨٦۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ بددعا کی ان لوگوں پر جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو بئر معونہ میں قتل کیا جب کہ بددعا کرتے تھے رعل اور ذکوان پر اور بنولحیان پر اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی انس رضی اللہ عنہ نے کہا سو اتارا اللہ نے ان لوگوں کے حق میں جو کنویں معونہ میں مارے گئے قرآن جس کو ہم نے پڑھا یہاں تک کہ اس کے بعد منسوخ ہوا ہماری قوم کو پیغام پہنچا دو کہ البتہ ہم اپنے رب سے ملے سو وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

٣٧٨٧۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِيْ عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ

٣٧٨٧۔ عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت پڑھنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا ہاں درست ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے یا پیچھے کہا اس سے پہلے میں نے کہا کہ فلاں نے مجھ کو تجھ سے خبر دی کہ تم نے کہا ہے کہ رکوع کے بعد ہے کہا وہ جھوٹا ہے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی اس کا بیان یوں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر قاریوں کو ایک قوم مشرکین کی طرف بھیجا تھا اور ان کے اور

بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ وَهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا إِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ.

حضرت ﷺ کے درمیان عہد تھا ان کی جہت سے پس غالب ہوئے وہ لوگ جن سے حضرت ﷺ کا عہد تھا تو حضرت ﷺ نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی ان پر بددعا کرتے تھے۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ بھیجا حضرت ﷺ نے قاریوں کو طرف ایک قوم مشرکین کی سو قتل کیا قاریوں کو ایک قوم مشرکین نے سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ حضرت ﷺ کا عہد تھا پس معلوم ہوا کہ جن کے ساتھ عہد تھا وہ اور لوگ تھے اور جنہوں نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو قتل کیا وہ اور لوگ تھے اور یہ کہ عہد والے قوم بنی عامر سے تھے اور ان کا سردار ابو براء تھا اور دوسرا گروہ وہ قوم بنی سلیم میں سے تھا اور یہ کہ عامر بن طفیل نے ارادہ کیا دغا بازی کا ساتھ اصحاب رضی اللہ عنہم حضرت ﷺ کے سو بلایا بنی عامر کو طرف لڑائی ان کی کے سو وہ اس سے باز رہے انہوں نے کہا کہ ہم ابو براء کا ذمہ نہیں توڑتے تو اس نے عصیہ اور ذکوان سے مدد مانگی انہوں نے اس کا کہا مانا سو انہوں نے قاریوں کو مار ڈالا۔ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ.

باب ہے بیان میں جنگ خندق کے اور اس کا نام احزاب بھی ہے کہا موسیٰ بن عقبہ نے کہ وہ شوال میں تھا ہجری کے چوتھے سال میں تھا۔

فائدہ: یعنی اس جنگ کے دو نام ہیں ایک خندق اور ایک احزاب اور احزاب کے معنی ہیں کفار کے گروہ اور اس کا نام جنگ خندق اس واسطے رکھا گیا کہ اس میں مدینے کے گرد کھائی کھودی گئی تھی حضرت ﷺ کے حکم سے اور یہ تدبیر حضرت ﷺ کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بتلائی تھی جیسا کہ اصحاب مغازی نے ذکر کیا ہے کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے کہا کہ ہمارے ملک میں یعنی فارس میں دستور تھا کہ جب کوئی ہم کو گھیر لیتا تھا تو ہم اپنے گرد کھائی کھودتے تھے سو حکم کیا حضرت ﷺ نے کھائی کھودنے کا گرد مدینے کے اور کام کیا اس میں ساتھ ذات مبارک اپنی کے واسطے رغبت دینے مسلمانوں کے تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے اس کے کھودنے کی طرف جلدی کی یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوئے ادھر سے کفار کے لشکروں نے مسلمانوں کو آ گھیرا اور اس کا نام جنگ احزاب اس واسطے رکھا گیا کہ کافروں کے کئی گروہ جمع ہو کر مسلمانوں پر چڑھ آئے تھے اور وہ قریش تھے اور غطفان اور یہود اور جو ان کے تابع تھے اور تحقیق اللہ نے اتارا ہے اس قصے کو بیچ ابتداء سورہ احزاب کے اور ذکر کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے کہ بنی نضیر کے

قتل ہونے کے بعد حیی بن اخطب مکے کی طرف نکلا اور قریش کو مسلمانوں کی لڑائی کی طرف رغبت دلائی اور نکلا کنانہ بن ربیع کوشش کرتا بنی غطفان میں اور رغبت دلاتا تھا ان کو حضرت ﷺ کی لڑائی پر اس شرط پر کہ ان کے واسطے آدھا پھل خیبر کا ہے تو عیینہ بن حصن نے اس کا حکم قبول کیا اور لکھا انہوں نے طرف ہم قسموں اپنے کی بنی اسد سے سو متوجہ ہوا طرف ان کی طلحہ ان لوگوں میں جو اس کے تابع ہوئے اور نکلا ابو سفیان بن حرب ساتھ قریش اور اترے مر الظہران (ایک جگہ کا نام ہے) میں تو بعض لوگ بنی سلیم سے ان کی مدد کو آئے سو سب مل کر بہت بڑا لشکر ہو گیا پس یہ ہیں وہ لوگ جن کا نام اللہ نے احزاب رکھا یعنی کفار کے گروہ اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور مسلمانوں کا لشکر تین ہزار تھا کافر لوگ بیس دن مدینے کو گھیرے رہے نہ تھی درمیان ان کے لڑائی مگر تیر اندازی اور پتھر پھینکنا اس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا وہی ان کی موت کا سبب ہوا اور ذکر کیا ہے اہل مغازی نے سب کفار کے لشکر بھاگنے کا اور یہ کہ نعیم بن مسعود نے ان کے درمیان فتنہ فساد ڈالا سو وہ آپس میں مختلف ہوئے اور یہ حضرت ﷺ کے حکم سے تھا یعنی حضرت ﷺ نے اس کو اس کا حکم کیا تھا کہ ان کے درمیان فتنہ فساد ڈالے پھر اللہ نے نہایت سخت ہوا چلائی کہ اس نے ان کی آگ کو بجھایا اور ان کے خیموں کا اکھاڑ ڈالا تو گھبرا کے سب کافر بھاگ گئے کوئی نہ ٹھہر سکا اور کفایت کی اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی سے۔

۳۷۸۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ.

۳۷۸۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضرت ﷺ نے ان کو جنگ احد کے دن ملاحظہ فرمایا اور وہ چودہ برس کے تھے سو ان کو جہاد کی اجازت نہ دی اور پھر ان کو خندق کے دن ملاحظہ فرمایا اور وہ پندرہ برس کے تھے تو ان کو جہاد کی اجازت دی۔

فائدہ: عرض الجیش کے معنی ہیں امتحان کرنا لشکر کے احوال کا پہلے مباشرت قتال کے واسطے نظر کرنے کہ ان کی شکلوں میں اور ان کی منازل کی ترتیب میں اور سوائے اس کے اور کہا کرمانی نے کہ اجازہ کے معنی ہیں کہ ان کو غنیمت سے حصہ دیا اور یہ معنی غلط ہیں اس واسطے کہ جنگ خندق میں غنیمت نہ تھی۔ (فتح)

۳۷۸۹۔ حَدَّثَنِيْ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۷۸۹۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق میں حضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور اصحاب رضی اللہ عنہم خندق کھودتے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھاتے تھے سو حضرت ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ.

نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے مہاجرین اور انصار کو۔

فائدہ: ابن بطال نے کہا کہ یہ قول ابن رواحہ کا ہے یعنی حضرت ﷺ نے اس کو پڑھا اگرچہ آپ ﷺ کے لفظ سے نہیں حضرت ﷺ اس کے ساتھ شاعر نہیں بنتے اور شاعر تو اس کو کہا جاتا ہے جو قصد کرے شعر کا اور جانے سبب کو اور وتد کو اور اس کے تمام معنی کو زحاف سے اور مانند اس کے سے اسی طرح کہا ابن بطال نے اور علم سبب اور وتد کا آخر تک سوائے اس کے کچھ نہیں کہ سیکھا ہے لوگوں نے اس کو عروض سے جس کی ترتیب خلیل نے گھڑی اور تھے اشعار جاہلیت کے اور پہلے اور دوسرے طبقے کے اسلام کے شاعروں سے پہلے تصنیف کرنے خلیل کے عروض کو یعنی علم عروض کا خلیل نے بنایا ہے اور اسلام کے پہلے اور دوسرے طبقے کے شاعروں کے شعر اس سے پہلے کے ہیں پس صحیح ہوا قول اس کا کہ سبب کا جاننا شاعری کی شرط ہے۔ (فتح)

٣٧٩٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهُ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا.

٣٧٩٠۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ خندق کی طرف نکلے سو ناگہاں دیکھا کہ مہاجرین اور انصار خندق کھودتے ہیں سرد صبح میں اور ان کے پاس غلام نہ تھے جو ان کے واسطے یہ کام کرتے یعنی اصحاب رضی اللہ عنہم اس میں خود اپنے ہاتھ سے اس واسطے کام کرتے تھے وہ اس کی طرف محتاج تھے کوئی غلام خادم ان کے پاس نہ تھا نہ واسطے مجرد رغبت کے بیچ اجر کے سو جب حضرت ﷺ نے دیکھا جو ان کو تکلیف اور بھوک ہے تو فرمایا الٰہی بے شک سچی زندگی آخرت کی زندگی ہے سو بخش دے مہاجرین اور انصار کو تو اصحاب رضی اللہ عنہم نے حضرت ﷺ کے جواب میں کہا کہ ہم نے محمد ﷺ سے بیعت کی ہے جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے اس سبب کا جس کی وجہ سے حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی نہیں سچی زندگی مگر آخرت کی زندگی الخ اور اس میں ہے کہ شعر کے پڑھنے سے کام میں خوش دلی ہوتی ہے اور ساتھ اس کے جاری

ہوئی ہے عادت ان کی لڑائی میں۔(فتح)

۳۷۹۱۔حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا قَالَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ قَالَ يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّيْ مِنَ الشَّعِيْرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَّهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيْحٌ مُّنْتِنٌ.

۳۷۹۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودنے لگے اور اپنی پیٹھوں پر مٹی اٹھانے لگے اور وہ کہتے تھے کہ ہم نے محمد ﷺ سے بیعت کی ہے جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہیں گے اور حضرت ﷺ ان کے جواب میں فرماتے تھے الٰہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے مہاجرین اور انصار کو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کو ایک مٹھی جو ملتی تھی بودار چربی کے ساتھ پکا کر مسلمانوں کے آگے رکھی جاتی تھی اور مسلمان بھوکے تھے اور وہ بدمزہ تھی حلق میں بدبودار تھی یعنی نہایت پرانی چربی تھی یہاں تک کہ سڑ کے گندی ہوگئی تھی۔

۳۷۹۲۔حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَآءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَّا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ اِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِاِمْرَاَتِيْ رَاَيْتُ

۳۷۹۲۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق کے دن کھائی کھودتے تھے یعنی واسطے روک کے درمیان اپنے اور کافروں کے سو زمین کا ایک قطعہ نہایت سخت یا ایک پتھر سخت آگے آیا کہ اصحاب رضی اللہ عنہم اس کو کھود نہ سکے سو اصحاب رضی اللہ عنہم حضرت ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یہ قطعہ زمین کا بڑا سخت ہے جو خندق میں پیش آیا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں خندق میں اترتا ہوں پھر حضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے پیٹ پر پتھر بندھا تھا یعنی بسبب شدت بھوک کے اور ہم تین دن ٹھہرے کوئی چیز نہ چکھی یعنی ہم کو تین دن کوئی چیز کھانے کو نہ ملی سو حضرت ﷺ نے کدال لے کر اس پر مارا تو ہوگئی وہ زمین ریت پھسلتی جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یا

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَّا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِيْ. شَعِيْرٌ وَّعَنَاقٌ فَذَبَحَتِ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْاَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ اَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِّيْ فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهٗ قَالَ كَثِيْرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى اٰتِيَ فَقَالَ قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ قَالَ وَيْحَكِ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَمَنْ مَّعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ إِذَا اَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلٰى اَصْحَابِهٖ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِيْ هٰذَا وَاَهْدِيْ فَإِنَّ النَّاسَ اَصَابَتْهُمْ مَّجَاعَةٌ.

حضرت ﷺ مجھ کو اجازت ہو کہ میں گھر جاؤں یعنی اور حضرت ﷺ نے مجھ کو اجازت دی میں نے جا کر اپنی عورت سے کہا کہ میں نے حضرت ﷺ کا ایسا حال دیکھا کہ اس میں صبر نہیں ہو سکتا یعنی بھوک سے نہایت بے قرار ہیں آپ ﷺ کو صبر کرنے کی طاقت نہیں سو کیا تیرے پاس کچھ چیز ہے اس نے کہا میرے پاس کچھ جو ہیں یعنی تین سیر اور ایک بکری کا بچہ سو انہوں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور جو پیسے یہاں تک کہ ہم نے گوشت کو ہانڈی میں ڈالا پھر میں حضرت ﷺ کے پاس آیا اور حالانکہ آٹا خمیر ہوا تھا اور ہانڈی پتھروں پر تھی پکنے کے قریب تھی سو میں نے کہا یا حضرت ﷺ میرے گھر میں تھوڑا سا کھانا ہے سو آپ ﷺ اور ایک دو اور آدمی چلیں فرمایا کھانا کتنا ہے میں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا جتنا تھا آپ ﷺ نے فرمایا بہت ہے اور خوب ہے فرمایا اپنی بیوی سے کہنا کہ نہ نکالے ہانڈی اور نہ روٹی کو تنور سے یہاں تک کہ میں آؤں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اٹھ کھڑے ہو سو مہاجرین کھڑے ہوئے جب جابر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس گئے تو کہا کہ تیرا بھلا ہو حضرت ﷺ مہاجرین اور انصار کو اور جو ان کے ساتھ ہیں سب کو لائے اس کی بیوی نے کہا کیا تجھ سے حضرت ﷺ نے پوچھا تھا کہ کتنا کھانا ہے انہوں نے کہا ہاں حضرت ﷺ نے فرمایا اندر آؤ اور ہجوم نہ کرو سو حضرت ﷺ روٹیوں کو توڑنے لگے اور ہانڈی اور تنور کو ڈھانکتے تھے جب کہ اس سے کچھ لیتے تھے اور اس کو اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے قریب کرتے تھے پھر گوشت کو ہانڈی سے لیتے تھے پس ہمیشہ رہے روٹی توڑتے اور گوشت نکالتے یہاں تک کہ سب کا پیٹ بھر گیا اور کچھ روٹی اور گوشت باقی رہا

فرمایا کو تم کھاؤ اور تحفہ بھیجو اپنے ہمسائیوں کو اس واسطے کہ لوگ
بھوکے ہیں۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا یعنی بھوک کے سبب سے اور ایک روایت میں ہے کہ پہنچی ان کو بھوک سخت یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے پیٹ پر پتھر باندھا بھوک کے سبب سے اور فائدہ بیچ پیٹ پر باندھنے کے یہ ہے کہ آدمی بھوک سے ضعیف ہو جاتا ہے سو اس سبب سے پیٹھ کے ٹیڑھا ہونے کا خوف ہوتا ہے سو جب اس پر پتھر رکھا جائے اور اس پر پٹی باندھی جائے تو اس سے پیٹھ قائم رہتی ہے اور کہا کرمانی نے کہ پیٹ پر پتھر کا باندھنا شاید واسطے مٹانے گرمی بھوک کے تھا ساتھ سردی پتھر کے یا اس واسطے کہ وہ پتلے پتھر تھے بقدر پیٹ کے سخت کرتے ہیں انتڑیوں کو پس نہیں تحلیل ہوتی کوئی چیز پیٹ سے پس نہیں حاصل ہوتا ضعف زائد بسبب تحلل کے اور یہ جو کہا کہ ہم نے تین دن کوئی چیز نہ چکھی تو یہ جملہ معترضہ ہے وارد کیا ہے اس کو بیان کرنے سبب کے بیچ باندھنے حضرت ﷺ کے پتھر کو پیٹ پر اور یہ جو کہا کہ ہوگئی ریت پھسلتی تو احمد اور نسائی نے براء سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ﷺ نے ہم کو خندق کھودنے کا حکم دیا تو ایک پتھر ہمارے آگے آیا اس میں کدال نہیں لگتا تھا تو ہم نے اس کی حضرت ﷺ سے شکایت کی سو حضرت ﷺ نے آکر کدال لیا اور فرمایا بسم اللہ سو ایک ضرب ماری سو اس کی تہائی توڑ ڈالی اور فرمایا اللہ اکبر مجھ کو شام کے ملک کی کنجیاں ملیں قسم ہے اللہ کی البتہ میں اس کے سرخ محل اب دیکھ رہا ہوں پھر دوسری ضرب ماری سو اس کی ایک تہائی اور توڑ ڈالی سو فرمایا کہ اللہ اکبر مجھ کو فارس کی کنجیاں ملیں قسم ہے اللہ کی البتہ میں مدائن کے سفید محل اب دیکھ رہا ہوں پھر تیسری ضرب ماری اور اس کی باقی تہائی توڑ ڈالی اور فرمایا اللہ اکبر مجھ کو یمن کی کنجیاں ملیں فرمایا قسم ہے اللہ کی البتہ میں صنعاء کے دروازے اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے ہم کو دس دس مرد کو دس دس گز کی خندق کی لکیر مار دی کہ اتنے آدمی اتنا اتنا کھودیں اور یہ جو کہا کہ اٹھ کھڑے ہو تو ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ سب اٹھ کھڑے ہو اور یہ روایت واضح تر ہے اس واسطے کہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ﷺ نے اس کے ساتھ مہاجرین کو خاص نہیں کیا پس مراد یہ ہے کہ کھڑے ہوئے مہاجرین اور جو ان کے ساتھ تھے اور یہ جو اس نے کہا کہ کیا تم سے حضرت ﷺ نے پوچھا تھا کہ کتنا کھانا ہے اس نے کہا ہاں تو اس روایت میں اختصار ہے اور اس کا بیان یونس کی حدیث میں ہے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اتنا شرمایا جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا میں نے کہا کہ آئی بہت خلقت اور ایک صاع جو کے اور ایک بکری کے بچے کے سو میں اپنی عورت کے پاس آیا میں نے کہا کہ تو رسوا ہوئی کہ حضرت ﷺ سب خندق والوں کو ساتھ لائے اس نے کہا کہ کیا حضرت ﷺ نے تجھ سے پوچھا کہ کھانا کتنا ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا اللہ اور اس کا

رسول خوب جانتے ہیں اور حالانکہ ہم نے آپ ﷺ کو خبر دی جو ہمارے پاس ہے تو اس نے میرا سب غم دور کیا اور باب کی آئندہ حدیث میں ہے کہ میں اپنی عورت کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ اللہ تیرے ساتھ ایسا ایسا کرے کہ تو بہت آدمی لایا اور کھانا تھوڑا ہے اور اس حدیث کے ابتداء میں مذکور ہے کہ اس کی عورت نے کہا کہ نہ رسوا کریوں مجھ کو ساتھ حضرت ﷺ کے اور جو آپ ﷺ کے ساتھ ہیں تو میں نے آکر حضرت ﷺ سے چپکے سے کہا اور ان کے درمیان تطبیق یوں ہے کہ اس کی عورت نے اول اس کو وصیت کی تھی کہ حضرت ﷺ کو حال بتلا دے سو جب جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا کہ حضرت ﷺ سب لوگوں کو ساتھ لائے ہیں تو عورت نے گمان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت ﷺ سے حال نہیں کہا پھر جب جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو بتلا دیا تھا تو اس کا غم دور ہوا واسطے معلوم کرنے اس عورت کے ساتھ ممکن ہونے خرق عادت کے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر زیادہ ہونے عقل اس عورت کے اور کمال فضل اس کے اور تحقیق واضح ہوا ہے واسطے اس کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ کے بیچ قصے کھجور کے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو وصیت کی جب کہ حضرت ﷺ ان کی ملاقات کو گئے کہ حضرت ﷺ سے کلام نہ کرے پھر جب حضرت ﷺ نے پھرنے کا ارادہ کیا تو اس نے حضرت ﷺ کو پکارا کہ یا حضرت ﷺ میرے اور میرے خاوند کے حق میں دعا خیر کیجئے فرمایا اللہ رحمت کرے تجھ پر اور تیرے خاوند پر تو جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو جھڑ کا اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تو گمان کرتا تھا کہ اللہ اپنے رسول کو میرے گھر میں لائے پھر نکلیں اور میں آپ ﷺ سے دعا نہ مانگوں روایت کیا ہے اس کو احمد نے ساتھ اسناد حسن کے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ﷺ نے دس دس آدمیوں کو بٹھایا سو سب نے پیٹ بھر کے کھایا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے کھایا اور اپنے ہمسایوں کو تحفہ بھیجا پھر حضرت ﷺ گھر سے نکلے تو کھانے کی برکت دور ہوئی اور پہلے گزر چکی ہے علامات نبوت میں حدیث انس رضی اللہ عنہ کی بیچ بہت ہونے کھانے تھوڑے کے بھی اور قصے میں جس کے دوہرانے کی حاجت نہیں۔ (فتح)

۳۷۹۳۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَآءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَیْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِیْدًا فَانْکَفَأْتُ اِلَی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ

۳۷۹۳۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے حضرت ﷺ کو سخت بھوک میں دیکھا سو میں اپنی بیوی کی طرف پھرا اور میں نے کہا کہ کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ﷺ بہت بھوکے ہیں سو اس نے میری طرف ایک تھیلا نکالا جس میں تین سیر جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا خوب موٹا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے سو وہ فارغ ہوئی میرے

رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ إِلٰى فَرَاغِيْ وَقَطَّعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَّعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِهَلْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى أَجِيْءَ فَجِئْتُ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِيْ فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِيْ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

فارغ ہونے تک اور اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا پھر میں حضرت ﷺ کی طرف پھرا سو میری عورت نے کہا کہ نہ رسوا کرنا مجھ کو ساتھ حضرت ﷺ کے اور جو آپ ﷺ کے ساتھ ہیں یعنی ساتھ اس طور کے کہ تو سب کو بلا لائے اور کھانے کے کم ہونے سے شرمندگی ہو سو میں نے آ کر حضرت ﷺ کو چپکے سے کہا میں نے کہا یا حضرت ﷺ ہم نے اپنی بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور میری بیوی نے ایک صاع جو پیسے جو ہمارے پاس تھے سو آپ ﷺ اور چند مرد آپ ﷺ کے ساتھ آئیں تو حضرت ﷺ نے پکارا کہ اے خندق کھودنے والو البتہ جابر رضی اللہ عنہ نے تمہاری دعوت کا کھانا تیار کیا ہے سو جلد چلو سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہ تم اپنی ہانڈی کو اتارنا اور نہ روٹی پکانا اپنے آٹے کی یہاں تک کہ میں آؤں سو حضرت ﷺ تشریف لائے لوگوں کے آگے چلتے یہاں تک کہ میں اپنی عورت کے پاس آیا اس نے کہا کہ اللہ تیرے ساتھ ایسا ایسا کرے یعنی اس کو بددعا دی میں نے اس کو کہا کہ میں نے کیا جو تو نے کہا سو اس نے آپ ﷺ کے واسطے آٹا نکالا حضرت ﷺ نے اس میں منہ مبارک سے لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کی طرف قصد کیا سو اس میں بھی لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ کسی روٹی پکانے والی عورت کو بلا سو چاہیے کہ میرے ساتھ روٹی پکائے اور چمچہ کے ساتھ اپنی ہانڈی سے گوشت نکالو اور اس کو چولہے سے نہ اتارو اور وہ ہزار آدمی تھے سو میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی کہ البتہ سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو کر کھانے کو چھوڑ دیا اور پھرے یعنی کھانے اور ہماری ہانڈی بدستور اسی طرح بھری گوشت سے جوش مارتی تھی اور ہمارا

آٹا بھی بدستور اتنا ہی موجود تھا پکتا جاتا تھا۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ وہ آٹھ سو یا نو سو تھے اور حکم واسطے عدد زائد کے ہے واسطے زیادہ ہونے علم اس کے اس واسطے کہ قصہ ایک ہے۔ (فتح)

٣٧٩٤۔ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ﴿إِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ﴾ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ.

٣٧٩٤۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ جب آئے تم پر کافر تمہاری اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور پتھرا گئیں آنکھیں اور پہنچے دل گلوں میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ آنا کافروں کا خندق کے دن تھا۔

فائدہ: اسی طرح واقع ہوئی ہے اس جگہ یہ حدیث مختصر اور نزدیک ابن مردویہ کے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آئے تمہاری اوپر کی طرف سے کہا مراد اس سے عیینہ بن حصن ہے اور تمہارے نیچے سے کہا کہ مراد اس سے ابو سفیان بن حرب ہے اور بیان کی ہے ابن اسحاق نے صفت اترنے ان کے کی کہا اترے قریش بیچ جگہ جمع ہونے سیلابی پانی کے دس ہزار آدمی تھے اپنے آدمیوں سے اور جو ان کے تابع ہوا بنی کنانہ اور تہامہ سے اور اترے بنو عیینہ ساتھ غطفان کے اور جو ان کے ساتھ تھے اہل نجد سے طرف احد کی نعمان میں اور نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سلمان رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی پیٹھ کوہ سلع کی طرف کی تین ہزار میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کفار کے درمیان خندق تھی اور عورتوں اور اولاد کو بلندیوں پر چڑھایا اور متوجہ ہوا حیی بن اخطب طرف قریظہ کے سو ہمیشہ رہا ساتھ اس کے کلام کرتا یہاں تک کہ انہوں نے دغا کیا اور عہد توڑ ڈالا جیسا کہ آئندہ باب میں آئے گا اور مسلمانوں کو ان کی دغا بازی کی خبر پہنچی تو سخت ہوئی ساتھ ان کے بلا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا یہ کہ دیں عیینہ بن حصن کو اور اس کے ساتھ والوں کو تیسرا حصہ مدینے کے پھلوں کا اس شرط پر کہ پلٹ جائیں تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع کیا اور کہا کہ جب ہم اور وہ دونوں شرک پر تھے تو وہ ہم سے کچھ امید نہ رکھتے تھے سو کس طرح کریں ہم یہ کام بعد اس کے کہ اکرام کیا اللہ نے ہم کو ساتھ اسلام کے اور عزت دی ہم کو ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ان کو اپنے مال دیں ہم ان کو نہیں دیں گے مگر تلوار یعنی ہم تلوار کے ساتھ ان سے لڑیں گے سو دشوار ہوا ساتھ مسلمانوں کے گھیراؤ یعنی مسلمان گھیراؤ سے بہت تنگ ہوئے یہاں تک کہ کلام کیا معتب وغیرہ منافقوں نے ساتھ نفاق کے اور اللہ نے یہ آیت اتاری کہ جب کہنے لگے منافق اور جن کے دل میں بیماری ہے کہ نہیں وعدہ دیا ہم کو اللہ نے اور اس کے رسول نے مگر ساتھ فریب کے کہا ابن اسحاق نے اپنی روایت میں کہ نہیں واقع ہوئی درمیان ان کے لڑائی مگر باہم تیراندازی لیکن عمرو بن عبد چند سوار لے کر خندق کے ایک تنگ طرف سے گھس آیا یہاں تک کہ پتھریلی

زمین میں پہنچا سو اکیلے نکلے واسطے لڑنے ساتھ اس کے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سو اس کو مار ڈالا پھر کافروں میں سے نوفل ابن عبداللہ نکلا تو اس کو زبیر رضی اللہ عنہ نے مار ڈالا اور باقی سوار شکست کھا کے بھاگ گئے اور روایت کی ہے بیہقی نے دلائل میں کہ ایک مرد نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اس نے کہا اے بھتیجے قسم ہے اللہ کی اگر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاتا تو کس طرح ہوتا ہم نے اپنے آپ کو دیکھا خندق کی رات سردی اور بارش کی رات میں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ جا کر قوم کفار کی خبر لائے اللہ اس کو قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اٹھائے گا سو قسم ہے اللہ کی کوئی کھڑا نہ ہوا پھر دوسری بار فرمایا کہ اللہ اس کو میرے ساتھ اٹھائے گا پھر بھی کوئی نہ اٹھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بھیجئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا میں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ قید ہو جاؤں فرمایا تو قید نہ ہوگا سو اس نے ذکر کیا کہ وہ چلا اور کافر آپس میں جھگڑے اور اللہ نے ان پر آندھی بھیجی سو نہ چھوڑا اس نے ان کا کوئی خیمہ مگر اس کو ڈھایا اور نہ آگ مگر اس کو بجھایا اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ علقمہ بن علاثہ نے کہا کہ اے آل عامر ہوا مجھ سے لڑتی ہے اور کوچ کیا قریش نے اور حالانکہ ہوا نے ان کو ان کے بعض اسباب اٹھانے نہ دیے اور روایت کی ہے حاکم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نے اپنے آپ کو خندق کے دن دیکھا اور ابوسفیان اور اس کے ساتھی ہم سے اوپر تھے اور قریظہ ہم سے نیچے تھے ہم ڈرتے تھے کہ ہماری اولاد کو کہیں ایذا نہ پہنچا دیں اور نہیں آئی ہم پر کوئی رات کہ سخت تر ہو اس رات سے از روئے اندھیری اور ہوا کے یعنی وہ رات بہت اندھیری تھی اور ہوا نہایت سخت تھی تو منافقین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگنے لگے اور کہتے تھے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر گزرے اور میں اپنے گھٹنوں پر بیٹھا تھا اور نہ باقی تھا ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر تین سو آدمی کہ جا اور قوم کفار کی خبر لا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے دعا کی سو اللہ نے میرا خوف دور کیا سو میں ان کے لشکر میں داخل ہوا سو میں نے ناگہاں دیکھا کہ ہوا ان سے بالشت بھر تجاوز نہیں کرتی تھی یعنی ہوا صرف ان کے لشکر میں تھی آگے پیچھے نہ تھی سو جب میں پھرا تو میں نے چند سوار دیکھے تو انہوں نے کہا کہ خبر دے اپنے ساتھی کو کہ اللہ نے اس کو قوم کفار سے کفایت کی اور اصل حدیث کی نزدیک مسلم کے ہے اور آئندہ حدیث میں وہ چیز آئی ہے جو عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے متعلق ہے۔ (فتح)

٣٧٩٥۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوِ اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَوْلَا

٣٧٩٥۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کے دن مٹی اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ گرد آلود ہوا فرماتے تھے قسم ہے اللہ کی کہ اگر ہم پر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ ہم خیرات کرتے نہ نماز پڑھتے سو اتار دے ہم پر چین کو اور جما دے ہمارے قدموں

اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا.

کو اگر ہم کافروں سے ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے بے شک ان کافروں نے ہم پر زیادتی کی جب وہ فتنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم ان کی بات کو نہیں مانتے اور بلند کرتے اپنی آواز کو ہم ان کی بات کو نہیں مانتے ہم ان کی بات نہیں مانتے۔

۳۷۹٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ.

۳۷۹٦۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو فتح نصیب ہوئی مشرق کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی قوم عاد کی مغرب کی ہوا سے۔

فائدہ: صبا مشرق کی ہوا کو کہتے ہیں اور دبور مغرب کی ہوا کو کہتے ہیں اور روایت کی ہے احمد نے ابو سعید کی حدیث سے کہ ہم نے خندق کے دن یا حضرت ﷺ آپ کوئی چیز فرما دیں کہ دل گلوں میں پہنچے فرمایا کہ ہاں یا الٰہی ڈھانک ہمارے ستروں کو اور امن دے ہم کو خوف سے سو اللہ نے ہمارے دشمنوں کے منہ کو ہوا سے مارا سو ان کو اللہ نے ہوا سے شکست دی اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے جس ہوا سے حضرت ﷺ کی مدد کی وہ مشرق کی ہوا تھی اور پہلے گزر چکا ہے استسقاء میں نکتہ بیچ خاص کرنے مغرب کے ساتھ عاد کے اور صبا کے ساتھ مسلمانوں کے اور معلوم ہوئی ساتھ اس کے وجہ وارد کرنے امام بخاری رحمہ اللہ کی اس حدیث کو اس جگہ اور یہ کہ اللہ نے مدد دی اپنے پیغمبر ﷺ کو جنگ خندق میں ساتھ ہوا کے اللہ نے فرمایا کہ بھیجی ہم نے ان پر ہوا اور فوجیں جن کو تم نے نہیں دیکھا کہا مجاہد نے غالب کیا اللہ نے ان پر ہوا کو سو اس نے ان کی ہانڈیوں کو الٹ دیا اور ان کے خیموں کو اکھاڑ ڈالا یہاں تک کہ وہاں سے بھاگے اور ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بیچ سبب کوچ کرنے ان کے کہ نعیم بن مسعود اشجعی مسلمان ہو کے حضرت ﷺ کے پاس آیا اور اس کی قوم کو اس کا حال معلوم نہ تھا تو حضرت ﷺ نے اس کو فرمایا کہ کسی حیلے سے کافروں کو ہم سے ہٹا دے وہ بنی قریظہ کے یہودیوں کے پاس گیا اور وہ ان کا دوست تھا سو کہا کہ تم میری محبت کو جانتے ہو انہوں نے کہا ہاں سو کہا کہ تم کو معلوم ہے کہ قریش اور غطفان کا یہ ملک نہیں اور یہ کہ وہ فرصت دیکھیں گے تو اس کو قابو کریں گے نہیں تو اپنے شہروں کی طرف پلٹ جائیں گے اور چھوڑ دیں گے تم کو بلا میں ساتھ محمد ﷺ کے اور تم کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں انہوں نے کہا تیری کیا رائے ہے کہا نہ لڑو ساتھ ان کے یہاں تک کہ ان سے رہن لو انہوں نے اس کی رائے قبول کی پھر وہ قریش کی طرف متوجہ ہوا سو اس نے کہا کہ یہود پشیمان ہوئے کہ ہم نے محمد ﷺ سے دغا کیوں کیا سو انہوں نے ایک دوسرے کی طرف آدمی بھیجے کہ پھر اس کی طرف رجوع کریں یعنی انہوں نے حضرت ﷺ کے پاس عذر کر بھیجا

ہے کہ ان کا قصور معاف ہو تو حضرت ﷺ نے ان کو کہلا بھیجا ہے کہ ہم راضی نہیں ہوتے یہاں تک کہ تم قریش کو کہلا بھیجو اوران کی کوئی چیز گروی رکھو نہیں تو ان کو قتل کرو پھر نعیم بن غطفان کے پاس آیا اوران سے بھی اسی طرح کہا جب صبح ہوئی تو ابوسفیان نے عکرمہ بن ابی جہل کو بنی قریظہ کی طرف بھیجا کہ ہم پر جگہ تنگ ہوئی اور نہیں پاتے ہم چراگاہ کو سو ہمارے ساتھ نکلو کہ ہم محمد ﷺ سے لڑیں تو قریظہ نے ان کو جواب دیا کہ آج ہفتے کا دن ہے ہم اس میں کوئی کام نہیں کرتے اور ضرور ہے کہ تم کوئی چیز ہمارے پاس رہن رکھو یعنی بطور ضمانت کے تا کہ تم دغا نہ کرو قریش نے کہا کہ یہ وہ چیز ہے کہ ڈرایا تم کو نعیم نے تو قریش نے دوسری بار کسی کو ان کے پاس بھیجا کہ ہم تمہارے پاس کسی چیز کو گروی نہیں رکھتے اگر چاہو تو نکلو یا نہ نکلو قریظہ نے کہا یہ وہ چیز ہے کہ خبر دی ہم کو نعیم نے ۔ (فتح)

٣٧٩٧۔ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يُّحَدِّثُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى وَارٰى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَّاقَيْنَا إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا وَإِنْ أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِاٰخِرِهَا.

٣٧٩٧۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن ہوا اور حضرت ﷺ نے خندق کھودی تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ خندق سے مٹی نکالتے تھے یہاں تک کہ گرد نے آپ ﷺ کے پیٹ کی کھال کو چھپایا اور آپ ﷺ کے سینے پر بال بہت تھے سو میں نے آپ ﷺ کو سنا ابن رواحہ کے مصرعے پڑھتے تھے اور آپ ﷺ مٹی اٹھاتے تھے اور کہتے تھے الٰہی اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے سو اتار دے ہم پر چین کو اور جما دے ہمارے قدموں کو اگر کافروں سے ملیں بے شک ان کافروں نے ہم پر رغبت کی اگر وہ فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم ان کی بات کو نہیں مانتے پھر دراز کرتے اپنی آواز کو ساتھ آخر اس کے۔

فائدہ: یہ جو کہا کان کثیر الشعر تو ظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے سینے پر بہت بال تھے اور حالانکہ اس طرح نہیں اس واسطے کہ حضرت ﷺ کی صفت میں ہے کہ آپ ﷺ کے سینے کے بال باریک تھے اور تطبیق دونوں کے درمیان یہ ہے کہ تھے بال آپ ﷺ کے باوجود باریک ہونے کے بہت یعنی گھنگریالے نہ تھے بلکہ دراز تھے شکم تک۔ (فتح)

٣٧٩٨۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلُ یَوْمٍ شَهِدْتُهٗ یَوْمُ الْخَنْدَقِ.

٣٧٩٨۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا پہلی لڑائی جس میں میں حاضر ہوا ہوں خندق کا دن ہے۔

٣٧٩٩۔ حَدَّثَنِیْ إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَیْنَ فَلَمْ یُجْعَلْ لِیْ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ وَاَخْشٰی اَنْ یَّكُوْنَ فِیْ احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰی ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِیَةُ قَالَ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَكَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ فَلْیُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَمِنْ اَبِیْهِ قَالَ حَبِیْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا اَجَبْتَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِیْ وَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَخَشِیْتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَیْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَیُحْمَلُ عَنِّیْ غَیْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِی الْجِنَانِ قَالَ حَبِیْبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا.

٣٧٩٩۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوا اور اس کی زلفوں سے پانی ٹپکتا تھا میں نے کہا کہ البتہ جس کام میں لوگ ہیں سو تم دیکھتے ہو اور نہیں ٹھہرائی گئی واسطے میرے خلافت سے کوئی چیز یعنی نہ مجھ کو خلافت ملی اور نہ اس امر میں کچھ اختیار ہے تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ان سے مل کہ وہ تیرے منتظر ہیں اور میں ڈرتی ہوں کہ ہو تیرے رکنے میں ان سے پھوٹ یعنی مسلمانوں میں فتنے فساد کا سبب ہو سو حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ گئے سو جب لوگ جدا جدا ہوئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا سو کہا کہ جو ارادہ کرتا ہو کہ خلافت میں کلام کرے تو چاہیے کہ ہمارے روبرو ہو اور اپنے آپ کو چھپائے نہیں سو البتہ ہم لائق تر ہیں ساتھ اس کے اس سے اور اس کے باپ سے تو حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تو نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا جواب کیوں نہ دیا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا سو میں نے اپنے بند کھولے یعنی جواب کے واسطے تیار ہوا میں نے قصد کیا کہ کہوں کہ لائق تر ساتھ اس کے تجھ سے وہ شخص ہے جو تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑا اور تم کو اسلام میں داخل کیا یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہ وہ تم سے اسلام پر لڑے اور تم اس وقت کافر تھے سو میں ڈرا کہ ایسی بات کہوں کہ جماعت میں پھوٹ ڈالے اور خون بہائے اور محمول کیا جائے قول میرا اوپر غیر مراد میری کے یعنی میرے اس قول سے کوئی شخص اور مطلب

سمجھ لے جو میری مراد نہ ہو سو میں نے یاد کیا جو اللہ نے
بہشت میں تیار کیا یعنی واسطے اس شخص کے کہ صبر کرے اور
آخرت کو دنیا پر مقدم کرے کہا حبیب رضی اللہ عنہ نے کہ تم محفوظ
رہے یعنی تم نے خوب کیا اور تمہاری رائے ٹھیک ہے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ جس کام میں لوگ ہیں سو تم دیکھتے ہو تو مراد اس کی اس سے وہ چیز ہے کہ واقع ہوئی درمیان علی مرتضی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے لڑائی سے صفین میں دن جمع ہونے لوگوں کے منصفی پر درمیان ان کے اس چیز سے کہ اختلاف کیا انہوں نے بیچ اس کے اور بلا بھیجا انہوں نے باقی اصحاب رضی اللہ عنہم کو حرمین وغیرہ سے اور باہم وعدہ کیا جمع ہونے پر تا کہ اس میں غور کریں سو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بہن سے مشورہ کیا کہ ان کی طرف جائے یا نہیں سو اشارہ کیا حفصہ رضی اللہ عنہا نے ساتھ جانے کے طرف ان کی واسطے اس خوف کے کہ ان کے نہ جانے سے پھوٹ پیدا ہو جو نوبت پہنچائے طرف ہمیشہ قائم رہنے فتنے کے اور یہ جو کہا کہ جب لوگ جدا جدا ہوئے یعنی بعد اس کے کہ مختلف ہوئے دونوں منصف کہ ایک دونوں میں سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھے اور دوسرے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے اور وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب جدا ہوئے دونوں منصف اور یہ لفظ تفسیر کرتا ہے مراد کی اور بیان کرتا ہے کہ یہ قصہ صفین میں تھا اور روایت کی ہے عبدالرزاق نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب وہ دن ہوا جس میں اجتماع کیا معاویہ رضی اللہ عنہ نے دومۃ الجندل میں تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مناسب نہیں ساتھ تیرے کہ تو پیچھے رہے صلح سے کہ صلح کرے ساتھ اس کے اللہ درمیان امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سالا ہے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہے کہا اور سامنے آئے معاویہ رضی اللہ عنہ اوپر اونٹ بڑے کے سو کہا کہ کون ہے جو خلافت کے طمع کرتا اور امید رکھتا ہے یا اس کی طرف گردن دراز کرے اور یہ جو اس نے کہا سو ہم لائق تر ہیں ساتھ خلافت اس سے اور اس کے باپ سے تو بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے علی رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ اس کے عمر رضی اللہ عنہ اور ان کا بیٹا ہے اور اس میں بعد ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تعظیم میں بہت مبالغہ کرتے تھے اور نیز حبیب بن ابی ثابت کی روایت میں واقع ہوا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اس دن سے پہلے میرے جی میں دنیا کا خیال نہیں آیا میں نے چاہا کہ کہوں کہ امید رکھتا ہے اس میں وہ شخص جس نے تجھ کو اور تیرے باپ کو اسلام پر مارا یہاں تک کہ تم دونوں کو اس میں داخل کیا پھر مجھ کو بہشت یاد آئی تو میں نے اس سے منہ پھیرا تو اس جگہ سے ظاہر ہوتی ہے مناسبت داخل کرنے اس قصے کی بیچ بیان جنگ خندق کے اس واسطے کہ ابو سفیان اس دن کفار کے گروہوں کا پیشوا تھا اور حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں شام میں رہتے تھے اور بھیجا تھا ان کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر میں واسطے مدد عثمان رضی اللہ عنہ کے سو شہید ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ ان

کے پہنچنے سے پہلے سو وہ پلٹ گئے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے اور متولی کیا ان کو جنگ روم پر اور فوت ہوئے بیچ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور یہ جو حبیب رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے ان کو جواب کیوں نہ دیا تو بتلائی ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ چیز جس نے ان کو جواب دینے سے روکا تھا اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے نزدیک قول اس کے فلنحن احق به منه و من ابیه کہ تعریض کرتا تھا ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یعنی مراد معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس سے ابن عمر رضی اللہ عنہما تھے پس پہچانی گئی ساتھ اس کے مناسبت حبیب رضی اللہ عنہ کے قول کی واسطے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کہ تم نے ان کو جواب کیوں نہ دیا اور حبوہ وہ کپڑا ہے کہ ڈالا جاتا ہے پیٹھ پر اور دونوں پنڈلیوں کو جوڑ کر اس کے دونوں کنارے باندھے جاتے ہیں اور یہ جو کہا کہ جس نے تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑائی کی یعنی دن احد کے اور دن خندق کے اور داخل ہوتے ہیں اس بات میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور تمام مہاجرین جو اس میں حاضر ہوئے اور ان میں سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اس جگہ سے ثابت ہوتی ہے مناسبت داخل ہونے اس قصے کی بیچ جنگ خندق کے اس واسطے کہ ابوسفیان معاویہ رضی اللہ عنہ کا باپ جنگ خندق کے دن کفار کے گروہوں کا سردار تھا اور حبیب ابن ابی ثابت کی روایت میں بھی واقع ہوا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اس دن سے پہلے میرے جی میں دنیا کا خیال نہیں آیا میں نے چاہا کہ کہوں کہ اس میں امید رکھتا ہے وہ شخص کہ جو تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام پر لڑا یہاں تک کہ تم دونوں کو اس میں داخل کیا پھر مجھ کو بہشت یاد آئی تو میں نے اس سے منہ پھیرا اور تھی رائے معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مقدم کرنا اس شخص کا جو فاضل ہو قوت اور رائے اور معرفت میں اس شخص پر جو فاضل ہو پیش دستی کرنے میں طرف اسلام کی اور دین کی اور عبادت کی اس واسطے کہ مطلق بولا کہ وہ لائق تر ہے ساتھ خلافت کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے اس کے مخالف تھی اور یہ کہ وہ نہیں بیعت کرتا مفضول سے مگر جبکہ خوف ہو فتنے کا اسی واسطے بیعت کی انہوں نے بعد اس کے معاویہ رضی اللہ عنہ سے پھر اس کے بیٹے یزید سے اور منع کیا اپنی اولاد کو اس کی بیعت توڑنے سے اور بیعت کی بعد اس کے واسطے عبدالملک بن مروان کے۔ (فتح)

٣٨٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا.

٣٨٠٠۔ سلیمان ابن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ ہم ان سے لڑیں گے اور وہ ہم سے نہ لڑیں گے۔

٣٨٠١۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيْلُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ

٣٨٠١۔ سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب کفار کے گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پلٹ گئے اب تو ہم ان سے لڑیں گے اور وہ ہم سے نہ لڑیں

يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ أَجْلَى الْأَحْزَابَ عَنْهُ الْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِلَيْهِمْ.

گے ہم ان پر چڑھ جائیں گے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ کفار کے گروہ آپ ﷺ سے ہٹائے گئے تو اس میں اشارہ ہے کہ پلٹ گئے بغیر اختیار اپنے کے بلکہ ساتھ کاری گری اللہ کی کے واسطے اپنے رسول ﷺ کے اور ذکر کیا ہے واقدی نے کہ ذیقعدہ سے سات دن باقی رہتے تھے اور اس میں نشانی ہے نبوت کی نشانیوں سے اس واسطے کہ حضرت ﷺ آئندہ سال میں عمرے کا احرام باندھ کر خانے کعبے کو چلے اور قریش نے آپ ﷺ کو خانے کعبے میں جانے سے روکا اور واقع ہوئی صلح درمیان ان کے یہاں تک کہ انہوں نے صلح توڑی پس ہوا یہ سبب مکے کی فتح ہونے کا سو جیسا آپ ﷺ نے فرمایا تھا اسی طرح واقع ہوا کہ جنگ خندق کے بعد کفار کو حوصلہ لڑائی کا نہ رہا اور روایت کی ہے بزار نے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا دن جنگ خندق کے اور کفار نے بہت گروہوں کو آپ ﷺ کے واسطے جمع کیا کہ اس کے بعد وہ تم سے کبھی نہ لڑیں گے لیکن تم ہی ان سے لڑو گے۔ (فتح)

٣٨٠٢۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ.

٣٨٠٢۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے جیسا انہوں نے ہم کو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے یہاں تک کہ سورج غروب ہوا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح تفسیر میں آئے گی۔

٣٨٠٣۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَآءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُّ أَنْ أُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ

٣٨٠٣۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنگ خندق کے دن آئے بعد اس کے کہ سورج غروب ہوا کفار قریش کو گالی دینے لگے اور کہا یا حضرت ﷺ نہ قریب تھا میں کہ نماز پڑھوں یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہوا حضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نماز نہیں پڑھی سو ہم حضرت ﷺ کے ساتھ بطحان میں اترے حضرت ﷺ نے نماز کے واسطے وضو کیا اور ہم نے بھی اس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

کے واسطے وضو کیا سو حضرت ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی بعد ڈوبنے سورج کے پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح مواقیت الصلوۃ میں گزر چکی ہے اور بیان کیا ہے میں نے مذاہب کو بیچ ترتیب فوت شدہ نمازوں کے۔ (فتح)

۳۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيَّ وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

۳۸۰۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ خندق کے دن فرمایا کہ کون ہے کہ قوم کفار کی خبر ہمارے پاس لائے زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں جاتا ہوں پھر فرمایا کہ کون ہے کہ قوم کفار کی خبر لائے زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں لاتا ہوں پھر فرمایا کہ کون ہے جو قوم کفار کی خبر لائے زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں لاتا ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور فدائے جانثار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔

فائدہ: ابن تین نے کہا کہ اس جگہ واقع ہوا ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ بنی قریظہ کی خبر لانے کے واسطے گئے تھے اور مشہور یہ ہے کہ جو قوم کفار کی خبر لانے کو گئے تھے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے میں کہتا ہوں یہ حصر مردود ہے اس واسطے کہ جس قصے کی خبر لانے کے واسطے زبیر رضی اللہ عنہ گئے تھے وہ اور قصہ ہے اور جس قصہ کی خبر لانے حذیفہ رضی اللہ عنہ گئے تھے وہ اور قصہ ہے پس قصہ زبیر رضی اللہ عنہ کا واسطے دریافت کرنے حال بنی قریظہ کے تھا کہ کیا انہوں نے توڑ ڈالا ہے عہد کو جو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان تھا اور موافق ہوئے ہیں قریش کو اوپر لڑائی مسلمانوں کے اور قصہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کا تھا جبکہ سخت ہوا گھیراؤ مسلمانوں پر ساتھ خندق کے اور جمع ہوئے ان پر گروہ کفار کے اور پھر واقع ہوئی درمیان گروہوں کفار کے پھوٹ اور خوف کیا ہر گروہ نے دوسرے سے اللہ نے ان پر آندھی بھیجی اور سخت ہوئی سردی اس رات میں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو کفار قریش کی خبر لائے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں لاتا ہوں بعد تکرار طلب کے اور ان کا قصہ اس میں مشہور ہے کہ جب رات کو کفار کے لشکر میں داخل ہوئے اور ان کا حال معلوم کیا تو ان پر سردی سخت ہوئی سو حضرت ﷺ نے ان کو ڈھانکا یہاں تک کہ گرم ہوئے اور بیان کیا ہے واقدی نے کہ مراد ساتھ قوم کے

بنی قریظہ ہیں۔(فتح)

٣٨٠٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ،

٣٨٠٥۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے عزت دی اپنی فوج کو یعنی مسلمانوں کو اور مدد کی اپنے بندے کی اور غالب ہوا کفار کے گروہوں پر تنہا وہی سو نہیں کوئی چیز بعد اس کے۔

فائدہ: یہ سجع با قافیہ عبارت محمود کی قسم سے ہے اور اس کے اور مذموم کے درمیان فرق یہ ہے کہ مذموم وہ ہے جو تکلف اور اتنکرہ کے ساتھ بولا جائے اور محمود وہ ہے جو بولا جائے ساتھ انسجام اور اتفاق کے اسی واسطے فرمایا بیچ مثل اول کے کہ یہ تک بندی ہے مثل تک بندی کاہنوں کے اور اسی لیے مکروہ رکھتے تھے تک بندی کو دعا میں اور واقع ہوئی ہے بیچ بہت دعاؤں اور مخاطبات کے وہ چیز کہ واقع ہوئی ساتھ تک بندی کے لیکن وہ غایت انسجام میں ہے جو مشعر ہے کہ وہ بلا قصد واقع ہوئی اور یہ جو کہا کہ اس کے بعد کوئی چیز نہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام چیزیں بہ نسبت اس کے وجود کے کالعدم ہیں یعنی اس کے وجود کے بہ نسبت کسی چیز کا وجود نہیں یا مراد یہ ہے کہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور وہ باقی ہے ہمیشہ رہنے والا پس وہ بعد ہر چیز کے ہے سو نہیں کوئی بعد اس کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کل شیء هالك الا وجهه ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات پاک اس کی۔(فتح)

٣٨٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

٣٨٠٦۔عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے گروہوں کو بددعا دی سو فرمایا الٰہی اے اتارنے والے کتاب کے اور جلد کرنے والے حساب کے بھگا دے کفار کے گروہوں کو الٰہی ان کو شکست دے اور ان کو پھسلا دے کہ ان کے پاؤں اپنی جگہ ثابت نہ رہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح جہاد میں گزر چکی ہے۔(فتح)

٣٨٠٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ

٣٨٠٧۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد یا عمرے یا حج سے پلٹتے تو پہلے تین بار تکبیر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

کہتے پھر فرماتے کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے اللہ کے اسی کا ملک ہے اسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت ﷺ کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اسی نے۔

فائدہ: اس کی شرح دعوات میں آئے گی۔

بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ.

باب ہے بیان میں پھرنے حضرت ﷺ کے جنگ احزاب سے یعنی اس جگہ سے جس میں کفار کے گروہوں سے لڑتے تھے طرف جگہ اپنی کی مدینے میں اور بیان میں نکلنے آپ ﷺ کے کی طرف بنی قریظہ کے اور گھیرنا حضرت ﷺ کا ان کو۔

فائدہ: اس کا سبب پہلے گزر چکا ہے کہ ان میں اور حضرت ﷺ کے درمیان صلح تھی جب جنگ خندق کے دن کفار قریش عرب کے بہت گروہوں کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت ﷺ سے عہد توڑا اور کافروں کے شریک ہوئے اور ذکر کیا ہے عبدالملک ابن یوسف نے کہ بنی قریظہ گمان کرتے تھے کہ وہ شعیب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور یہ احتمال ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ متوجہ ہونا حضرت ﷺ کا طرف ان کی ذیقعدہ کی تیئسویں کو تھا اور یہ کہ حضرت ﷺ تین ہزار آدمیوں میں ان کی طرف نکلے اور ذکر کیا ہے ابن سعد نے کہ حضرت ﷺ کے پاس چھتیس گھوڑے تھے۔ (فتح)

٣٨٠٨۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ

٣٨٠٨۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ جنگ خندق سے پھرے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبرائیل علیہ السلام حضرت ﷺ کے پاس آئے سو کہا کہ آپ ﷺ نے ہتھیار اتار ڈالے اور قسم ہے اللہ کی کہ ہم نے نہیں اتارے ان کی طرف نکلیں فرمایا کہاں کہا اس جگہ اور اشارہ کیا

السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلٰى أَيْنَ قَالَ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ.

طرف بنی قریظہ کی سو حضرت ﷺ نے ان پر چڑھائی کی۔

فائدہ: اس کی شرح آئندہ آئے گی۔

٣٨٠٩۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّىْ أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِىْ زُقَاقِ بَنِىْ غَنْمٍ مَّوْكِبَ جِبْرِيْلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ.

٣٨٠٩۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جیسے میں دیکھتا ہوں گرد کو کہ بلند ہونے والی ہے بنی غنم کے گلی کوچوں میں لشکر جبرائیل علیہ السلام کے چلنے سے جب کہ حضرت ﷺ بنی قریظہ کی طرف چلے۔

فائدہ: اور واقع ہوئی ہے یہ حدیث نزدیک ابن سعد کے سلیمان بن مغیرہ سے اس میں انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں اس کے اول میں ہے کہ قوم بنی قریظہ اور حضرت ﷺ کے درمیان عہد و پیمان تھا جب جنگ خندق میں کفار کے گروہوں نے مدینے کو آگھیرا تو بنی قریظہ عہد توڑ کر کفار کے شریک ہوئے اور ان کی مدد کی پھر جب اللہ نے کفار کے گروہوں کو شکست دی اور بھگا دیا تو بنی قریظہ نے اپنے قلعے میں پناہ لی اور اس کا دروازہ بند کر لیا سو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کا لشکر ساتھ لے کر آئے سو کہا کہ یا حضرت ﷺ بنی قریظہ کی طرف اٹھ کھڑے ہوں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے اصحاب رضی اللہ عنہم میں مشقت ہے کہا ان کی طرف نکلو کہ البتہ میں ان کو ذلیل کروں گا سو پیٹھ دی جبرائیل علیہ السلام نے اور ان کے ساتھ والے فرشتے نے یہاں تک کہ بلند ہوئی گرد بنی غنم کے کوچوں میں جو انصار میں سے ہیں۔ (فتح)

٣٨١٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِىْ بَنِىْ قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِى الطَّرِيْقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّىْ حَتّٰى نَأْتِيَهَا

٣٨١٠۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ احد کے دن فرمایا کہ نہ نماز پڑھے کوئی عصر کی مگر بنی قریظہ میں سو بعض نے راہ میں عصر کا وقت پایا سو کہا بعض نے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے یہاں تک کہ بنی قریظہ میں پہنچیں اور بعض نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے ہیں حضرت ﷺ کی مراد یہ نہ تھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ میں سوائے بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ مراد حضرت ﷺ کی کلام سے جلدی جانا تھا پھر یہ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِّنْهُمْ.

حال یعنی بعض کے نماز پڑھنے کا اور بعض کے نہ پڑھنے کا حضرت ﷺ کے روبرو ذکر ہوا تو حضرت ﷺ نے کسی کو ان میں سے نہ جھڑکا یعنی کسی پر ناراض نہ ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ظہر کی نماز تھی اور تطبیق دی ہے بعض علماء نے دونوں روایتوں میں بایں طور کہ احتمال ہے کہ حکم کرنے سے پہلے بعض نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہو اور بعض نے نہ پڑھی ہو سو جن لوگوں نے ظہر کی نماز پڑھ لی تھی ان کو عصر کا حکم ہوا اور جنہوں نے ظہر کی نماز نہ پڑھی تھی ان کو ظہر کا حکم ہوا اور احتمال ہے کہ ایک گروہ دوپہر کے بعد اول روانہ ہوا اور دوسرا گروہ اس کے پیچھے سو پہلے گروہ کو ظہر کا حکم ہوا اور دوسرے کو عصر کا اور ان دونوں تطبیق کا کچھ ڈر نہیں لیکن بعید کرتا ہے اس کو اتحاد مخرج حدیث کا اس واسطے کہ وہ بخاری اور مسلم دونوں کے نزدیک ایک سند کے ساتھ ہے ابتداء سے انتہاء تک اور بعید ہے کہ ہر ایک نے اس کے اسناد کے راویوں سے دونوں طور پر روایت کی ہو اس واسطے کہ اگر اس طرح ہوتا تو البتہ اٹھاتا اس کو ایک ان میں سے اس کے بعض راویوں سے دونوں طور پر اور حالانکہ اس طرح نہیں پایا گیا پھر مجھ کو معلوم ہوا کہ اختلاف لفظ مذکور میں اس کے بعض راویوں کے حفظ اور یادداشت کی وجہ سے ہے پس جو ظاہر ہوتا ہے دونوں لفظوں کے اختلاف سے یہ ہے کہ عبداللہ بن محمد شیخین کے شیخ نے جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث بیان کی تو عصر کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان کی اور جب باقی لوگوں کو حدیث بیان کی تو ظہر کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان کی یا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو لکھا ہے اپنی یاد سے نہیں رعایت کی انہوں نے لفظ کی جیسے معروف ہے ان کے مذہب سے اس کے جائز رکھنے میں برخلاف مسلم کے کہ وہ لفظ کی مخالفت بہت کرتے ہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں نے اس کا عکس کیوں جائز نہیں رکھا اس واسطے کہ اور راوی بھی مسلم کے موافق ہیں برخلاف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے لیکن موافقت ابوحفص کی واسطے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تائید کرتی ہے پہلے احتمال کو کہ وہ عصر کی نماز تھی اور یہ سب کلام باعتبار حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہے اور لیکن بہ نسبت حدیث غیر اس کے کی پس دونوں احتمال پہلے کہ ایک گروہ کو ظہر کی نماز کا حکم کیا اور دوسرے کو عصر کا حکم کیا بایں وجہ ہے پس احتمال ہے کہ ظہر کی روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا ہو اور عصر کی نماز کو کعب رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ نے سنا ہو اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہا سہیلی وغیرہ نے اس حدیث میں فقہ سے یہ ہے کہ نہ عیب کیا جائے اس شخص پر جو لے ظاہر حدیث یا روایت کو اور نہ اس پر جو استنباط کرے نص سے ایک معنی جو اس کو خاص کریں اور اس میں ہے کہ ہر مجتہد مختلف فی الفروع مصیب ہے کہا سہیلی نے کہ نہیں محال ہے یہ کہ ہو چیز صواب ایک شخص کے حق میں اور خطا دوسرے کے حق میں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ محال تو یہ ہے کہ حکم کیا جائے ایک مسئلے میں ساتھ دو حکموں متناقض کے ایک شخص کے حق میں کہا اس نے اور اصل

اس میں یہ ہے کہ حرمت اور اباحت احکام کی صفات سے ہیں نہ ذاتوں کی صفات سے کہا اس نے پر ہر مجتہد کہ موافق ہوا اجتہاد اس کا کسی وجہ کو تاویل سے تو وہ مصیب ہے انتہی اور مشہور یہ ہے کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ مصیب قطعیات میں ایک ہے اور مخالف ہوا ہے جاحظ اور عنبری اور لیکن جس میں قطع نہیں سو جمہور نے کہا کہ اس میں بھی مصیب ایک ہی ہے اور تحقیق ذکر کیا ہے اس کو شافعی نے اور برقرار رکھا اس کو اور اشعری سے منقول ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے اور یہ کہ حکم اللہ کا تابع ہے واسطے ظن مجتہد کے اور کہا بعض حنفیہ اور شافعیہ نے کہ وہ مصیب ہے ساتھ اجتہاد اپنے کے اگرچہ نفس الامر میں اس کا اجتہاد ٹھیک نہ پڑے پس وہ مخطی ہے اور اس کے واسطے ایک اجر ہے اور اس مسئلہ کی پوری پوری بحث کتاب الاحکام میں آئے گی پھر استدلال کرنا ساتھ اس قصے کے اس پر کہ ہر مجتہد مصیب ہے مطلق واضح نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اس میں تو صرف یہ ہے کہ جو اجتہاد کرے اور اپنی کوشش کو صرف کرے اس کو جھڑکا نہ جائے پس مستفاد ہوتا ہے اس سے کہ اس کو گنہگار نہ کہا جائے اور حاصل اس چیز کا کہ واقع ہوا ہے قصہ میں یہ ہے کہ بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے نہی کو حقیقت پر محمول کیا اور وقت کے فوت ہونے کی کچھ پرواہ نہ کی واسطے ترجیح نہی ثانی کی اوپر نہی اول کے اور نہی اول یہ ہے کہ اپنے وقت سے نماز کو مؤخر نہ کیا جائے اور استدلال کیا ہے انہوں نے ساتھ جواز تاخیر کرنے کے واسطے اس کے جو مشغول ہو ساتھ کام لڑائی کے ساتھ نظیر اس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے ان دنوں میں جنگ خندق میں اس واسطے کہ تحقیق گزر چکی ہے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی جس میں تصریح ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے عصر کی نماز سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھی اور یہ امر لڑائی کے ساتھ مشغول ہونے کی وجہ سے تھا پس جائز رکھا ہے انہوں نے یہ کہ یہ عام ہے ہر اس شخص کے حق میں کہ مشغول ہو ساتھ امر لڑائی کے خاص کر یہ ہے کہ وہ زمانہ تشریع کا تھا یعنی شرع جاری کرنے کا اور لوگوں نے حمل کیا نہی کو غیر حقیقت پر اور یہ کہ مراد اس سے رغبت دلانا ہے استعجال اور جلدی کرنے پر یعنی بنی قریظہ کی طرف جلد چلو اور استدلال کیا ہے جمہور نے اس پر کہ مجتہد کو گنہگار نہ ٹھہرایا جائے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو دونوں گروہوں سے نہیں جھڑکا اور کسی پر سختی نہیں کی سو اگر اس جگہ گناہ ہوتا تو گنہگار فرماتے اس کو جو گنہگار ہوتا اور استدلال کیا ہے ساتھ اس کے ابن حبان نے اس پر کہ تارک نماز کا یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے کافر نہیں ہوتا اور اس میں نظر ہے جو پوشیدہ نہیں یعنی اس واسطے کہ انہوں نے تاویل کی تھی اور نزاع اس شخص کے حق میں ہے جو بغیر تاویل کے جان بوجھ کر نماز میں تاخیر کرے اور استدلال کیا ہے اس کے غیر نے اس پر کہ جو جان بوجھ کر نماز کر تاخیر کرے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے تو اس کو اس کے بعد قضاء کرے اس واسطے کہ جن لوگوں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی انہوں نے اس کو اس کے بعد پڑھا تھا جیسا کہ واقع ہوا ہے نزدیک اسحاق کے کہ انہوں نے اس کو عشاء کے وقت پڑھا تھا بعد ڈوب جانے آفتاب کے اور اس میں بھی نظر ہے یعنی شبہ ہے اس واسطے کہ نہیں مؤخر کیا تھا انہوں نے

اس کو اور نزاع اس شخص کے حق میں ہے جو تاخیر کرے جان بوجھ کر بغیر تاویل کے اور کہا ابن قیم نے ہدی میں جس کا حاصل یہ ہے دونوں گروہ ماجور ہیں یعنی اجر دیے گئے ہیں ساتھ قصد اپنے کے مگر جس نے نماز پڑھ لی اس نے دونوں فضیلتیں جمع کر لیں بجالانا حکم کا جلدی جانے میں اور بجالانا حکم کا بیچ محافظت کرنے کے وقت پر خاص کر وہ چیز کہ خاص اس میں نماز ہے رغبت دلانے سے اوپر محافظت اس کی کے اور یہ کہ جس کی نماز فوت ہوئی اس کا عمل اکارت ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ جن لوگوں نے اس کو تاخیر کیا تھا ان کو اس واسطے نہ جھڑکا کہ ان کا عذر قائم تھا تمسک کرنے میں ساتھ ظاہر امر کے اور اس واسطے کہ انہوں نے اجتہاد کیا پس مؤخر کیا نماز کو واسطے بجا لانے حکم کے لیکن نہ پہنچ سکے اس امر کو کہ ہوا اجتہاد ان کا صواب تر دوسرے گروہ سے اور لیکن جو حجت پکڑتا ہے واسطے اس شخص کے کہ اس نے تاخیر کی ساتھ اس طور کے کہ نماز میں اس وقت تاخیر کی جاتی تھی جیسا کہ خندق کے دن ہوا اور تھا یہ حکم پہلے مشروع ہونے نماز خوف کے پس یہ حجت واضح نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ خندق کے دن تاخیر بھول سے ہوئی ہو اور یہ ظاہر ہے حضرت ﷺ کے قول میں واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے جب کہ کہا آپ نے کہ نہ قریب تھا میں کہ نماز پڑھوں یہاں تک کہ سورج ڈوبنے لگا حضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی اس واسطے کہ اگر آپ ﷺ کو یاد ہوتی تو اس کی طرف جلدی کرتے جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ (فتح)

۳۸۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح و حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِي كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا

۳۸۱۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دستور تھا کہ لوگ حضرت ﷺ کو پھل کھانے کے واسطے کھجور کے درخت دیتے تھے یعنی بغیر تملیک رقبہ کے یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے قریظہ اور نضیر کو فتح کیا (تو جس جس نے حضرت ﷺ کو پھل کھانے کے لیے درخت دیا ہوا تھا حضرت ﷺ نے اس کو پھیر دیا) اور یہ کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں حضرت ﷺ کے پاس جاؤں اور آپ ﷺ سے مانگوں جو انہوں نے حضرت ﷺ کو دیا تھا کل یا بعض اس کا اور حضرت ﷺ نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا سو ام ایمن آئی سو اس نے میری گردن میں کپڑا ڈالا (اور مجھ کو کھینچا کہتی تھیں ہرگز نہیں قسم ہے اللہ کی جس کے سوائے کوئی بندگی کے لائق نہیں حضرت ﷺ تم کو نہیں دیں گے اور حالانکہ وہ حضرت ﷺ نے مجھ کو دے دیا ہے یا اس کی مثل کوئی اور کلمہ

وَاللّٰهِ حَتّٰى أَعْطَاهَا حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ كَمَا قَالَ.

کہا اور حضرت ﷺ فرماتے تھے کہ تیرے واسطے اتنا ہے بدلا اس کا یعنی اس کے درخت اس کو پھیر دے میں تجھ کو اس کے بدلے اتنا اتنا مال دوں گا اور ام ایمن کہتی تھیں ہر گز نہیں قسم ہے اللہ کی یہاں تک کہ حضرت ﷺ سے نے اس کو اس کے دس گنا مال دیا یا جیسے فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث کا بیان ہبہ میں گزر چکا ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ انصار نے مہاجرین کو بطور سلوک کے کھجور کے درخت دیے ہوئے تھے تا کہ اس کے پھل سے فائدہ اٹھائیں سو جب اللہ نے نضیر اور قریظہ کو فتح کیا تو ان کی غنیمتیں مہاجرین میں تقسیم کیں اور مہاجرین کو حکم کیا کہ انصار کے درخت ان کو پھیر دیں واسطے بے پرواہ ہونے ان کے ان سے اور اس واسطے کہ انصار نے اصل درختوں کو ان کی ملک نہیں کیا تھا یعنی بلکہ فقط پھل کھانے کے لیے دیے تھے اور ام ایمن رضی اللہ عنہا اس کے پھیر دینے سے باز رہیں اس خیال سے کہ شاید وہ اصل درخت کی مالک ہو گئیں سو حضرت ﷺ نے اس سے نرمی کی اور کمال مہربانی سے اس کے پیش آئے واسطے اس چیز کے کہ تھی واسطے ام ایمن رضی اللہ عنہا کے حضرت ﷺ پر حق پرورش سے یہاں تک کہ بدلا دیا اس کو اس چیز سے کہ اس کے ہاتھ میں تھی ساتھ اس چیز کے کہ راضی کیا اس کو اور مسلم کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اس کو دس گنا دیا یا قریب دس گنا کے اور معلوم ہوئے ساتھ اس کے معنی قول آپ ﷺ کے ولك كذا یعنی مانند اس چیز کی کہ واسطے تیرے ہے ایک بار پھر شروع ہوئے زیادہ کرنے میں دوبار اور تین بار یہاں تک کہ اس کے دس گنا تک پہنچے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ہبہ کرنا منفعت کا سوائے رقبہ کے یعنی اصل درخت اپنے پاس رکھنا اور اس حدیث میں بیان ہے زیادہ ہونے بخشش حضرت ﷺ کی کا اور بہت ہونے حلم اور احسان آپ ﷺ کے کا اور مرتبے ام ایمن رضی اللہ عنہا کے کا نزدیک حضرت ﷺ کے اس لیے کہ انہوں نے حضرت ﷺ کو پالا تھا اور وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں اور ایمن بھی ان کا بیٹا ہے حضرت ﷺ کے بعد تھوڑی سے مدت زندہ رہیں۔ (فتح)

٣٨١٢۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى سَعْدٍ فَأَتٰى عَلٰى حِمَارٍ

٣٨١٢۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ اترے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر سو حضرت ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا سعد رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار ہو کر آئے سو جب مسجد سے قریب ہوئے تو حضرت ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ اٹھ کھڑے ہو اپنے سردار کی طرف یا یہ فرمایا کہ اپنے سے بہتر اور افضل کی طرف تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ

فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُوْمُوْا إِلٰى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِيْ ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.

یہ یہودی تیرے فیصلے پر راضی ہو کر اترے ہیں تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کے لڑنے والے جوان قتل ہوں اور ان کی عورتیں اور لڑکے غلام اور لونڈیاں بنائے جائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کی مرضی کے موافق فیصلہ کیا اور اکثر اوقات راوی نے کہا کہ تو نے بادشاہ کی مرضی کے موافق حکم کیا یعنی اللہ کی مرضی کے موافق۔

فائدہ: بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب ایک قلعے میں رہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے درمیان صلح ہوئی ہجرت کے پانچویں سال جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قول توڑ کے کافروں کے شریک اور ساتھ ہوئے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کا قلعہ پندرہ روز تک گھیرا ان لوگوں نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم قلعے سے اترتے ہیں خالی کیے دیتے ہیں اور ہم سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہیں جو ہمارے حق میں وہ حکم کریں ہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر عمل کریں یہودی اور سعد رضی اللہ عنہ اس سے پہلے ہم قسم تھے ایک دوسرے کے مددگار تھے یہودی سمجھے کہ سعد رضی اللہ عنہ ہماری رعایت کر کے ہم کو بچائیں گے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کو مدینے سے بلایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اے سعد رضی اللہ عنہ تمہارے حکم پر فیصلہ موقوف ہے جیسا تم حکم کرو ویسا عمل میں آئے سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کے لڑنے والے جوان قتل ہوں اور ان کو لڑکے اور عورتیں لونڈی اور غلام بنائے جائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد رضی اللہ عنہ تو نے اللہ کی مرضی کے موافق فیصلہ فرمایا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے اور یہ جو کہا کہ جب مسجد کے قریب ہوئے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ مراد اس سے وہ مسجد ہے کہ تیار کیا تھا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے نماز کے بنی قریظہ کے گاؤں میں جن دنوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کیا اور نہیں ہے مراد مسجد نبوی جو مدینے میں ہے لیکن کلام ابن اسحاق کا دلالت کرتا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ مدینے کی مسجد میں مقیم تھے یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا تا کہ بنی قریظہ کے حق میں حکم کریں پس تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرایا تھا سعد رضی اللہ عنہ کو رفیدہ کے خیمہ میں پاس مسجد اپنی کے اور رفیدہ ایک عورت تھی کہ بیماروں کی دوا کرتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد رضی اللہ عنہ کو اس کے خیمے میں ٹھہراؤ تا کہ میں قریب سے اس کی بیمار پرسی کروں سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف نکلے اور ان کو گھیرا اور وہ سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا تو انہوں نے ان کو گدھے پر چڑھایا اور ان کا بدن بھاری تھا پس قول راوی کا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف نکلے دلالت کرتا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ مدینے کی مسجد میں مقیم تھے اور یہ جو فرمایا کہ تم نے اللہ کی مرضی کے موافق حکم کیا تو ایک روایت میں ہے کہ البتہ حکم کیا تم نے ان کے حق میں ساتھ حکم اللہ کے کہ حکم کیا ساتھ اس کے اللہ نے ساتھ

آسمانوں کے اوپر سے کہا سہیلی نے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ حکم اوپر سے اترا اور مثل اس کی ہے قول زینب رضی اللہ عنہا کا کہ اللہ نے میرا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات آسمانوں کے اوپر سے کیا یعنی ان کو نکاح یعنی ان کا نکاح اوپر سے اترا اور نہیں محال ہے وصف کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ اوپر ہونے کے بنا بریں اس معنی کے کہ اس کے جلال کے لائق ہیں نہ اس معنی پر کہ پیدا ہوتا ہے اس سے وہم تحدید کا جو نوبت پہنچاتا ہے طرف تشبیہ کے اور باقی شرح اس حدیث کی آئندہ حدیث میں ہے۔ (فتح)

۳۸۱۳۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ وَهُوَ حِبَّانُ بْنُ قَيْسٍ مِّنْ بَنِيْ مَعِيْصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَأَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِهٖ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّيْ أَحْكُمُ فِيْهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى النِّسَآءُ وَالذُّرِّيَّةُ وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ

۳۸۱۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ جنگ خندق میں زخمی ہوئے ایک قریشی مرد نے جس کا نام حبان تھا ان کو شہ رگ میں تیر مارا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے واسطے مسجد میں خیمہ گاڑا تا کہ نزدیک سے ان کی تیمارداری کریں سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے پھرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار اتار ڈالے اور غسل کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اس حال میں کہ گرد سے اپنا سر جھاڑتے تھے تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیار اتار ڈالے ہیں قسم ہے اللہ کی میں نے نہیں اتارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نکلیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کن کی طرف جبرائیل علیہ السلام نے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر چڑھائی کی یعنی اور ان کو گھیرا تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر اترے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حق میں تجویز کریں ہم کو منظور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کو سعد رضی اللہ عنہ کی طرف پھیرا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کی لڑائی والے جوان قتل ہوں اور ان کی عورتیں اور لڑکے لونڈیاں اور غلام بنائے جائیں اور ان کے مال مسلمانوں میں تقسیم ہوں کہا ہشام نے کہ خبر دی مجھ کو میرے باپ عروہ رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا سعد رضی اللہ عنہ نے الٰہی تو جانتا ہے کہ نہیں کوئی محبوب تر میرے نزدیک یہ کہ جہاد کروں کفار سے تیری راہ

اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي لَهُ حَتّٰى أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

میں اس قوم سے جنہوں نے تیرے پیغمبر ﷺ کو جھٹلایا اور وطن سے نکالا الٰہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے ہماری ان کی لڑائی موقوف کی اور اگر قریش کی لڑائی سے کچھ چیز باقی ہو تو مجھ کو ان کے واسطے باقی رکھ تا کہ میں ان سے تیری راہ میں جہاد کروں اور اگر تو نے لڑائی کو موقوف کر ڈالا ہے تو میرے زخم کر جاری کر دے اور مجھ کو اس کے ساتھ مار پس جاری ہوا خون اس کے سر سینے سے پس نہ خوف میں ڈالا مسجد والوں کو کسی چیز نے اور مسجد میں بنو غفار کا ایک خیمہ تھا مگر لہو نے کہ ان کی طرف جاری ہوا تو مسجد والوں نے کہا کہ اے خیمہ والو! کیا ہے یہ چیز جو ہمارے پاس تمہاری طرف سے آتی ہے یعنی اس کا کیا سبب ہے سو ناگہاں دیکھا کہ سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے لہو جاری ہے سو فوت ہوئے سعد رضی اللہ عنہ اس کے سبب سے۔

فائدہ: اکحل ایک رگ ہے بازو کے درمیان کہا خلیل نے کہ وہ زندگی کی رگ ہے جب کٹ جاتی ہے تو اس کا لہو بند نہیں ہوتا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم گھر میں تھے ایک مرد نے ہم کو سلام کیا حضرت ﷺ گھبرا کر اٹھے میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے اٹھی سو ناگہاں میں نے دیکھا کہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں مجھ کو حکم کرتے ہیں کہ میں بنی قریظہ کی طرف چڑھائی کروں آخر حدیث تک اور ایک روایت میں ہے پچیس دن حضرت ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا یہاں تک کہ محاصرے سے بہت تنگ ہوئے اور اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا تو ان کے رئیس کعب بن اسد نے ان سے کہا کہ یا تو ایمان لاؤ یا اپنی عورتوں اور لڑکوں کو مار ڈالو اور مستقل ہو کر نکلو یا مسلمانوں پر شب خون مارو ہفتے کی رات کو انہوں نے کہا نہ ہم ایمان لاتے ہیں اور نہ ہم ہفتے کی رات کو حلال کرتے ہیں اور کیا فائدہ ہے جینے کا بعد ہمارے لڑکوں اور عورتوں کے سو انہوں نے ابولبابہ سے کہلا بھیجا اور وہ اس کے ہم قسم تھے اور اس سے مشورہ لیا تو اس نے کہا کہ سعد رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترو اور یہ جو کہا کہ حضرت ﷺ کے حکم پر اترے یعنی یقین کیا انہوں نے ساتھ اترنے کے حضرت ﷺ کے حکم پر پھر جب انصار نے آپ ﷺ سے سوال کیا ان کے حق میں تو حضرت ﷺ نے حکم کو سعد رضی اللہ عنہ کی طرف رد کیا اور واقع ہوا بیان اس کا نزدیک ابن اسحاق سے کہا جب وہ گھیرے سے تنگ ہوئے تو انہوں نے یقین کیا یعنی دل میں پکی نیت کی کہ ہم حضرت ﷺ کے حکم پر اترے

ہیں جو حکم حضرت ﷺ ہمارے حق میں کریں ہم قبول کریں تو انصار نے اتفاق کر کے کہا کہ یا حضرت ﷺ آپ جانتے ہیں جو آپ ﷺ نے خزرج کے موالی یعنی بنی قینقاع کے حق میں کیا یعنی تو بنی قریظہ کے ساتھ بھی اسی طرح کرنا چاہیے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ حکم کرے ان کے حق میں ایک مرد تم میں سے انصار نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ ان کا فیصلہ سعد رضی اللہ عنہ کے سپرد ہے اور سیر کی بہت کتابوں میں ہے کہ وہ سعد رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترے اور تطبیق یہ ہے کہ اترے وہ حضرت ﷺ کے حکم پر پہلے اس سے کہ حکم کریں اس میں سعد رضی اللہ عنہ کو پس حاصل ہوئے بیچ سبب رد کرنے حکم کے طرف سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی دو امر ایک سوال کرنا ان کا دوسرا اشارہ ابولبابہ کا اور یہ جو کہا کہ ان کے لڑنے والے جوان قتل ہوں تو ابن اسحاق نے کہا کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے ان کے واسطے خندقیں کھودیں پھر ان کی گردنیں کاٹی گئیں پس جاری ہوا لہو خندقوں میں اور حضرت ﷺ نے ان کے مالوں اور عورتوں اور لڑکوں کو مسلمانوں میں تقسیم کیا اور گھوڑے کا حصہ نکالا اور پہلے پہل اسی دن گھوڑے کا حصہ نکالا اور ان کے عدد میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ چھ سو تھے اور بعض کہتے ہیں کہ سات سو تھے اور بعض آٹھ نو سو کہتے ہیں اور بعض چار سو کہتے ہیں پس احتمال ہے کہ تطبیق میں کہا جائے کہ باقی ان کے تابع داروں میں سے تھے اور یہ جو کہا کہ الٰہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے ہماری ان کی لڑائی موقوف کی تو بعض کہتے ہیں کہ یہ گمان ان کا ٹھیک نہ ہوا اس واسطے کہ اس کے بعد بہت لڑائیاں ہوئیں پس محمول ہوگا اس پر کہ ان کی دعا قبول نہ ہوگی میں کہتا ہوں کہ سعد رضی اللہ عنہ کا یہ گمان ٹھیک تھا اور ان کی دعا اس قصے میں قبول ہوئی اور یہ اس واسطے ہے کہ جنگ خندق کے بعد مسلمانوں اور قریش کے درمیان کوئی لڑائی واقع نہیں ہوئی کہ اس میں ابتداء قصد کی مشرکین کی طرف سے ہو اس واسطے کہ حضرت ﷺ عمرے کے واسطے مکے کو روانہ ہوئے تو قریش نے حضرت ﷺ کو خانے کعبے میں جانے سے روکا اور قریب تھا کہ ان کے درمیان لڑائی واقع ہو سو نہ واقع ہوئی جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ وہی اللہ ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روکے اور تمہارے ہاتھ ان سے روکے مکے میں بعد اس کے کہ فتح دی تم کو اوپر ان کے پھر واقع ہوئی صلح اور حضرت ﷺ نے اگلے سال عمرہ کیا پھر صلح بدستور رہی یہاں تک کہ انہوں نے عہد و پیمان توڑ ڈالا تو حضرت ﷺ جہاد کے واسطے ان کی طرف نکلے سو مکے کو فتح کیا پس مراد سعد رضی اللہ عنہ کے قول سے یہ ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے لڑائی موقوف کی یعنی وہ ابتداء قصد کر کے ہماری طرف چڑھائی نہ کر سکیں گے اور یہ مانند اس حدیث کی ہے کہ ہم ہی ان سے لڑیں گے وہ ہم سے نہ لڑیں گے جیسا کہ جنگ خندق میں گزر چکا ہے اور یہ جو کہا پس زخم جاری ہوا تو زخم کے جاری ہونے کا ایک حدیث میں یوں ذکر آیا ہے کہ ان کے پاس سے ایک بکری گزری اور وہ لیٹے تھے سو اس کا کھر زخم کی جگہ پر لگا پس جاری ہوا زخم یہاں تک کہ فوت ہوئے اور ایک روایت میں ہے پس ہمیشہ رہا لہو جاری یہاں تک کہ فوت ہوئے اور بنی قریظہ کے قصے میں کئی فائدے ہیں اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے آرزو کرنا شہادت کی اور وہ مخصوص ہے عموم نہی سے جو

موت کی آرزو کرنے میں آئی ہے اور یہ کہ جائز ہے واسطے افضل کے کہ منصف بنائے مفضول کو یعنی آپ سے کم درجے والے کو منصف بنانا جائز ہے اور اس میں جائز ہونا اجتہاد کا ہے حضرت ﷺ کے زمانے میں اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اصول فقہ میں اور مختار جواز ہے یعنی حضرت ﷺ کے زمانے میں بھی اجتہاد کرنا جائز تھا برابر ہے کہ حضرت ﷺ کے روبرو ہو یا نہ ہو اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ مانع بعید جانتا ہے وقوع اعتماد کو اوپر ظن کے باوجود ممکن ہونے یقین کے اور یہ مضر نہیں اس واسطے کہ تقریر نبوی کے ساتھ وہ بھی قطعی ہو جاتا ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے وہ حضرت ﷺ کے روبرو جیسا کہ اس قصے میں ہے اور قصے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے قتیل میں جیسا کہ آئندہ آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (فتح)

۳۸۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ وَزَادَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ.

۳۸۱۴۔ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہجو کرو کفار قریش کی اور جبرائیل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں یعنی ان کی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ قریظہ کے دن حسان سے فرمایا کہ ہجو کرو مشرکین کی سو بے شک جبرائیل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ خندق کے دن فرمایا تھا اور نہیں مانع ہے کہ اس کا کئی بار حکم ہوا ہو۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ.

باب ہے بیان میں جنگ ذات الرقاع کے۔

فائدہ: اس جنگ میں اختلاف ہے کہ کب ہوا اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ یہ نام اس کا کس وجہ سے ہوا اور تحقیق میلان کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے کہ وہ خیبر کے بعد تھا اور استدلال کیا ہے اس نے واسطے اس کے اس باب میں ساتھ کئی امور کے اور ان کی شرح مفصل آئے گی اور باوجود اس کے پس ذکر کیا ہے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے پہلے خیبر کے پس میں نہیں جانتا کہ یہ انہوں نے جان بوجھ کر کیا ہے واسطے مان لینے قول مغازی والوں کے کہ وہ خیبر سے پہلے تھا کما سیاتی یا یہ غلطی ہے ان راویوں کی جنہوں نے ان سے روایت کی ہے یا احتمال ہے کہ ذات الرقاع دو مختلف جگہوں کا نام ہو علاوہ ازیں مغازی والے باوجود یقین کرنے ان کے کہ وہ خیبر سے پہلے تھی مختلف ہیں اس کے

زمانے میں سوا ابن اسحاق کے نزدیک ہے کہ وہ بنی نضیر کے واقع کے بعد تھی اور خندق سے پہلے چوتھے سال میں اور ابن سعد اور ابن حبان نے کہا کہ وہ محرم میں تھی پانچویں سال اور جزم کیا ہے ابو معشر نے کہ وہ بنی قریظہ اور خندق کے بعد تھی اور یہ موافق ہے واسطے فعل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اور یہ پہلے گزر چکا ہے کہ جنگ قریظہ کی پانچویں سال میں تھی ذیقعدہ میں پس ہوگی ذات الرقاع اس سال کے اخیر میں اور آئندہ سال کے شروع میں اور لیکن موسیٰ بن عقبہ نے جزم کیا ہے ساتھ مقدم ہونے وقوع ذات الرقاع کے لیکن تردد کیا ہے اس نے اس کے وقت میں پس کہا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ بدر سے پہلے تھی یا پیچھے اور احد سے پہلے تھی یا پیچھے اور یہ تردد محض لاحاصل ہے بلکہ وہ چیز جس کے ساتھ یقین کرنا لائق ہے یہ ہے کہ وہ بنی قریظہ کے جنگ کے بعد تھی اس واسطے کہ پہلے گزر چکا ہے کہ خوف کی نماز جنگ خندق میں شروع نہیں ہوئی تھی اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے واقع ہونا نماز خوف کا بیچ جنگ ذات الرقاع کے پس دلالت کی اس نے اس پر کہ وہ جنگ خندق کے بعد تھی اور اس کا بیان واضح طور آئندہ آئے گا۔ (فتح)

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ.

یعنی اور وہ جنگ قبیلہ محارب خصفہ کا ہے بنی ثعلبہ میں سے جو قوم غطفان میں سے ہے۔

فائدہ: اور محارب بیٹا ہے خصفہ کا اور خصفہ بن قیس بن غیلان بن مضر ہے اور محارب قیس سے منسوب ہیں طرف محارب بن خصفہ کے اور اضافت محارب کی طرف خصفہ کے واسطے جدا جدا کرنے اور تعیین کرنے کے ہے ان کے سوا اور محاربوں سے اس واسطے کہ محارب اور بھی بہت قبیلوں میں ہیں جیسے کہ محارب بن فہر وغیرہ پس گویا کہ اس نے کہا کہ مراد یہاں وہ محارب ہیں جو خصفہ کی طرف منسوب ہیں نہ وہ لوگ کہ منسوب ہیں طرف فہر وغیرہ کی اور یہ جو کہا کہ من بنی ثعلبہ تو اسی طرح واقع ہوا ہے اس جگہ اور یہ چاہتا ہے کہ ثعلبہ محارب کا بڑا ہے اور حالانکہ اس طرح نہیں اور ٹھیک وہ چیز ہے جو روایت کی ہے ابن اسحاق وغیرہ نے وبنی ثعلبہ ساتھ واو عطف کے اس واسطے کہ غطفان وہ ابن سعد بن قیس بن غیلان ہیں پس غطفان محارب کا چچا زاد بھائی ہے پس کس طرح جائز ہے کہ اعلیٰ ادنیٰ کی طرف منسوب ہو یعنی پس معنی یہ ہیں کہ وہ جنگ ہے محارب کی اور بنی ثعلبہ کی جو غطفان کی اولاد سے ہے اور یہی ہے قول جمہور اہل مغازی کا کہ غزوہ ذات الرقاع اور غزوہ محارب ایک ہی جنگ کا نام ہے اور واقدی نے کہا کہ وہ دو ہیں۔

فَنَزَلَ نَخْلًا وَّهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوْسٰى جَآءَ بَعْدَ خَيْبَرَ.

پس اترے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نخلستان میں (اور وہ ایک جگہ ہے دو دن کی راہ پر مدینے سے) اور یہ جنگ خیبر کے بعد تھی اس واسطے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے بعد آئے۔

فائدہ: اس طرح استدلال کیا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ساتھ اس کے اور تحقیق روایت کیا ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو تھوڑا سا بعد اس کے اور استدلال صحیح ہے اور عنقریب دلیل آتی ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حبشہ سے خیبر کے فتح کرنے کے بعد آئے جیسا حدیث طویل آئندہ آئے گی اس میں ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا اور جب اس طرح ہوا تو ثابت ہوا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جنگ رقاع میں حاضر تھے اور لازم آیا کہ وہ خیبر کے بعد تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ذات الرقاع دو جنگ کا نام ہے اور استدلال کیا گیا ہے اوپر تعدد کے ساتھ قول ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے کہ نام رکھا گیا اس کا ذات الرقاع اس واسطے کہ اس میں اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاؤں پھٹ گئے تھے اور اہل مغازی نے اس کی وجہ تسمیہ میں اور بھی کئی امر بیان کیے ہیں ابن ہشام وغیرہ نے کہا کہ نام رکھا گیا ساتھ اس نام کے اس واسطے کہ پیوند جوڑے تھے انہوں نے اس میں اپنے نشانوں کے اور بعض کہتے تھے کہ اترے تھے اور اس زمین کے کئی رنگ تھے مانند دھجیوں کے اور بعض کہتے ہیں کہ جو ان کے ساتھ گھوڑے تھے ان کے کئی رنگ تھے لیکن وجہ تسمیہ کا مختلف ہونا اتحاد سے مانع نہیں اور تعدد کے واسطے لازم نہیں اور کہا نووی نے کہ احتمال ہے کہ مجموع کے ساتھ نام رکھا گیا ہو۔ (فتح)

٣٨١٥۔ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ فِي الْخَوْفِ فِيْ غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ.

٣٨١٥۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو خوف کی نماز پڑھائی ساتویں جنگ میں ذات الرقاع میں۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ چار رکعتیں دو رکعت نماز ان کو پڑھائی وہ چلے گئے اور دوسری جماعت آئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ان کو پڑھائی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سب ذات الرقاع میں تھا اور جابر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے اس میں خوف کی نماز اور طور سے آئی ہے اس کا بیان آئندہ آتا ہے اور سب کا اتفاق ہے اس پر کہ نماز خوف کی جنگ خندق سے پیچھے ہے پس متعین ہوئی یہ بات کہ جنگ ذات الرقاع بنی قریظہ کے بعد ہوا پس متعین ہوا کہ مراد وہ جنگیں ہیں جن میں قتال واقع ہوا اور پہلی ان میں سے بدر ہے اور دوسری احد اور تیسری خندق اور چوتھی قریظہ اور پانچویں مریسیع اور چھٹی خیبر ہے پس لازم آیا کہ ہو ذات الرقاع بعد خیبر کے واسطے تنصیص کے اس پر کہ وہ ساتویں ہے پس مراد تاریخ لڑائی کی ہے نہ تعداد مغازی کی۔ (فتح)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِي قَرَدٍ.

یعنی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ ذی قرد میں خوف کی نماز پڑھی۔

فائدہ: ذی قرد ساتھ زبر قاف اور را کے نام ہے ایک جگہ کا تخمیناً ایک دن کی راہ پر مدینے سے متصل بلاد غطفان کے موصول کیا ہے اس کو نسائی اور طبرانی نے اور روایت کیا ہے اس کو احمد اور اسحاق نے ساتھ اس لفظ کے کہ لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں باندھیں ایک صف دشمن کے مقابل رہی اور ایک صف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوئی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر دوسروں کی جگہ چلے گئے اور دوسرے آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت ان کو پڑھائی اور تحقیق پہلے گزر چکی ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بیچ نماز خوف کے مانند اس کی لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ لوگ سب نماز میں تھے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کرتے تھے محمول کیا ہے اس کو جمہور نے اس پر کہ دشمن قبلے کی طرف میں تھا جیسا کہ عنقریب آتا ہے اور یہ طور مخالف اس طور کو جس کو جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے پس ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دو قصے ہیں لیکن مراد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وارد کرنے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حدیث سلمہ کی سے جو موافق ہے واسطے اس کے بیچ نام رکھنے جنگ کے بھی اشارہ ہے طرف اس کی کہ جنگ ذات الرقاع کی خیبر کے بعد تھی اس واسطے کہ سلمہ کی حدیث میں صاف بیان ہے کہ وہ حدیبیہ کے بعد تھی اور خیبر تھی قریب تر حدیبیہ کے لیکن شبہ ڈالتا ہے اس پر اختلاف سبب اور قصد کا اس واسطے کہ سبب جنگ ذات الرقاع کا یہ ہے کہ کہا گیا واسطے ان کے کہ قوم محارب ان کے ساتھ لڑنے کے واسطے جمع ہوئی ہیں تو نکلے اصحاب رضی اللہ عنہم ان کے واسطے طرف بلاد غطفان کے اور سبب جنگ قرد کا لوٹنا عبدالرحمٰن بن عیینہ کا ہے مدینے کی اونٹنیوں کو سو ان کے پیچھے نکلے اور دلالت کرتی ہے حدیث سلمہ کی اس پر کہ بے شک سلمہ نے بعد اس کے کہ تنہا اس کو شکست دی اور ان سے اونٹنیاں چھڑوا لیں مسلمان اس بارے میں بلاد غطفان میں نہیں پہنچے پس دونوں جدا ہو گئے اور لیکن اختلاف بیچ نماز خوف کے محض پس نہیں دلالت کرتا اوپر غیر ہونے ایک دوسرے کے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ ایک جنگ میں خوف کی نماز دو طور سے پڑھی گئی ہو دو دن میں بلکہ ایک دن میں۔ (فتح)

وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَّثَعْلَبَةَ.

یعنی اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنگ محارب اور ثعلبہ کے دن نماز پڑھائی یعنی نماز خوف کی

فائدہ: اور یہی ہے جنگ ذات الرقاع کا۔

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ

یعنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ

كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِّنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ وَّأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَي الْخَوْفِ.

ذات الرقاع کی طرف نکلے جو نخل (مقام) میں تھی سو غطفان کی ایک جماعت سے ملے سو ان کے درمیان لڑائی نہ ہوئی اور لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے سے خوف کیا سو حضرت ﷺ نے دو رکعت خوف کی نماز پڑھی۔

فائدہ: نخل ایک جگہ کا نام ہے نجد سے اور غفلت کی اس شخص نے جس نے کہا کہ مدینے کی کھجوریں مراد ہیں اور استدلال کیا ہے ساتھ اس کے اوپر شروع ہونے نماز خوف کے حضر میں یعنی گھر میں اور یہ قول اس کا ٹھیک نہیں اور جائز ہے پڑھنی نماز خوف کی وطن میں نزدیک شافعی اور جمہور کے جبکہ حاصل ہو خوف اور امام مالک سے روایت ہے کہ خوف کی نماز سفر کے ساتھ خاص ہے یعنی گھر میں پڑھنا درست نہیں اور دلیل جمہور کی یہ آیت ہے: ﴿فَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ الصَّلٰوةَ﴾ یعنی جب آپ ﷺ ان میں ہوں اور ان کے واسطے نماز کو قائم کریں پس نہیں قید کیا اس کو اللہ نے ساتھ سفر کے یعنی یہ آیت عام اور مطلق ہے سفر کی اس میں قید نہیں پس خوف کی نماز وطن میں بھی جائز ہوگی واللہ اعلم۔ (فتح)

وَقَالَ يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ.

یعنی اور کہا یزید نے سلمہ سے کہ میں نے جنگ قرد کے حضرت ﷺ کے ساتھ جہاد کیا۔

فائدہ: جنگ قرد وہ جنگ ہے جس میں عبدالرحمٰن نے حضرت ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹا تھا اور سلمہ کی یہ حدیث پورے طور سے آئندہ آئے گی اور اس میں نماز خوف کا ذکر نہیں اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ذکر کیا ہے اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ حدیث کے واسطے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے جو پہلے مذکور ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ ذی قرد میں خوف کی نماز پڑھی اور دونوں حدیثوں میں جو جنگ ذی قرد کا ذکر ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قصہ ایک ہو کہ جیسے نہیں لازم آتا حضرت ﷺ کی ایک جگہ میں خوف کی نماز پڑھنے سے یہ کہ اور جگہ میں نہ پڑھی ہو کہا بیہقی نے کہ ہم شک نہیں کرتے اس میں کہ جنگ ذی قرد حدیبیہ اور خیبر کے بعد تھا اور سلمہ کی حدیث اس کے ساتھ تصریح کرتی ہے اور اوپر جنگ ذات الرقاع پس مختلف فیہ ہے پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں دو قصے ہیں جیسا کہ میں نے اس کو لکھا ہے۔ (فتح)

٣٨١٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ

٣٨١٦۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں نکلے اور ہم چھ آدمی تھے اور ہمارے درمیان ایک اونٹ تھا کہ باری باری ہم اس پر سوار ہوتے

عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلٰى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُوْ مُوْسٰى بِهٰذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُوْنَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ.

تھے سو ہمارے پاؤں پھٹ گئے اور میرے دونوں پاؤں بھی پھٹ گئے اور میرے ناخن گر پڑے سو ہم اپنے پاؤں پر دھجیاں لپیٹتے تھے پس نام رکھا گیا جنگ ذات الرقاع اس سبب سے کہ ہم اپنے پاؤں پر دھجیاں لپیٹتے تھے اور حدیث بیان کی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس کے پھر اس کو برا جانا یعنی اس واسطے کہ خوف کیا اپنے نفس کے پاک کرنے سے کہا میں نے اس کو اس واسطے نہیں کیا تھا کہ اس کو ذکر کروں گویا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے برا جانا کہ اس نے اپنے عمل سے کوئی چیز ظاہر کی ہو۔

فائدہ: اور یہ اس واسطے کہ چھپانا عمل کا افضل ہے ظاہر کرنے اس کے سے مگر کسی مصلحت کے واسطے کہ راجح ہو مانند اس شخص کے کہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہوں اس کے لیے نیک عمل کا ظاہر کرنا افضل ہے۔ (فتح)

٣٨١٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ أَحْسَنُ مَا

٣٨١٧۔ صالح بن خوات سے روایت ہے اس نے روایت کی اس شخص سے جو حاضر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ ذات الرقاع کے وقت خوف کی نماز میں کہ ایک گروہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندھی اور دوسرا گروہ دشمن سے مقابل رہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ میں کھڑے رہے اور اس گروہ نے اپنی نماز جدا پوری کی یعنی باقی ایک رکعت جدا پڑھی پھر پلٹ گئے اور دشمن کے مقابلے میں صف باندھی اور دوسری جماعت آئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ایک رکعت نماز ان کو پڑھائی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلام پھیرا اور کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہم سے معاذ رضی اللہ عنہ نے اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے اس نے روایت کہ ابوزبیر سے اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نخل میں تھے پس ذکر کی نماز خوف کی

سَمِعْتُ فِیْ صَلَاةِ الْخَوْفِ.

کہا مالک نے اور یہ طریق خوف کی نماز کے سب طریقوں سے بہتر ہے جو میں نے سنی۔

تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِيْ أَنْمَارٍ.

متابعت کی ہے معاذ کی لیث نے زید بن اسلم سے کہ قاسم بن محمد نے اس کو حدیث بیان کی کہ حضرت ﷺ نے جنگ بنی انمار میں نماز پڑھی۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ ایک جماعت نے دشمن کے مقابل صف باندھی الخ تو یہ کیفیت مخالف ہے اس کیفیت کے جو پہلے گزر چکی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے بیچ عدد رکعتوں کے یعنی اس میں چار رکعتوں کا ذکر ہے اور اس میں دو کا ہے اور یہ موافق ہے اس کیفیت کو جو پہلے گزر چکی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس باب میں لیکن مخالف ہے اس کو اس امر میں کہ حضرت ﷺ ایک رکعت پڑھ کے بدستور کھڑے رہے یہاں تک کہ اس جماعت نے دوسری رکعت جدا پڑھی اور اس امر میں کہ سب لوگ بدستور نماز میں رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ﷺ کے سلام کے ساتھ سلام پھیرا اور یہ جو کہا کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ نخل میں تھے تو وارد کیا اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے مختصر معلق اس واسطے کہ غرض اس کی یہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کی روایتیں متفق ہیں اس پر کہ جس جنگ میں خوف کی نماز واقع ہوئی وہ جنگ ذات الرقاع ہے لیکن اس میں نظر ہے اس واسطے کہ سیاق روایت ہشام کا ابو زبیر سے دلالت کرتا ہے کہ وہ دوسری حدیث ہے اور جنگ میں پس لیکن روایت ابو زبیر کی جابر رضی اللہ عنہ سے پس عسفان کے قصے میں ہے اور لیکن روایت ابوسلمہ وغیرہ کی اس سے پس جنگ ذات الرقاع میں ہے اور وہ جنگ محارب اور ثعلبہ کی ہے اور جب مقرر ہوئی یہ بات کہ پہلے پہل خوف کی نماز عسفان میں پڑھی گئی اور تھا قصہ عسفان کا عمرہ حدیبیہ میں اور وہ جنگ خندق اور قریظہ کے بعد ہے اور تحقیق پڑھی گئی نماز خوف کی بیچ جنگ ذات الرقاع کے اور وہ بعد عسفان کے ہے تو مقرر ہوئی یہ بات کہ جنگ ذات الرقاع جنگ خندق سے پیچھے ہے اور جنگ قریظہ اور حدیبیہ سے بھی پیچھے ہے پس قوی ہوگا یہ قول کہ وہ خیبر کے بعد ہے اس واسطے کہ جنگ خیبر تھی بعد رجوع کرنے کے حدیبیہ سے اور یہ جو مالک نے کہا یہ خوف کی نماز کا بہتر طریقہ ہے جو میں نے سنا تو یہ تقاضا کرتا ہے کہ مالک نے خوف کی نماز کئی طور سے سنی اور یہ فی الواقع اسی طرح ہے اس واسطے کہ خوف کی نماز حضرت ﷺ سے کئی طور سے وارد ہوئی ہے سو بعض علماء نے اس کو اختلاف احوال پر محمول کیا ہے اور دیگر علماء نے اس کو توسع اور تخییر پر محمول کیا ہے یعنی اختیار ہے جس طور سے پڑھے جائز ہے اور پہلے گزر چکا ہے اشارہ طرف اس کی خوف کی نماز میں اور امام مالک نے جو اس صورت کو ترجیح دی ہے تو موافقت کی ہے اس کی شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ اور داود رحمہ اللہ نے اس کی ترجیح پر واسطے سلامت ہونے اس کے کے کثرت مخالفت سے یعنی اس میں بہت مخالفت لازم نہیں آتی اور اس واسطے کہ اس میں لڑائی کے واسطے بہت احتیاط ہے باوجود جائز رکھنے ان

کے کی اس کیفیت کو جو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے اور مالکیوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے کہ جو کیفیت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے وہ جائز نہیں اور اختلاف کیا ہے انہوں نے بیچ کیفیت روایت سہل بن ابی حثمہ کے بیچ ایک جگہ کے اور وہ یہ ہے کہ کیا سلام پھیرے امام پہلے اس سے کہ دوسری جماعت دوسری رکعت پڑھے یا انتظار کرے اس کو التحیات میں تا کہ دوسری جماعت اس کے ساتھ سلام پھیرے پہلا قول مالکیہ کا ہے یعنی امام سلام پھیرے دوسری جماعت کے رکعت کے پڑھنے تک انتظار نہ کرے اور گمان کیا ابن حزم نے کہ سلف سے کوئی اس کا قائل نہیں اور نہیں فرق کیا حنفیہ اور مالکیہ نے جس جگہ لیا ہے انہوں نے اس کیفیت کو کہ اس حدیث میں درمیان اس کے کہ امام قبلے کی طرف ہو یا نہ ہو اور فرق کیا ہے شافعی اور جمہور نے پس محمول کیا ہے سہل کی حدیث کو اس پر کہ دشمن قبلے کے سوا اور طرف تھا پس اس واسطے ہر جماعت کو جدا جدا پوری رکعت پڑھائی اور اسی طرح جب دشمن قبلے کی طرف ہو تو بنا بریں اس کے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں پہلے گزر چکا ہے کہ امام سب فوج کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہے اور ان کے ساتھ رکوع کرے پھر جب امام سجدہ کرے تو ایک صف اس کے ساتھ سجدہ کرے اور ایک جماعت ان کی نگہبانی کرے آخر تک کہا سہیلی نے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے ترجیح میں پس کہا ایک گروہ نے کہ عمل کیا جائے ساتھ اس صورت کے کہ ظاہر قرآن کے بہت موافق ہو اور کہا بعض علماء نے کہ کوشش کرے بیچ تلاش کرنے اخیر صورت کے ان میں سے پس تحقیق وہ ناسخ ہے واسطے پہلی صورتوں کے اور کہا ایک گروہ نے کہ عمل کیا جائے ساتھ اس صورت کے جو نقل کی رو سے زیادہ راجح ہو اور جس کے راوی اعلیٰ درجے کے ہوں اور کہا ایک گروہ نے کہ عمل کیا جائے ساتھ تمام صورتوں کے باعتبار اختلاف احوال خوف کے اور جب خوف سخت ہو تو جو سب میں آسان صورت ہے اس کو لیا جائے اور وجہ متابعت کی یہ ہے کہ جنگ بنی انمار اور جنگ ذات الرقاع ایک ہے۔ (فتح)

٣٨١٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ

٣٨١٨۔ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہا کہ امام قبلے کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ (فوج میں سے) اس کے ساتھ کھڑے ہوں اور ایک گروہ دشمن کی طرف ہوں ان کا منہ دشمن کی طرف ہو سو امام اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھا دے پھر وہ کھڑے ہو کے ایک رکعت جدا پڑھیں اور دو سجدے کریں اپنی جگہ میں پھر یہ لوگ ان کی جگہ میں چلے جائیں اور وہ آئیں سو امام ان کو ایک رکعت پڑھائے پس اس کی دو رکعتیں ہوئیں پھر وہ اٹھ کر رکوع کریں اور دو سجدے کریں اور دوسرے طریق میں ہے کہ روایت کی سہل نے

ثُمَّ يَذْهَبُ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَحْيٰى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِيْ صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ.

حضرت ﷺ سے مانند اس کی اور تیسرے طریق میں ہے کہ سہل نے اپنا طریق بیان کیا۔

فائدہ: علماء تاریخ کا اتفاق ہے کہ سہل بن ابی حثمہ حضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں صغیر السن تھے حضرت ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر آٹھ برس تھی پس یہ اس کی روایت مرسل ہو گی واللہ اعلم اس طرح کہا حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے۔ (فتح الباری)

٣٨١٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ.

٣٨١٩۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا سو ہم دشمن کے مقابل ہوئے سو ہم نے ان کے واسطے صف باندھی۔

فائدہ: اور ایک روایت میں ہے کہ پھر ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہا پھر ہر ایک نے اپنی رکعت جدا جدا پڑھی۔

٣٨٢٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ

٣٨٢٠۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے ایک گروہ کو نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے پھر پلٹ گئے اور اپنے ان ساتھیوں کی جگہ میں کھڑے ہوئے اور وہ آئے سو حضرت ﷺ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر ان کو سلام کیا پھر یہ کھڑے ہوئے اور اپنی باقی ایک رکعت

انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ أُولٰئِكَ فَجَآءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.

ادا کی اور وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اپنی ایک رکعت ادا کی۔

٣٨٢١۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِنَانٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ.

٣٨٢١۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا یعنی جنگ ذات الرقاع۔

٣٨٢٢۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِيْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَةً ثُمَّ إِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا فَجِئْنَاهُ فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِيْ وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ

٣٨٢٢۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا یعنی جنگ ذات الرقاع پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے پلٹے تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پلٹے سو وہ دوپہر کو ایک جنگل میں پہنچے جس میں درخت بہت تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اصحاب رضی اللہ عنہم سائے کے واسطے جدا جدا ہوئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیکر کے درخت کے نیچے اترے اور تلوار کو اس میں لٹکایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سو ہم تھوڑا سا سوئے پھر ناگہاں ہم نے دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلاتے ہیں سو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے سو ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار بیٹھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھ پر میری تلوار کھینچی اور میں سوتا تھا سو میں جاگ پڑا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی سو وہ مجھ کو کہنے لگا کہ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا میں نے کہا اللہ بچائے گا سو خبردار ہو وہ یہ بیٹھا ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عذاب نہ کیا یعنی بلکہ معاف کر دیا۔

لِی مَنْ یَّمْنَعُكَ مِنِّیْ قُلْتُ اللّٰهُ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ یُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

فائدہ: یہ جو کہا کہ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا تو یہ استفہام انکاری ہے یعنی کوئی تجھ کو میرے ہاتھ سے نہ بچائے گا اس واسطے کہ گنوار کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور حضرت ﷺ بیٹھے تھے آپ ﷺ کے پاس تلوار نہ تھی اور ایک روایت میں یہ لفظ یعنی اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا اعرابی نے تین بار تکرار سے کہا اور لیا جاتا ہے تکرار کرنے گنوار کے سے واسطے آپ ﷺ کے کلام میں کہ بے شک اللہ نے اپنے پیغمبر کو اس سے بچایا نہیں تو اس کو حضرت ﷺ کے ساتھ تکرار کرنے کی کیا حاجت تھی باوجود محتاج ہونے اس کے طرف انعام کی نزدیک قوم اپنی کے ساتھ قتل کرنے حضرت ﷺ کے اور یہ جو حضرت ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اللہ مجھ کو بچائے گا تو اس میں اشارہ ہے طرف اس کی اس واسطے کہ دوہرایا اس کو گنوار نے اور نہ زیادہ کیا کچھ اس جواب پر اور اس میں نہایت استغنا اور بے پرواہی ہے ساتھ اس کے اور کہا خطابی نے کہ جب مشاہدہ کیا گنوار نے اس ثبات عظیم کو اور پہچانا اس نے کہ اس کے اور حضرت ﷺ کے درمیان کوئی چیز مانع ہوئی تو آپ ﷺ کا صدق تحقیق ہوا اور معلوم کیا اس نے کہ وہ آپ ﷺ کی طرف نہیں پہنچ سکے گا تو اس نے ہتھیار ڈالے اور اپنی جان پر قدرت دی اور ایک روایت میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے اس کے سینے میں دھکا مارا تو خوف کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی تو حضرت ﷺ نے اٹھائی اور اس سے کہا کہ بھلا اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا کہا کوئی نہیں کہا اٹھ کر چلا جا سو جب اس نے پیٹھ دی تو کہا کہ تو مجھ سے بہتر ہے اور یہ جو پہلی روایت میں ہے وہ یہ بیٹھا ہے پھر اس کو عذاب نہ کیا تو تطبیق ان دونوں روایتوں میں اس طور سے ہے کہ حضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ جا چلا جا تھا بعد اس کے کہ حضرت ﷺ نے خبر دی اصحاب رضی اللہ عنہم کو ساتھ اس قصے کے پھر احسان کیا او پر اس کے واسطے بہت ہونے رغبت حضرت ﷺ کے بیچ الفت دینے کفار کے تاکہ داخل ہوں اسلام میں پھر نہ مواخذہ کیا اس کو فعل پر بلکہ اس کو معاف کر دیا اور ذکر کیا واقدی نے کہ وہ مسلمان ہو گیا اپنی قوم کی طرف پلٹ گیا پس راہ پائی ساتھ اس کے بہت خلقت نے یعنی اس کے سبب سے بہت خلقت مسلمان ہوئی۔

وَقَالَ اَبَانُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَاِذَا اَتَیْنَا عَلٰی شَجَرَةٍ ظَلِیْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِیِّ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ ذات الرقاع میں تھے سو جب ہم کسی درخت سایہ دار پر آتے تھے تو اس کو حضرت ﷺ کے واسطے چھوڑ دیتے تھے سو ایک مرد کافروں سے آیا اور حضرت ﷺ کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِطَآئِفَةٍ رَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّآئِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ اسْمُ الرَّجُلِ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيْهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ.

تلوار درخت کے ساتھ لٹکتی تھی اس نے تلوار کھینچی اور حضرت ﷺ سے کہا کہ تم مجھ سے ڈرتے ہو حضرت ﷺ نے فرمایا نہیں کہا اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ بچائے گا اصحاب رضی اللہ عنہم نے اس کو جھڑکا اور نماز کی تکبیر ہوئی سو حضرت ﷺ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے ہٹے پھر حضرت ﷺ نے دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پس حضرت ﷺ کی چار رکعتیں ہوئیں اور کہا مسدد نے ابوعوانہ سے اس نے روایت کی ابوبشر سے کہ اس مرد کا نام غورث ابن حارث ہے لڑائی کی حضرت ﷺ نے بیچ اس کے محارب خصفہ سے۔

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا بہت دلیر ہونا حضرت ﷺ کا اور قوی ہونا آپ ﷺ کے یقین کا اور صبر کرنا آپ ﷺ کا ایذا پر اور حلم کرنا آپ ﷺ کا جاہلوں پر اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جائز ہے جدا جدا ہونا لشکر کا اترنے میں اور سونا ان کا اور محل اس کا اس وقت ہے جب کہ وہاں کسی چیز سے خوف نہ ہو۔ (فتح)

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلَاةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَآءَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ.

یعنی اور روایت کی ہے ابو زبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ نخل میں تھے سو حضرت ﷺ نے خوف کی نماز پڑھی۔ اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ جنگ نجد میں خوف کی نماز پڑھی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے دنوں میں آئے تھے۔

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا تو نے حضرت ﷺ کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں مروان نے کہا کب کہا نجد کی جنگ میں اور یہ جو کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خیبر کے دنوں میں آئے تھے تو مراد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ساتھ اس کے تائید کرنا ہے اپنے مذہب کی کہ جنگ ذات الرقاع خیبر کے بعد تھی لیکن نجد کی طرف جنگ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ نجد کی طرف صرف ایک ہی جنگ ہوئی

ہو اس واسطے کہ نجد کی طرف کئی جنگوں میں قصد واقع ہوا ہے اور پہلے گزر چکی ہے تقریر اس کی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے خوف کی نماز میں دو قصے مختلف روایت کیے ہیں اس کے دوہرانے کی حاجت نہیں پس احتمال ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس جنگ میں حاضر ہوئے ہوں جو خیبر کے بعد ہے نہ اس میں جو اس سے پہلے واقع ہوئی۔ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ. باب ہے بیان میں جنگ بنی مصطلق کے خزاعہ سے اور وہ جنگ مریسیع کا ہے۔

فائدہ: وارد کی ہے اس میں امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ کی عزل میں پھر ذکر کی حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی اور اس میں قصہ گنوار کا ہے اور محل اس کا جنگ ذات الرقاع میں ہے اور تحقیق واقع ہوا ہے ایک روایت میں "فی غزوة ذات الرقاع" اور وہ مناسب تر ہے پھر ذکر کیا بعد اس کے ترجمہ اور وہ جنگ انمار ہے اور ذکر کی اس میں حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی کہ میں نے جنگ انمار میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے اور یہ حدیث باب قصر الصلوٰۃ میں پہلے گزر چکی ہے اور تھا محل اس کا پہلے جنگ بنی مصطلق سے اس واسطے کہ اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے افک کی حدیث بیان کی ہے اور قصہ افک کا جنگ بنی مصطلق میں تھا پس نہیں کوئی معنی واسطے داخل کرنے جنگ انمار کے درمیان ان کے بلکہ غزوہ انمار مشابہ ہے اس کے کہ ہو وہ غزوہ محارب اور بنی ثعلبہ کا اور جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ اس میں تقدیم و تاخیر ناقل سے ہے اور نہیں ذکر کیا اہل مغازی نے جنگ انمار کا اور ذکر کیا ہے مغلطائی نے کہ وہ غزوہ آبر ہے پس تحقیق ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے کہ تھا وہ ماہ صفر میں اور نزدیک ابن سعد کے ہے کہ ایک سوداگر غلہ لایا سو اس نے خبر دی کہ قبیلہ انمار اور ثعلبہ تم سے لڑنے کے واسطے جمع ہوئے ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم محرم کی دسویں کو ان کی طرف نکلے پس آئے ان کی جگہ میں ذات الرقاع کی اور بعض کہتے ہیں کہ جنگ انمار کا واقع ہوا ہے درمیان غزوہ بنی مصطلق کے واسطے اس چیز کے کہ روایت کی ہے ابو زبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کسی کام کے واسطے بھیجا اور حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مصطلق کی طرف چلنے والے تھے سو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر نماز پڑھتے تھے اور تائید کرتی ہے اس کی حدیث لیث کی قاسم بن محمد سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ انمار میں خوف کی نماز پڑھی اور احتمال ہے کہ روایت جابر رضی اللہ عنہ کی واسطے نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کے متعدد ہو اور مصطلق ایک قبیلہ ہے بنی خزاعہ سے اور مریسیع ایک چشمے کا نام ہے واسطے بنی خزاعہ کے اس کے اور فرع کے درمیان ایک دن کی راہ ہے اور تحقیق روایت کی ہے طبرانی نے سفیان بن وبرہ سے حدیث سے کہ تھے ہم ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنگ مریسیع کے جو جنگ بنی مصطلق ہے۔ (فتح)

ابْنُ إِسْحَاقَ وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ. یعنی اور کہا ابن اسحاق نے کہ یہ جنگ چھٹے سال ہجری میں تھا۔

فائدہ: اور بیہقی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ پانچویں سال میں تھا شعبان میں۔(فتح)

وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ. یعنی اور کہا موسیٰ بن عقبہ نے کہ چوتھے سال میں تھا۔

فائدہ: یہ قلم کی چوک ہے شاید اس نے چاہا تھا کہ لکھے پانچویں سال میں لیکن سہو سے چوتھا سال لکھا گیا اور جو چیز کہ مغازی موسیٰ بن عقبہ میں کئی طریقوں سے ہے یہ ہے کہ وہ پانچویں سال میں تھا روایت کیا ہے اس کو حاکم اور ابوسعید نیشاپوری اور بیہقی وغیرہ نے اور کہا حاکم نے اکلیل میں کہ قول عروہ وغیرہ کا کہ وہ پانچویں سال میں تھا مشابہ تر ہے ابن اسحاق کے قول سے کہ وہ چھٹے سال میں تھا۔(فتح)

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيْثُ الْإِفْكِ فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيْعِ. یعنی کہا نعمان بن راشد نے زہری سے کہ افک کی حدیث جنگ مریسیع میں تھی۔

فائدہ: اور یہی قول ہے ابن اسحاق اور بہت اہل مغازی کا کہ قصہ افک کا تھا بیچ وقت پھرنے ان کے کے جنگ مریسیع سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غفلت کے وقت لوٹا اور اس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصطلق کو لوٹا اس حال میں کہ وہ بے خبر تھے اور وہ اپنے مویشیوں کو پانی پلاتے تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لڑنے والے جوانوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں اور لڑکوں کو لونڈی اور غلام بنایا۔(فتح)

٣٨٢٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَآءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَّعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَّسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

٣٨٢٣۔ ابن محیریز سے روایت ہے کہا کہ میں مسجد میں داخل ہوا سو میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا سو میں نے اس کے پاس بیٹھ کر اس سے عزل کا حکم پوچھا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بنی مصطلق میں نکلے سو پائے ہم نے قیدی عرب کے قیدیوں میں سے یعنی ان کو پکڑ کر لونڈی غلام بنایا سو ہم نے عورتوں سے صحبت کرنے کی خواہش کی اور مجرد رہنا ہم پر سخت مشکل ہوا اور ہم نے عزل کرنا چاہا یعنی لونڈیوں سے تاکہ ان کو حمل نہ رہے سو ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور ہم نے کہا کہ ہم عزل کریں اس حال میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہیں پہلے اس سے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ آیا جائز ہے یا نہیں پھر ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا فرمایا کہ تم پر کچھ مضائقہ

فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ.

نہیں کہ نہ کیا کرو کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہیں مگر کہ وہ اس جہان میں پیدا ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب النکاح میں آئے گی اور غرض اس سے اس جگہ ذکر غزوہ بنی مصطلق کا ہے فی الجملہ اور میں نے اس کے قصے کی طرف مجمل اشارہ کیا ہے۔ (فتح) کہا نووی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ رق عرب پر جاری ہوا تھا یعنی وہ بھی لونڈی غلام ہو جاتے ہیں جب کہ وہ مشرک ہوں اس لیے کہ بنی مصطلق قبیلہ ہے خزاعہ میں سے اور وہ عرب ہیں اور یہ مذہب مالک اور شافعی کا ہے اور کہا ابوحنیفہ اور شافعی نے قول قدیم میں کہ نہیں جاری ہوتا ان پر رق بسبب شرافت ان کی کے۔ (نووی شرح مسلم) اور عزل کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منی نکلنے کا وقت نزدیک آئے تو ذکر کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکال کر انزال کرے۔

۳۸۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهٗ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّوْنَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَتَانِيْ وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِيْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِيْ مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَهٗ ثُمَّ قَعَدَ. فَهُوَ هٰذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۲۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کا جہاد کیا سو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوپہر ہوئی اور حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بہت بڑے درختوں والے جنگل میں تھے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے اترے اور اس کے ساتھ سایہ پکڑا اور لوگ سایہ میں بیٹھنے کے واسطے درختوں میں متفرق ہو گئے اور جس حالت میں کہ ہم اس طرح تھے کہ ناگہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلایا سو ہم حاضر ہوئے سو ناگہاں ہم نے دیکھا کہ ایک گنوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک یہ شخص میرے پاس آیا اور میں سوتا تھا سو اس نے میری تلوار کھینچی تو میں جاگ پڑا اور حالانکہ وہ میرے سر پر ننگی تلوار لیے کھڑا ہے اس نے کہا کہ کون تجھ کو میرے ہاتھ سے بچائے گا میں نے کہا اللہ بچائے گا سو وہ تلوار کو میان میں ڈال کر بیٹھ گیا سو وہ یہ ہے کہا راوی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عذاب نہ کیا۔

فائدہ: اور محل اس کا جنگ ذات الرقاع ہے۔ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ.

باب ہے بیان میں جنگ انمار کے۔

۳۸۲۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا.

۳۸۲۵۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ انمار میں دیکھا اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے یعنی نفل نماز قبلے کی طرف منہ کیے۔

بَابُ حَدِيْثِ الْإِفْكِ.

باب ہے بیان میں حدیث افک کے یعنی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت منافقوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر طوفان اٹھایا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے مناسبت وارد کرنے اس کے کے اس جگہ واسطے اس چیز کے کہ ذکر کیا ہے اس کو زہری نے کہ قصہ افک کا جنگ مریسیع میں تھا۔

اَلْإِفْكُ وَالْأَفَكُ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ ﴿إِفْكُهُمْ﴾ وَأَفْكُهُمْ وَأَفَكُهُمْ فَمَنْ قَالَ أَفَكَهُمْ يَقُوْلُ صَرَفَهُمْ عَنِ الْإِيْمَانِ وَكَذَّبَهُمْ كَمَا قَالَ ﴿يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ﴾ يُصْرَفُ عَنْهُ مَنْ صُرِفَ.

یعنی افک اور افک بجائے نجس اور نجس کے ہے یعنی اس اسم میں دو لغتیں ہیں ساتھ زیر ہمزہ کے اور جزم فا کے اور یہ مشہور لغت ہے اور دوسری لغت دونوں کی زبر ہے اور اس کی نظیر نجس ہے ضبط میں اور دو لغت ہونے میں کہا جاتا ہے افکھم و افکھم یعنی بیچ اس آیت کے: ﴿بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ وَذٰلِكَ إِفْكُهُمْ﴾۔

فائدہ: یعنی مشہور لغت ساتھ زیر ہمزہ اور جزم فا کے ہے اور اوپر تین زبروں کے ساتھ پس شاذ لغت ہے اور وہ عکرمہ وغیرہ سے تین زبروں کے ساتھ فعل ماضی ہے یعنی پھیرا ان کو۔ (فتح)

۳۸۲٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ

۳۸۲٦۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ اور علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ اور عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے جب کہ کہا واسطے ان کے طوفان اٹھانے والوں نے جو کہا اور سب نے مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور بعض ان میں زیادہ یاد رکھنے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَآئِفَةً مِّنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعٰى لِحَدِيْثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَّأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَّقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَّإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوْا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجٍ وَّأُنْزَلُ فِيْهِ فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَافِلِيْنَ اٰذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِيْ أَقْبَلْتُ إِلٰى رَحْلِيْ فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ فَإِذَا عِقْدٌ لِّيْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ فَحَبَسَنِيَ ابْتِغَآؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُرَحِّلُوْنِيْ فَاحْتَمَلُوْا

والے تھے اس کی حدیث کو بعض سے اور زیادہ ثابت تھے اس کے بیان کرنے میں اور تحقیق یاد رکھی ہے میں نے ہر ایک مرد سے وہ حدیث کہ بیان کی اس نے مجھ کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ان کی بعض حدیث بعض کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ بعض ان میں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اس کو بعض سے کہا انہوں نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے تھے اور جس کا نام قرعہ میں نکلتا تھا اس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا ایک جہاد میں جس کا ارادہ کیا سو اس میں میرا نام نکلا تو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلی بعد اترنے آیت حجاب کے سو میں ایک کجاوے میں اٹھائی جاتی تھی اور اس میں اتاری جاتی تھی یعنی اتارنے کے وقت بھی ہودج میں رہتی تھی باہر نہ نکلتی تھی سو ہم چلے یہاں تک کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جنگ سے فارغ ہو کر پھرے اور ہم مدینے کے قریب پہنچے پلٹتے ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو کوچ کا حکم فرمایا سو جب انہوں نے کوچ کا حکم دیا تو میں اٹھ کر قضائے حاجت کے واسطے چلی یہاں تک کہ میں لشکر سے باہر گئی پھر میں اپنے کام سے فارغ ہو کر اپنے کجاوے کی طرف پھری سو میں نے اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو ناگہاں میں نے دیکھا کہ میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر گر پڑا سو میں پلٹ کر اپنے ہار کو تلاش کرنے گئی اس کی تلاش میں مجھ کو دیر لگی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور جو لوگ میرے کجاوے کے کسنے پر مقرر تھے وہ آئے اور میرے کجاوے کو اٹھا کر میرے اونٹ پر کسا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی اور وہ گمان کرتے تھے کہ میں کجاوے میں ہوں اور عورتیں اس وقت نہایت دبلی

هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰى بَعِيْرِيَ الَّذِيْ كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ أَنِّيْ فِيْهِ وَكَانَ النِّسَآءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَفَعُوْهُ وَحَمَلُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوْا وَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَّلَا مُجِيْبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِيَ الَّذِيْ كُنْتُ بِهٖ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَآءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَأٰى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَّائِمٍ فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَكَانَ رَاٰنِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ وَ وَاللّٰهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَّلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهٖ وَهَوٰى حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ وَهُمْ نُزُوْلٌ قَالَتْ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ

ہوتیں تھیں موٹی نہ تھیں اور نہ ان کے بدن پر گوشت تھا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کم خوراک تھیں اس واسطے کجاوہ کسنے والوں کو کجاوے کا ہلکا ہونا معلوم نہ ہوا اس کے اٹھاتے وقت اور میں لڑکی کم سن تھی سو وہ اونٹ کو اٹھا کر لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے سو مجھ کو ہار ملا بعد اس کے کہ لشکر کوچ کر گیا سو میں ان کی جگہ پر آئی اس حال میں کہ نہ وہاں کوئی بلانے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا یعنی وہاں کوئی آدمی باقی نہ تھا سو میں نے اپنی جگہ کا قصد کیا جس میں اتری تھی اور میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب مجھ کو نہ پائیں گے تو پلٹ کر مجھ کو لینے آئیں گے سو جس حالت میں کہ میں اپنی جگہ میں بیٹھی تھی کہ مجھ کو نیند آئی سو میں سو گئی اور صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ سلمی پھر ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے یعنی تا کہ تھکے ماندے کو ساتھ لائیں وہ صبح کو میری جگہ میں پہنچے سو انہوں نے سوئے آدمی کا وجود دیکھا سو انہوں نے مجھ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور اس نے مجھ کو پردے کے حکم سے پہلے دیکھا تھا تو اس نے پہچانتے ہی تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا یعنی یہ تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں یہ کہاں تو میں ان کے انا للہ پڑھنے سے جاگ اٹھی سو میں نے اپنی چادر سے اپنا منہ ڈھانک لیا اور قسم ہے اللہ کی نہ انہوں نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے ان سے کوئی بات سنی سوائے انا للہ پڑھنے ان کے کے سو وہ جھکے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے گھٹنے پر اپنا پاؤں رکھا اور میں اٹھ کر اس پر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل کو پکڑ کر چلے یہاں تک کہ ہم کڑکتی دوپہر کو لشکر میں پہنچے اور وہ اترے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو ہلاک ہوا جو ہلاک ہوا اور بانی مبانی اس طوفان کا عبداللہ بن

سَلُوْلَ قَالَ عُرْوَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَّمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ اٰخَرِيْنَ لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِنَّ كِبْرَ ذٰلِكَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ إِنَّهُ الَّذِي قَالَ فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَّالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يَرِيْبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِيْنَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذٰلِكَ يَرِيْبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ حِيْنَ نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ وَّذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَّتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِّنْ بُيُوْتِنَا قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ

ابی ابن سلول تھا جو منافقوں کا سردار تھا کہا عروہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو خبر ہوئی کہ وہ اس کو مشہور کرتا تھا اور اس کے پاس اس کا چرچا ہوتا تھا تو وہ اس کو ثابت رکھتا تھا اور اس کو ظاہر کرتا تھا اور نیز عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں نام لیا گیا تہمت کرنے والوں میں سے مگر حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم کا اور لوگوں میں جن کا نام مجھ کو معلوم نہیں لیکن وہ ایک جماعت ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا اور جس نے طوفان کا بڑا بوجھ اٹھایا اس کو عبداللہ بن ابی ابن سلول کہا جاتا ہے عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا برا جانتی تھیں کہ ان کے پاس حسان رضی اللہ عنہ کو برا کہا جائے اور کہتی تھیں کہ حسان رضی اللہ عنہ وہ ہیں جنھوں نے کہا تھا کہ البتہ میرا باپ اور میرا دادا اور میری آبرو واسطے آبرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تم سے ڈھال ہے یعنی باوجود اس قول کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کو کہ ان کی بیوی پر تہمت باندھی گئی تھی نگاہ نہ رکھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو جب ہم مدینے میں آئے تو میں ایک مہینہ بیمار رہی اور لوگ چرچا کرتے تھے طوفان والوں کے قول میں اور مجھ کو اس تہمت کرنے کی کچھ خبر نہ تھی اور مجھ کو میری بیماری میں شک پڑتا تھا یہ کہ جو مہربانی پہلے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری میں دیکھا کرتی تھی وہ مہربانی اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتی تھی صرف اتنا تھا کہ میرے پاس تشریف لاتے تھے اور سلام کر کے پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہے پھر پلٹ جاتے تھے سو اس سے مجھ کو شک پڑتا تھا اور مجھ کو بدی کی کچھ خبر نہ تھی یہاں تک کہ مجھ کو بیماری سے کچھ صحت ہوئی سو میں مسطح رضی اللہ عنہ کی ماں کے ساتھ قضائے حاجت کے واسطے خالی میدان کی طرف نکلی اور وہ ہمارے پاخانے پھرنے کی جگہ تھی اور ہم باہر نہ نکلتی تھیں مگر راتوں رات اور تھا

الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَآئِطِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَّهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَّأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِيْ حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ أَيْ هَنْتَاهُ وَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلٰى مَرَضِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِيْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ اٰتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأُرِيْدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّيْ يَا أُمَّتَاهُ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَآئِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ

یہ حال پہلے اس سے کہ گھروں کے پاس پاخانے نہ بنائے جائیں اور ہمارا دستور پہلے عرب کا دستور تھا پاخانے کے واسطے میدان میں جاتے تھے اور ہم ایذا پاتے تھے اس سے کہ ہمارے گھروں کے پاس پاخانے بنائے جائیں سو میں ام مسطح کے ساتھ قضائے حاجت کو نکلی اور ام مسطح ابورہم کی بیٹی ہے اور اس کی ماں صخر ابن عامر کی بیٹی ہے اور اس کا بیٹا مسطح بن اثاثہ ہے پھر ہم دونوں اپنے کام سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو پھریں سو ام مسطح کا پیر چادر میں الجھا وہ گر پڑی تو اس نے کہا کہ ہلاک ہو مسطح یعنی اپنے بیٹے کو بددعا دی میں نے ان سے کہا کہ تو نے برا کہا کیا تو برا کہتی ہے ایسے مرد کو جو جنگ بدر میں حاضر ہوا یعنی وہ تو بدری صحابی ہیں ام مسطح نے کہا اے بھولی کیا تو نے نہیں سنا جو اس نے کہا میں نے کہا اس نے کیا کہا تو اس نے مجھ کو طوفان والوں کی خبر دی سو میری بیماری دوگنی ہو گئی پھر جب میں اپنے گھر کی طرف پھری تو حضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سلام کیا پھر کہا اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا کہ مجھ کو اجازت ہو تو میں اپنے ماں باپ کے گھر جاؤں اور میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اس خبر کو ان کی طرف سے تحقیق کروں کہا سو حضرت ﷺ نے مجھ کو اجازت دی سو میں نے اپنی ماں سے کہا اے ماں یہ کیا بات ہے جس کا لوگوں میں چرچا ہے اس نے کہا اے بیٹی تو مت گھبرا پس قسم ہے اللہ کی ایسی عورت کم ہوتی ہے جو خوبصورت ہو اور اپنے خاوند کی پیاری ہو اور اس کے واسطے سوکنیں ہوں مگر کہ بہت کلام کرتی ہیں اس کے عیب اور نقص میں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ کیا لوگ اس کا چرچا کرتے ہیں یعنی کیا لوگ میرے حق میں ایسی گفتگو

لَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ
أَصْبَحْتُ أَبْكِيْ قَالَتْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ
وَّأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ
يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ أَهْلِهٖ
قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ
بَرَآءَةِ أَهْلِهٖ وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ لَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ
فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَّأَمَّا
عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ
عَلَيْكَ وَالنِّسَآءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَّسَلِ
الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ أَيْ
بَرِيْرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَّرِيْبُكِ قَالَتْ لَهٗ
بَرِيْرَةُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا
أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهٗ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ
السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ
فَتَأْكُلُهٗ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمِهٖ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا
مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ قَدْ
بَلَغَنِيْ عَنْهُ أَذَاهُ فِيْ أَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ
عَلٰى أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا
عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَّمَا يَدْخُلُ عَلٰى
أَهْلِيْ إِلَّا مَعِيْ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ

کرتے ہیں سو میں وہ تمام رات روتی رہی یہاں تک کہ صبح
ہوئی نہ میرے آنسو بند ہوئے اور نہ مجھ کو نیند آئی پھر میں نے
صبح کی روتے ہوئے کہا اور حضرت ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ اور
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا جب کہ وحی بند ہوئی اور میرے
چھوڑ دینے میں ان سے مشورہ پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو
اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو میری پاکدامنی بیان کی اور جو جانتا تھا
واسطے اہل بیت کے اپنے دل میں دوستی ان کی سے سو
اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کی بیوی ہیں اور نہیں جانتے ہم ان
کو مگر نیک اور بہر حال علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سو انہوں نے کہا کہ یا
حضرت! اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی ان کے سوا اور بہت
عورتیں موجود ہیں اور لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلا
دے گی سو حضرت ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا اے
بریرہ! تو نے کبھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی بات دیکھی ہے جس
سے تجھ کو اس کی پاکدامنی میں شک پڑے؟ بریرہ رضی اللہ عنہا نے
آپ سے کہا قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر
بھیجا کہ میں نے کبھی اس کی پاکدامنی میں کچھ قصور نہیں دیکھا
جسے میں معیوب سمجھوں' البتہ اتنی بات ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کم
عمر لڑکی ہے اپنے گھر والوں کے آٹے سے سو جاتی ہے اور
بکری اس کو کھا جاتی ہے سو حضرت ﷺ اسی روز کھڑے
ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا اور حالانکہ
آپ منبر پر تھے سو فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ کون ایسا
ہے؟ جو میرا عذر دریافت کر کے بدلا لے اس مرد سے جو بنی
عبدالاشہل کا بھائی ہے جس کی طرف سے مجھ کو ایذا اور تکلیف
میرے اہل بیت یعنی میری بیوی کے بارے میں پہنچی قسم ہے
اللہ کی نہیں جانا میں نے اپنی بیوی کو مگر نیک اور البتہ لوگوں

أَخُوْ بَنِیْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْذِرُكَ فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهٖ مِنْ فَخِذِهٖ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَّهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُّقْتَلَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ قَالَتْ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا أَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمِیْ ذٰلِكَ كُلَّهٗ لَا يَرْقَأُ لِیْ دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَایَ عِنْدِیْ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَّا يَرْقَأُ لِیْ دَمْعٌ وَّلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتّٰى إِنِّیْ لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَآءَ فَالِقٌ كَبِدِیْ فَبَيْنَا أَبَوَایَ جَالِسَانِ عِنْدِیْ وَأَنَا أَبْكِیْ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَیَّ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ

نے ذکر کیا ہے اس مرد کو جس کو نہیں جانا میں نے مگر نیک وہ تو میری بیوی کے پاس کبھی نہ جاتا تھا مگر میرے ساتھ یعنی اس نے ناحق میرے گھر والوں پر تہمت لگائی تحقیق کرنے کے بعد مجھ کو کوئی عیب کی بات معلوم نہ ہوئی تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے سو کہا یا حضرت! میں آپ کا بدلا لیتا ہوں اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس میں سے ہوگا تو میں اس کی گردن ماروں گا اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج میں سے ہوگا تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کریں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور ایک مرد خزرج میں سے کھڑا ہوا اور حسان (جو تہمت کرنے والوں میں سے تھا) کی ماں اس کی چچیری بہن تھی اس کی قوم میں سے یعنی اس کے حقیقی چچا کی بیٹی نہ تھی اس کی قوم میں تھی اور وہ مرد سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھا اور وہ خزرج کا سردار تھا اور وہ اس سے پہلے نیک مرد تھا لیکن اپنی قوم کی حمیّت نے اسے جوش دلایا سو اس نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو جھوٹا ہے قسم ہے اللہ کی تو اس کو نہ مارے گا اور تو اس کے مارنے پر قادر نہیں اور وہ اگر تیری قوم میں سے ہوتا تو اس کا قتل ہونا نہ چاہتا پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑا ہوا اور وہ سعد رضی اللہ عنہ کا چچیرا بھائی تھا تو اس نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو جھوٹا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ ہم اس کو مار ڈالیں گے' سو بیشک تو منافق ہے کہ منافقوں کی طرف سے لڑتا ہے سو دونوں قبیلے اوس اور خزرج (غصہ کے جوش سے) بھڑک اٹھے یہاں تک کہ قصد کیا انہوں نے آپس میں لڑنے کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے سو ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چپ کراتے رہے یہاں تک کہ وہ چپ ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چپ ہوئے' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو میں وہ

لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوْحٰى إِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِيْ أَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّيْ فِيْمَا قَالَ فَقَالَ أَبِيْ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّيْ أَجِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَالَ قَالَتْ أُمِّيْ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَثِيْرًا إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِيْ أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَّا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنْ

تمام دن روتی رہی نہ میرے آنسو بند ہوئے اور نہ مجھ کو نیند آئی اور میرے ماں باپ صبح کو میرے پاس آئے اور البتہ میں دو رات اور ایک دن روتی رہی نہ مجھ کو نیند آتی تھی اور نہ میرے آنسو بند ہوتے تھے یہاں تک کہ البتہ میں نے گمان کیا کہ رونا میرے جگر کو پھاڑے ڈالتا تھا سو جس حالت میں کہ میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں روتی تھی کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی میں نے اس کو اجازت دی سو وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی جس حالت میں کہ ہم تھے حضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھے اور اس سے پہلے میرے پاس نہ بیٹھے تھے جس دن سے مجھ کو تہمت لگی اور البتہ ایک مہینہ حضرت ﷺ کو میرے حال میں کچھ وحی نہ ہوئی ،عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو حضرت ﷺ نے کلمہ شہادت کہا جب کہ بیٹھے پھر فرمایا حمد و صلوۃ کے بعد اے عائشہ! میں نے تیرے حق میں ایسی ایسی باتیں سنی ہیں سو اگر تو گناہ سے پاک ہے تو عنقریب اللہ تیری پاکدامنی بیان کرے گا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ اور اسی کی طرف توبہ کر اس واسطے کہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کا گناہ معاف کرتا ہے سو جب حضرت ﷺ اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہاں تک کہ میں نے اس سے کوئی قطرہ نہ دیکھا سو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ حضرت کو میری طرف سے جواب دو اس میں جو آپ نے فرمایا تو میرے باپ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میں حضرت ﷺ کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں سے کہا

اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَّاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي فَوَاللّٰهِ لَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ حِيْنَئِذٍ بَرِيْئَةٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَآئَتِيْ وَلٰكِنْ وَّاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِيْ شَأْنِيْ وَحْيًا يُتْلٰى لَشَأْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ وَّلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِيَ اللّٰهُ بِهَا فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَآءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِّنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَسُرِّيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ قَالَتْ فَقَالَتْ لِيْ أُمِّيْ قُوْمِيْ إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقُوْمُ إِلَيْهِ فَإِنِّيْ لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَآؤُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ ثُمَّ

کہ تو حضرت ﷺ کو جواب دے اس کا جو آپ نے فرمایا' میری ماں نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتی کہ میں حضرت ﷺ کو کیا جواب دوں؟ سو میں نے کہا اور میں کم عمر لڑکی تھی بہت قرآن نہ پڑھی تھی قسم ہے اللہ کی البتہ مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ نے یہ بات سنی ہے یہاں تک کہ آپ کے دل میں جم گئی ہے اور آپ نے اس کو سچا جانا ہے سو اگر میں آپ سے کہوں کہ میں اس عیب سے پاک ہوں تو آپ مجھ کو سچا نہ جانیں گے اور اگر میں ناکردہ گناہ کا تمہارے آگے اقرار کروں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک میں اس سے پاک ہوں تو آپ مجھ کو سچا جانیں گے قسم ہے اللہ کی نہیں پاتی میں اپنی اور تمہاری مثل مگر یوسف علیہ السلام کے باپ کی مثل جب کہ اس نے کہا کہ اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ ہی مددگار ہے پھر میں پلٹ کر اپنے بچھونے پر لیٹ گئی اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک میں اس وقت عیب سے پاک ہوں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بری کرے گا میرے پاک ہونے کے سبب سے لیکن قسم ہے اللہ کی مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ اللہ میرے حق میں قرآن اتارے گا جو (قیامت تک) پڑھا جائے گا البتہ میں اپنے آپ کو حقیر تر جانتی تھی اس سے کہ کلام کرے اللہ میرے حق میں ساتھ کسی امر کے مجھ کو یہ امید تھی کہ حضرت ﷺ نیند میں خواب دیکھیں گے جس کے ساتھ اللہ میری پاکی بیان کرے گا پس قسم اللہ کی کہ حضرت ﷺ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھے اور نہ کوئی گھر والوں میں سے باہر نکلا یہاں تک کہ آپ پر وحی اتری سو آپ پر سختی ظاہر ہوئی یعنی جو سختی کہ وحی کی وجہ سے آپ پر ظاہر ہوا کرتی تھی یہاں تک کہ حضرت ﷺ (کے چہرہ مبارک) سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا حالانکہ

أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ بَرَآئَتِيْ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ بَلٰى وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِيْ فَقَالَ لِزَيْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ مِنْ حَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهٗ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

واقعہ موسم سرما میں تھا وحی کے بوجھ سے جو آپ پر اترتی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر وہ حالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوئی اس حال میں کہ آپ ہنستے تھے سو جو بات آپ نے پہلے پہل کی یہ تھی کہ اے عائشہ! اللہ نے تو تیری پاکدامنی بیان کی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سو میری ماں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور تعریف کر کہ اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے تیری پاکی بیان کی' میں نے کہا قسم ہے اللہ کی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ اٹھوں گی سو بیشک میں کسی کی تعریف اور شکر نہ کروں گی مگر اللہ کا جس نے میری پاکی بیان کی' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ تحقیق جو لوگ کہ لائے ہیں یہ طوفان دس آیتوں تک پھر اللہ نے میری پاک دامنی میں قرآن اتارا یعنی بعد ان دس آیتوں کے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسطح بن اثاثہ پر اللہ کے واسطے مال خرچ کیا کرتے تھے واسطے قرابت اس کی کے صدیق رضی اللہ عنہ سے اور محتاج ہونے اس کے سو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں مسطح پر کبھی خرچ نہ کروں گا بعد اس کے کہ اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی اور تہمت کرنے والوں میں شریک ہوا تو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہ قسم کھائیں صاحب فضل تم میں سے غفور رحیم تک، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں! قسم ہے اللہ کی البتہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے سو جو مال کہ مسطح پر خرچ کیا کرتے تھے اس کو اس کے واسطے پھر جاری کیا اور کہا قسم ہے اللہ کی کہ میں اس کو کبھی اس سے بند نہیں کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرا حال پوچھا سو زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تجھ کو کیا معلوم ہے یا تو نے کیا دیکھا ہے؟ اس نے کہا یا حضرت!

میں اپنے کان اور آنکھ پر نگاہ رکھتی ہوں یعنی اس سے کہ کہوں کہ میں نے دیکھا ہے اور حالانکہ میں نے نہ دیکھا ہو قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے اس کو مگر نیک، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور زینب رضی اللہ عنہا ہی تھی جو مساوات کرتی تھی ساتھ میرے اور فخر کرتی تھی ساتھ حسب اور نسب اور عزت اپنی کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی بیویوں میں سے سو بچایا اس کو اللہ نے اس طوفان میں شریک ہونے سے بسبب پرہیز گاری کے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور اس کی بہن حمنہ اس کی طرفداری کی وجہ سے لڑنے لگی سو ہلاک ہوئی ان لوگوں میں کہ ہلاک ہوئے۔
ابن شہاب نے کہا پس یہ ہے وہ چیز جو پہنچی مجھ کو اس گروہ کی حدیث سے یعنی حدیث کے راویوں سے اوپر مذکور ہوئی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا قسم اللہ کی کہ بیشک وہ مرد کہ کہا گیا واسطے اس کے جو کہا گیا البتہ کہتا تھا کہ اللہ پاک ہے سو قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا یعنی میں نے عورت سے کبھی جماع نہیں کیا روایت ہے کہ وہ نامرد تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر وہ اس کے بعد اللہ کی راہ میں شہید ہوئے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی اور کرمانی نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس طوفان سے پاک ہونا قطعی ثابت ہے ساتھ نص قرآن کے اگر کوئی اس میں شک کرے تو کافر ہو جاتا ہے اور خیر جاری میں کہا کہ یہی مذہب شیعہ امامیہ کا ہے باوجودیکہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دشمنی رکھتے ہیں۔

٣٨٢٧۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَمْلٰی عَلَیَّ هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ مِنْ حِفْظِهٖ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ لِیَ الْوَلِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِیًّا كَانَ فِیْمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ

٣٨٢٧۔ زہری سے روایت ہے کہ ولید بن عبدالملک نے مجھ سے کہا کہ کیا تجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگائی میں نے کہا نہیں لیکن تیری قوم کے دو مردوں ابو سلمہ اور ابو بکر بن عبدالرحمن نے مجھ کو خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں سے

أَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهُمَا كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِيْ شَأْنِهَا فَرَاجَعُوْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ مُسَلِّمًا بِلَا شَكٍّ فِيْهِ وَعَلَيْهِ كَانَ فِيْ أَصْلِ الْعَتِيْقِ كَذٰلِكَ.

کہا کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے محفوظ رہنے والے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حال میں یعنی چپ تھے تہمت کرنے والوں پر انکار نہیں کرتے تھے سو راویوں نے ہشام سے پھر پوچھا تو وہ نہ پھرا یعنی اس سے جو کہا تھا اور کہا مسلما بغیر شک کے بیچ اس کے اور اوپر اس کے اور پرانے اصل نسخے میں بھی اسی طرح تھا۔

فائدہ: مراجعت بیچ اس کے واقع ہوئی ہے ساتھ ہشام بن یوسف کے میرے گمان میں اور یہ اس واسطے ہے کہ روایت کیا ہے اس کو عبدالرزاق نے معمر سے ساتھ لفظ مسیئا کے اور گمان کیا ہے کرمانی نے کہ مراجعت اس میں زہری کے نزدیک ہے اور قول اس کا فلم یرجع یعنی اس نے اس کے سوائے کچھ جواب نہ دیا میں کہتا ہوں کہ قوی تر بات یہ ہے کہ مسلما کی جگہ مسیئا کا لفظ واقع ہوا ہے یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس میں خطا کار تھے اس واسطے کہ نہ کہا انہوں نے جیسے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ آپ کی بیوی ہے اور میں اس کو نہیں جانتا مگر نیک بلکہ کہا کہ اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی اور اس کے سوا دنیا میں اور بہت عورتیں موجود ہیں اور مانند اس کی کلام ہے جیسے کہ اس کی مفصل شرح آئندہ آئے گی اور توجیہ عذر کی اس کی طرف سے یہ ہے کہ شاید بعض ناصبیوں نے اس جھوٹ کے ساتھ بنی امیہ یعنی مروانیوں کے پاس نزدیکی چاہی تھی سو تحریف کیا انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو غیر وجہ پر واسطے علم ان کے ساتھ پھرنے ان کے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پس گمان کیا انہوں نے اس کی صحت کو یہاں تک کہ بیان کیا زہری نے واسطے ولید کے کہ حق اس کے برخلاف ہے سو اللہ اس کو نیک بدلا دے اور زہری سے روایت ہے کہ ہشام بن عبدالملک کا بھی یہی اعتقاد تھا جیسے کہ شافعی سے روایت ہے کہ داخل ہوا سلیمان بن یسار ہشام بن عبدالملک پر تو ہشام نے کہا کہ اے سلیمان! بانی مبانی اس تہمت کا کون تھا؟ اس نے کہا عبداللہ بن ابی' کہا تو جھوٹا ہے وہ علی رضی اللہ عنہ ہے۔ پھر زہری اس کے پاس آیا تو ہشام نے کہا کہ اے ابن شہاب! بانی مبانی اس بہتان کا کون ہے؟ زہری نے کہا کہ عبداللہ بن ابی یعنی منافقوں کا سردار ہشام نے کہا تو جھوٹا ہے' زہری نے کہا میں جھوٹ بولتا ہوں تیرا باپ نہ ہو قسم ہے اللہ کی کہ اگر کوئی پکارنے والا آسمان سے پکارے کہ بیشک اللہ نے جھوٹ کو حلال کر دیا ہے تو بھی میں جھوٹ نہ بولوں گا۔ (فتح)

٣٨٢٨۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ

٣٨٢٨۔ ام رومان رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھی کہ ناگہاں ایک انصاری عورت آئی سو اس نے کہا کہ اللہ فلاں

أُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَّفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ رُوْمَانَ وَمَا ذَاكَ قَالَتِ ابْنِيْ فِيْمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيْثَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ وَأَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَذَتْهَا الْحُمّٰى بِنَافِضٍ قَالَ فَلَعَلَّ فِيْ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ بِهٖ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ ﴿وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ قَالَتْ وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ وَّلَا بِحَمْدِكَ.

٣٨٢٩۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُوْنَهٗ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُ الْوَلْقُ الْكَذِبُ

کے ساتھ ایسا ایسا کرے یعنی اس نے اس کو بد دعا دی' ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ میرا بیٹا داخل ہے ان لوگوں میں جنہوں نے طوفان اٹھایا ہے۔ اس نے کہا اور یہ طوفان کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ایسی ایسی بات ہے' یعنی طوفان اٹھانے والوں کی بات بتائی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یعنی میرے باپ نے بھی سنی ہے؟ اس نے کہا' ہاں تو عائشہ رضی اللہ عنہا بیہوش ہو کر گر پڑیں سو نہ ہوش میں آئیں مگر کہ ان پر تپ لرزہ تھا سو میں نے اس کا کپڑا اس پر ڈالا اور اس کو ڈھانکا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو فرمایا کہ کیا حال ہے اس کا؟ میں نے کہا یا حضرت! اس کو تپ لرزہ نے پکڑا ہے فرمایا شاید بسبب سننے سے بات طوفان کی ہے کہ بیان کی گئی نزدیک اس کے؟ اس نے کہا ہاں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا اٹھ بیٹھیں سو کہا کہ قسم ہے اللہ کی اگر میں قسم کھاؤں تو تم مجھ کو سچا نہ جانو گے اور اگر میں کہوں کہ لشکر سے پیچھے رہنا میرا بسبب گم ہونے ہار کے تھا تو میرا عذر قبول نہ کرو گے میری مثل اور تمہاری مثل یعقوب علیہ السلام اور اس کے بیٹوں کی سی مثل ہے اور اللہ مددگار ہے تمہاری گفتگو پر۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھرے اور مجھ کو کچھ نہ کہا سو اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا عذر اتارا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اللہ کا شکر کرتی ہوں نہ شکر اور کسی کا اور نہ تمہارا۔

٣٨٢٩۔ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ تھیں عائشہ رضی اللہ عنہا پڑھتیں آیت ﴿إِذْ تَلِقُوْنَهٗ بِأَلْسِنَتِكُمْ﴾ کو ساتھ زیر لام اور پیش قاف کے اور کہتی تھیں کہ ولق کے معنی جھوٹ کے ہیں یعنی جب جھوٹ بولنے لگے تم اپنی زبانوں سے ابن ابی ملیکہ نے

قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ نَزَلَ فِيْهَا.

کہا اور تھیں عائشہ رضی اللہ عنہا زیادہ عالم ساتھ اس قول اللہ کے اس واسطے کہ وہ ان کے حق میں اترا۔

فائدہ: لیکن قرأت مشہور ساتھ زبر لام اور تشدید قاف کے ہے یعنی جب لینے لگے تم اس کو اپنی زبانوں پر اور زیادہ شرح اس کی سورہ نور کی تفسیر میں آئے گی، ان شاء اللہ۔ (فتح)

۲۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِيْ قَالَ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا.

۳۸۳۰۔ عروہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حسان کو گالی دینے لگا' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس کو برا مت کہو اس واسطے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں کے ساتھ جھگڑتا تھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کی اجازت مانگی' حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرے نسب کو کس طرح کرے گا اگر تو مشرکین کی ہجو کرنی چاہے تو اس طرح کر کہ اس سے میرے باپ دادوں کی ہجو لازم نہ آئے اس واسطے کہ میرا اور ان کا نسب آپس ملتا ہے۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ کھینچوں گا میں آپ کو ان میں سے جیسے کھینچا جاتا ہے بال آٹے سے اور دوسری روایت میں ہے کہ کہا عروہ نے کہ میں نے حسان رضی اللہ عنہ کو برا کہا اور تھا حسان رضی اللہ عنہ داخل ان لوگوں میں جنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھنے میں بہت چرچا کیا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب التفسیر میں آئے گی۔

۳۸۳۱۔ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

۳۸۳۱۔ مسروق سے روایت ہے کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان کے پاس حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے ان کی مدح میں شعر پڑھتے تھے اپنے شعروں سے تشبیہ کرتے یعنی ذکر کرتے تھے اس چیز کو کہ متعلق ہے ساتھ غزل کے اور مانند اس کی کے اور کہا حصان ایک معشوقہ ہے پاک دامن درست فہم والی نہیں تہمت کی جاتی ساتھ کسی شک کے اور صبح کرتی ہے اس حال میں کہ بھوکی ہوتی ہے غافل عورتوں کے گوشت

فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِيْنَ لَهٗ أَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ فَقَالَتْ وَأَیُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى قَالَتْ لَهٗ إِنَّهٗ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِیْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سے یعنی کسی عورت کا گلہ نہیں کرتی اور نہ کسی کو برا کہتی ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا کہ تو اس طرح نہیں یعنی تو لوگوں کا گلہ کرتا ہے اور لوگوں کا گوشت کھاتا ہے یا میں تو اسی طرح ہوں جس طرح تو کہتا ہے لیکن تو اس کلام میں سچا نہیں جیسا کہ تو اپنے آپ کو ظاہر دکھلاتا ہے' مسروق کہتا ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اس کو اپنے پاس آنے کی کیوں اجازت دیتی ہو اور حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے بڑا بوجھ اٹھایا اس کا ان میں سے اس کے واسطے عذاب ہے بڑا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور کوئی عذاب سخت تر ہے اندھا ہونے سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسروق سے کہا کہ حسان رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکین کو ہٹاتا تھا یا مشرکین کی ہجو کیا کرتا تھا۔

فائدہ: حصان ایک معشوقہ کا نام ہے اور یہ جو کہا کہ کوئی عذاب سخت تر ہے اندھا ہونے سے تو یہ اشارہ ہے طرف حسان رضی اللہ عنہ کی کہ اخیر عمر میں اندھے ہو گئے تھے۔ (ت، تیسیر) اور اس حدیث کی شرح سورہ نور کی تفسیر میں آئے گی۔ (فتح)

بَابُ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾.

باب ہے بیان جنگ حدیبیہ کے واسطے قول اللہ تعالیٰ کے کہ البتہ راضی ہوا اللہ مسلمانوں سے جب کہ بیعت کرتے ہیں تجھ سے درخت کے نیچے' اخیر آیت تک۔

فائدہ: یہ اشارہ ہے اس طرف کہ یہ آیت حدیبیہ کے قصے میں اتری اور اس قصے کی اکثر شرح کتاب الشروط میں گزر چکی ہے اور میں ذکر کرتا ہوں اس جگہ وہ چیز جس کا ذکر وہاں نہیں ہوا اور تھا متوجہ ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینے سے سوموار کے دن ذی قعدہ کے مہینے میں چھٹے سال ہجری میں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے نکلے تو مشرکین مکہ نے آپ کو خانے کعبے میں جانے سے روکا اور واقع ہوئی درمیان ان کے صلح اس پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب پلٹ جائیں اور آئندہ سال مکے میں داخل ہوں اور عروہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نکلے اور شوال میں عمرہ کیا اور یہ قول اس کا شاذ ہے مخالف جمہور کے اور تحقیق موافق ہوا ہے ابوالاسود عروہ سے جمہور کو اور گزر چکا ہے حج میں قول عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہ نہیں عمرہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مگر ذی قعدہ میں۔ (فتح)

۳۸۳۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِيْ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَبِرِزْقِ اللّٰهِ وَبِفَضْلِ اللّٰهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ كَافِرٌ بِيْ.

۳۸۳۲۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ حدیبیہ کے سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے سو ایک رات ہم پر مینہ برسا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے سو فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا اللہ نے کہا کہ صبح کو میرے بندوں میں سے بعض مسلمان ہوئے اور بعض مجھ سے منکر ہوئے سو جس نے کہا کہ مینہ برسا ہم پر اللہ کی رحمت سے اور اس کی روزی سے اور اس کے فضل سے تو وہ میرے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر سے منکر ہے اور جس نے کہا کہ فلانے ستارے کی تاثیر سے ہم پر مینہ برسا تو وہ تارے کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور مجھ سے منکر ہے۔

فائدہ: یعنی مینہ تو اللہ برساتا ہے اور منکر لوگ اس کو تاروں کی تاثیر سے جانتے ہیں، اس حدیث کی شرح استسقاء میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے اس جگہ یہ قول اس کا ہے کہ ہم جنگ حدیبیہ کے سال نکلے۔

۳۸۳۳۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهٗ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ.

۳۸۳۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے سب کے سب ذی قعدہ میں تھے مگر جو عمرہ کہ آپ کے حج کے ساتھ تھا وہ ذی الحجہ کے مہینے میں تھا اور وہ چار عمرے یہ ہیں ایک عمرہ حدیبیہ سے ذی قعدہ میں اور دوسرا عمرہ اس سے اگلے برس ذی قعدہ میں یعنی عمرہ قضا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے جس جگہ کہ حنین کی غنیمتیں بانٹیں یہ عمرہ بھی ذی قعدہ میں تھا اور چوتھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گزر چکی ہے اور حدیبیہ ایک گاؤں کا نام ہے نوکوس مکہ سے اکثر اس کا داخل ہے حرم مکے میں اور کچھ حل میں ہے اور جعرانہ بھی ایک جگہ کا نام ہے نوکوس مکے سے کہ وہاں حضرت ﷺ پندرہ دن ٹھہرے تھے اور حنین کی غنیمتیں وہاں بانٹیں انہیں دنوں میں ایک رات عشاء کی نماز کے بعد سوار ہو کر مکے میں تشریف لے گئے اور عمرہ کر کے اسی رات پھر آئے اور یہ جو کہا کہ ایک عمرہ حدیبیہ سے تو کرمانی نے کہا اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہو گا عمرہ حدیبیہ سے یعنی اور حالانکہ حضرت ﷺ اس میں خانے کعبے میں نہیں پہنچے تو میں کہتا ہوں کہ عمرہ محصر کا طواف سے عمرہ گنا جاتا ہے اگر چہ اس کے اعمال تمام نہ ہوں اور اگر کوئی کہے کہ کتاب الجہاد میں گزر چکا ہے کہ نافع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا اور اگر عمرہ کرتے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما پر پوشیدہ نہ رہتا میں کہتا ہوں کہ یہ ملازمہ ممنوع ہے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وہاں حاضر نہ ہوں یا اس کو بھول گئے ہوں جیسا کہ کتاب العمرہ میں گزر چکا ہے کہ اس نے کہا کہ ایک عمرہ ان میں سے رجب کے مہینے میں تھا اور انکار کیا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے، نووی نے کہا کہ علماء کہتے ہیں کہ یہ واسطے اشتباہ اور نسیان وغیرہ کے تھا۔ (ک)

٣٨٣٤۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ.

٣٨٣٤۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ حدیبیہ کے سال حضرت ﷺ کے ساتھ نکلے اور حضرت ﷺ نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں نے احرام نہ باندھا۔

فائدہ: یہ حدیث پوری اپنی شرح کے ساتھ کتاب الحج میں گزر چکی ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جو لوگ حدیبیہ کی طرف نکلے تھے ان میں سے بعض نے عمرے کا احرام نہ باندھا تھا تو اس کو اس سے حلال ہونے کی حاجت نہ ہوئی جیسا کہ میں اگلی حدیث میں اس کی طرف اشارہ کروں گا۔ (فتح)

٣٨٣٥۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعُدُّوْنَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ

٣٨٣٥۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم فتح فتح مکہ کو گنتے ہو یعنی آیت ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ میں اور فتح مکے کی بڑی فتح تھی اور ہم بیعت رضوان کو فتح گنتے ہیں جو حدیبیہ کے دن واقع ہوئی ہم حضرت ﷺ کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے اور حدیبیہ ایک کنواں ہے سو ہم نے اس کا پانی کھینچ لیا اور اس میں ایک قطرہ نہ چھوڑا یعنی اور آدمی اور چوپائے پیاسے ہوئے سو حضرت ﷺ کو خبر پہنچی حضرت ﷺ اس کے

فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَآءٍ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيْهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا.

پاس آئے سو اس کے کنارے پر بیٹھے پھر پانی کا برتن منگوایا سو وضو کیا پھر منہ میں پانی لیا اور دعا کی پھر اس کو کنوئیں میں ڈالا سو ہم نے اس کو ایک گھڑی چھوڑا پھر اس نے ہم کو پھیرا پیا ہم نے اور ہمارے اونٹوں نے جتنا چاہا۔

فائدہ: اس روایت میں ہے کہ وہ چودہ سو تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ چودہ سو سے زیادہ تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ پندرہ سو تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ تیرہ سو تھے اور تطبیق اس اختلاف میں یوں ہے کہ وہ چودہ سو سے زیادہ تھے سو جس نے پندرہ سو کہا اس نے کسر کو پورا کیا اور جس نے چودہ سو کہا اس نے کسر کو لغو کیا اور قول عبداللہ ابن ابی اوفی کا کہ وہ تیرہ سو تھے سو ممکن ہے محمول کرنا اس کا اس چیز پر جس پر اس کو اطلاع ہوئی اور اس کے غیر کو زیادہ لوگوں پر اطلاع ہوئی کہ عبداللہ کو ان پر اطلاع نہیں ہوئی اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے یا ابتدا میں مدینے سے نکلنے کے وقت تیرہ سو تھے پھر اس کے بعد رفتہ رفتہ اور لوگ ان کے ساتھ ملتے گئے یا مراد یہ ہے کہ لڑنے والے تیرہ سو تھے اور جو اس سے زیادہ تھے ان کے تابع تھے خادموں اور عورتوں اور لڑکوں سے جو بالغ نہیں تھے اور ابن اسحاق نے کہا کہ وہ سات سو تھے لیکن اس قول میں کوئی اس کا موافق نہیں ہے اور اسی باب میں مسور کی حدیث میں آتا ہے کہ وہ کچھ اور دس سو تھے اور اس میں تطبیق یوں ہے کہ دس سو وہ لوگ تھے جنہوں نے حضرت ﷺ سے بیعت کی تھی اور جو اس سے زیادہ تھے وہ اس میں حاضر نہ تھے مانند اس شخص کی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکے کی طرف گیا تھا علاوہ اس کے بضع کا لفظ صادق آتا ہے پانچ اور چار پر پس نہ مخالف ہوگی یہ روایت چودہ سو کی روایت کو اور جزم کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے کہ وہ سولہ سو تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ سترہ سو تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ پندرہ سو پچیس تھے اور یہ اگر ثابت ہو تو نہایت تحریر ہے پھر پایا میں نے اس کو موصول ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نزدیک ابن مردویہ کے اور اس میں رد ہے ابن دحیہ پر جس جگہ اس نے گمان کیا ہے کہ سبب اختلاف کا ان کے عدد میں یہ ہے کہ جنہوں نے ان کے عدد کو ذکر کیا ہے انہوں نے تحدید کو قصد نہیں کیا صرف انہوں نے اندازے اور تخمینے سے ذکر کیا ہے اور یہ جو کہا کہ ہم بیعت رضوان کو فتح گنتے ہیں یعنی آیت ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ میں اور اس جگہ میں قدیم سے اختلاف واقع ہوا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ مختلف ہونے مراد کے آیتوں سے پس قول اللہ تعالیٰ کا ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ میں مراد ساتھ فتح کے اس جگہ حدیبیہ ہے اس واسطے کہ تھی وہ جگہ ابتدا ہونے فتح کھلی کے مسلمانوں پر واسطے اس چیز کے کہ مترتب ہوئی اوپر صلح کے کہ واقع ہوا اس سے امن اور دور ہوئی لڑائی اور قادر ہوا مسلمان ہونے پر وہ شخص جو اسلام میں داخل ہونے سے ڈرتا تھا اور قادر ہوا اوپر پہنچنے کے مدینے میں اس سبب سے جیسے کہ واقع ہوا

واسطے خالد بن ولید اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما وغیرہ کے پھر تابع ہوئے اسباب آگے پیچھے یہاں تک کہ کامل ہوئی فتح اور البتہ ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے مغازی میں زہری سے کہ نہ تھی اسلام میں کوئی فتح پہلے فتح حدیبیہ کی عظیم تر اس سے سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کفر تھا وقت قتال کے سو جب سب لوگ بے خوف ہوئے تو بعض نے بعض سے کلام کیا اور مفاوضہ کیا ایک دوسرے سے حدیث اور جھگڑے میں اور نہ تھا اسلام میں کوئی کہ کچھ چیز سمجھتا مگر کہ اسلام میں داخل ہوتا تھا سو البتہ داخل ہونے اسلام میں ان دو برسوں میں مانند اس کی کہ اس سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے یا اس سے زیادہ' ابن ہشام نے کہا کہ دلالت کرتا ہے اس پر یہ کہ حضرت ﷺ حدیبیہ کی طرف چودہ سو کے ساتھ نکلے پھر کئی برس کے بعد فتح مکہ کی طرف دس ہزار آدمی کے ساتھ نکلے اور اتری یہ آیت وقت پلٹنے کے حدیبیہ سے جیسا کہ اس باب میں ہے کہ اور قول اللہ تعالیٰ کا اس سورت میں ﴿وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ پس مراد ساتھ اس کے فتح خیبر کی ہے صحیح قول پر اس واسطے کہ وہی فتح ہے جس میں مسلمانوں کو بہت غنیمتیں ہاتھ لگیں اور روایت کی سعید بن منصور نے ساتھ سند صحیح کے شعبی سے بیچ تفسیر اس آیت کے ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ کہ مراد ساتھ اس کے حدیبیہ کی صلح ہے اور حضرت ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور اصحاب نے بیعت رضوان کی اور خیبر کے کھجور کے درخت ان کو کھانے کے واسطے ملے اور غالب ہوئے روم والے فارسیوں پر اور خوش ہوئے مسلمان ساتھ فتح اللہ کے اور قول اللہ تعالیٰ کا ﴿فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾ پس مراد حدیبیہ ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ اور قول حضرت ﷺ کا لا هجرة بعد الفتح پس مراد ساتھ اس کے فتح مکے کی ہے بالاتفاق اور ساتھ اس تقریر کے دور ہوگا شبہ اور حاصل ہوگی تطبیق سب قولوں میں۔ (فتح)

٣٨٣٦۔ حَدَّثَنِيْ فَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَّأَرْبَعَ مِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَنَزَلُوْا عَلٰى بِئْرٍ فَنَزَحُوْهَا فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآئِهَا فَأُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ فَدَعَا

٣٨٣٦۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک تھے وہ ساتھ حضرت ﷺ کے دن حدیبیہ کے چودہ سو یا زیادہ سو وہ ایک کنوئیں پر اترے سو انہوں نے اس کا پانی کھینچا یہاں تک کہ اس میں کچھ باقی نہ رہا یعنی اور لوگوں کو پیاس لگی سو وہ حضرت ﷺ کے پاس آئے' حضرت ﷺ کنوئیں کے نزدیک تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھے پھر فرمایا کہ اس کے پانی کا ایک ڈول میرے پاس لاؤ اس کے پانی کا ایک ڈول حضرت ﷺ کے پاس لایا گیا آپ ﷺ نے اس میں لعاب ڈالا اور دعا کی پھر فرمایا کہ اس کو ایک گھڑی چھوڑ دو یعنی ایک گھڑی ٹھہر جاؤ پس سیراب کیا انہوں نے اپنے

ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا.

جانوروں اور سواریوں کو یہاں تک کہ کوچ کیا۔

۳۸۳۷۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِيْ رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

۳۸۳۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھاگل تھی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا پھر لوگ آپ کے سامنے آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا؟ یعنی کیوں آئے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! ہمارے پاس پانی نہیں کہ ہم اس کے ساتھ وضو کریں یا پئیں مگر جو آپ کی چھاگل میں ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا مانند چشموں کی، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا سو ہم نے پانی پیا اور وضو کیا، سالم کہتا ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اس دن کتنے آدمی تھے؟ اس نے کہا کہ اگر ہم لاکھ ہوتے تو البتہ ہم کو کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا تو یہ مغایر ہے واسطے حدیث براء رضی اللہ عنہ کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وضو کا پانی کنوئیں میں ڈالا سو کنوئیں میں پانی بہت ہو گیا اور تطبیق دی ہے ابن حبان نے درمیان ان کے ساتھ اس طور کے کہ یہ کئی بار واقع ہوا ہے اور کتاب الاشربہ میں آئے گا کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی پانی کے جوش مارنے میں اس وقت تھی جب کہ عصر کی نماز کا وقت آیا نزدیک ارادہ کرنے وضو کے اور حدیث براء رضی اللہ عنہ کی تھی واسطے ارادے اس چیز کے کہ وہ عام تر ہے اس سے اور احتمال ہے کہ ہوا پانی جب کہ جاری ہوا آپ کی انگلیوں سے اور آپ کا ہاتھ چھاگل میں تھا اور سب نے وضو کیا اور پیا تو حکم کیا کہ جو پانی چھاگل میں باقی ہے اس کو کنوئیں میں ڈال دو تو کنوئیں میں بہت پانی ہو گیا اور واقع ہوا ہے براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ بہت ہونا پانی کا تھا ساتھ ڈالنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے وضو کے پانی کو کنوئیں میں اور بیہقی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کنوئیں میں تیر رکھا گیا تو کنوئیں نے پانی کے ساتھ جوش مارا اور تحقیق گزر چکی ہے وجہ تطبیق کی بیچ شرح حدیث

مسور اور مروان کے شروط کے اخیر میں اور پہلے گزر چکی ہے بحث بیچ مختلف ہونے ان کے بیچ کیفیت جوش مارنے پانی کے علامات النبوۃ میں اور یہ کہ جوش مارنا پانی کا حضرت ﷺ کی انگلیوں سے واقع ہوا ہے کئی بار حضر میں اور سفر میں، واللہ اعلم۔ (فتح)

۳۸۳۸۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِيْ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ كَانُوْا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِيْ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ كَانُوْا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِيْنَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَابَعَهُ أَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

۳۸۳۸۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ وہ چودہ سو تھے تو سعید رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ پندرہ سو تھے جنہوں نے حدیبیہ کے دن حضرت ﷺ سے بیعت کی، متابعت کی ہے صلت کی ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہے ہم سے قرہ نے قتادہ سے اور متابعت کی ہے اس کی محمد بن بشار نے۔

۳۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ.

۳۸۳۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے جنگ حدیبیہ کے دن ہم کو فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے اور ہم چودہ سو تھے اور اگر میں آج دیکھتا ہوتا تو البتہ میں تم کو درخت کی جگہ دکھلاتا یعنی جس درخت کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی، متابعت کی ہے سفیان کی اعمش نے اس نے سالم سے سنا کہ وہ چودہ سو تھے اور روایت کی ہے عبیداللہ نے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ درخت والے اصحاب تیرہ سو تھے اور پھر اسلم مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ تم افضل ہو تمام اہل زمین سے تو یہ صریح ہے بیچ فضیلت اصحاب شجرہ کے یعنی جنہوں نے درخت

کے نیچے بیعت کی تھی پس تحقیق تھی اس وقت ایک جماعت مسلمانوں میں سے مکے میں اور مدینے میں اور ان کے سوائے اور شہروں میں اور نزدیک احمد کے ہے ساتھ اسناد حسن کے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حدیبیہ کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو آگ مت جلاؤ پھر اس کے بعد فرمایا کہ آگ جلاؤ اور کھانا پکاؤ پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں نہ تمہارے صاع کو پائیں گے اور نہ تمہارے مد کو اور نزدیک مسلم کے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا آگ میں جو جنگ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا اور نیز مسلم میں ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نہ داخل ہوگا آگ میں کوئی اصحاب شجرہ میں سے اور تمسک کیا ہے ساتھ اس کے بعض شیعہ نے بیچ فضیلت دینے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اس واسطے کہ تھے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے جو اس کے ساتھ خطاب کیے گئے اور تھے ان لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی اور عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں حاضر نہ تھے جیسا کہ مناقب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے پہلے گزر چکا ہے لیکن گزر چکا ہے بیچ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جو مذکور ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کی سو برابر ہوئے ساتھ اس کے عثمان رضی اللہ عنہ خیریت میں یعنی افضل ہونے میں اور نہیں قصد کیا گیا حدیث میں فضیلت دینا بعض کا بعض پر اور نیز استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس کے اس پر کہ خضر زندہ نہیں اس واسطے کہ اگر زندہ ہوتے باوجود ہونے اس کے نبی البتہ تو لازم آتی تفضیل غیر نبی کی نبی پر اور وہ باطل ہے پس دلالت کی اس نے کہ وہ اب زندہ نہیں اور جو گمان کرتا ہے کہ وہ زندہ ہے وہ یہ جواب دیتا ہے کہ احتمال ہے کہ وہ اس وقت ان کے ساتھ حاضر نہ ہو اور نہیں قصد کی گئی فضیلت بعض کی بعض پر یا وہ اس وقت روئے زمین پر نہ تھے بلکہ دریا پر تھے اور دوسرا جواب ساقط ہے اور عکس کیا ہے ابن تین نے پس استدلال کیا ہے اس نے ساتھ اس کے اس پر کہ خضر نبی نہیں ہے پس بنا کیا اس نے امر کو اس پر کہ وہ زندہ ہے اور وہ داخل ہے بیچ اس شخص کے جن پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل شجرہ کو فضیلت دی اور پہلے بیان کی ہیں ہم نے دلیلیں واضح اور ثابت ہونے نبوت خضر کے بیچ احادیث انبیاء کے اور انوکھی بات کہی ابن تین نے، پس جزم کیا اس نے ساتھ اس کے کہ الیاس نبی نہیں اور بنا کیا ہے اس نے اس کو اس شخص کے قول پر جو گمان کرتا ہے کہ الیاس بھی زندہ ہے اور اس کا زندہ ہونا ضعیف بات ہے اور یہ کہنا اس کا کہ وہ نبی نہیں پس یہ نفی باطل ہے اس واسطے کہ قرآن عظیم میں ہے ﴿وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ پس کس طرح ہوگا کوئی آدم علیہ السلام کی اولاد سے مرسل اور وہ نبی نہ ہو اور یہ جو کہا کہ اگر میں دیکھتا ہوتا یعنی وہ اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور اختلاف عدد کی وجہ تطبیق پہلے گزر چکی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ رجوع کیا ہے صحابی نے قول اپنے سے الف و اربع مائة طرف قول اپنے کے اربع عشر مائة یعنی ایک ہزار چار سو نہ کہا اکٹھا چودہ سو کہا واسطے اشارہ کے طرف اس کی کہ لشکر سینکڑوں کی طرف بانٹا ہوا تھا اور ہر سینکڑا جدا تھا دوسرے سے یا ساتھ نسبت کر دینے کی طرف

قبیلوں کے یا ساتھ نسبت کے طرف صفتوں کی اور کہا ابن دحیہ نے کہ اختلاف بیچ عدد ان کے دلالت کرتا ہے کہ وہ تخمینے سے کہا گیا اور تعاقب کیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ تطبیق ممکن ہے' کما تقدم۔ (فتح)

٣٨٤٠۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِمْ شَيْئًا.

٣٨٤٠۔ حضرت قیس سے روایت ہے کہ اس نے مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے اور تھے وہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ قبض ہوں گے نیک لوگ پے در پے اور باقی رہ جائیں گے رذیل لوگ مانند ردی کھجور اور جو کے اللہ ان کی کچھ پرواہ نہ کرے گا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح آئندہ آئے گی اور غرض اس سے بیان کرنا اس بات کا ہے کہ وہ اصحاب شجرہ میں سے تھے۔

٣٨٤١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا لَا أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتّٰى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ.

٣٨٤١۔ حضرت مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال مدینے سے نکلے چند اور دس سو مردوں میں اپنے اصحاب میں سے سو جب ذی الحلیفہ میں پہنچے تو قربانی کے اونٹ کے گلے میں ہار ڈالا اور اشعار کیا اور وہاں سے احرام باندھا علی بن مدینی نے کہا کہ میں نہیں گن سکتا کہ میں نے کتنی بار اس حدیث کو سفیان سے سنا یہاں تک کہ میں نے اس سے سنا کہتا تھا کہ نہیں یاد رکھتا میں زہری سے اشعار اور تقلید کو سو میں نہیں جانتا کہ مراد اس کی جگہ اشعار اور تقلید کی ہے یا ساری حدیث۔

فائدہ: اور انوکھی بات کہی ہے کرمانی نے پس کہا کہ قول علی بن مدینی کا کہ میں گن نہیں سکتا محمول ہے شک پر عدد میں یعنی مراد یہ ہے کہ اس نے ان کے عدد میں شک کیا کہ اس نے اس سے پندرہ سو کا لفظ سنا یا چودہ سو کا یا تیرہ سو کا اور اس کے رد میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ نہیں ہے سفیان کا اس حدیث میں تعرض واسطے تردد اور شک کے ان کے عدد میں بلکہ اس کے سب طریقوں میں جزم ہے ساتھ اس کے کہ زہری نے اپنی روایت میں بضع عشر مائة کا لفظ کہا ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اختلاف تو جابر رضی اللہ عنہ اور براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کما تقدم مبسوطا۔ (فتح)

٣٨٤٢۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ

٣٨٤٢۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ أَيُؤْذِيْكَ هَوَآمُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ لَمْ يُبَيِّنْ لَّهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّوْنَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ أَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

حضرت ﷺ نے اس کو دیکھا اس حال میں کہ اس کی جوئیں اس کے منہ پر گرتی تھیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو تکلیف دیتے ہیں تیرے سر کے کیڑے؟ اس نے کہا ہاں سو حکم دیا اس کو حضرت ﷺ نے یہ کہ بالوں کو منڈ والے اور حالانکہ وہ حدیبیہ میں تھا اور نہ بیان کیا واسطے ان کے کہ وہ حدیبیہ میں احرام سے حلال ہو جائیں گے اور ان کو یہ امید تھی کہ وہ کے میں داخل ہوں گے سو اللہ نے فدیہ کا حکم اتارا تو حضرت ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ چھ مسکینوں کو تین صاع کھلائے یا ایک بکری ذبح کرے یا تین دن روزے رکھے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گزر چکی ہے اور غرض اس سے ذکر حدیبیہ کا ہے۔

٣٨٤٣۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى السُّوْقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلَكَ زَوْجِيْ وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا وَّاللّٰهِ مَا يُنْضِجُوْنَ كُرَاعًا وَّلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَّلَا ضَرْعٌ وَّخَشِيْتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ

٣٨٤٣۔ حضرت اسلم سے روایت ہے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا تو ایک جوان عورت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی سو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! میرا خاوند مر گیا اور اس نے اپنے پیچھے چھوٹے بچے چھوڑے قسم ہے اللہ کی نہ ان کے واسطے بکری کا پاؤں ہے کہ اس کو پکائیں اور نہ ان کے واسطے کھیتی ہے اور نہ ان کے واسطے مویشی ہیں جن کو دوہیں اور میں ڈری یہ کہ کھائے ان کو قحط سالی یعنی بھوک سے ہلاک ہو جائیں اور میں بیٹی خفاف بن ایما غفاری کی ہوں اور البتہ میرا باپ حضرت ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر ہوا تھا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ کھڑے ہوئے اور آگے نہ گزرے پھر فرمایا کہ خوشی ہو نسب قریب کو پھر پھرے طرف ایک اونٹ

قَرِيْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى بَعِيْرٍ ظَهِيْرٍ كَانَ مَرْبُوْطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَّحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَّثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهٖ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيْهِ فَلَنْ يَّفْنٰى حَتّٰى يَأْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرٰى أَبَا هٰذِهٖ وَأَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيْءُ سُهْمَانَهُمَا فِيْهِ.

قوی پیٹھ والے کے جو گھر میں بندھا تھا سو اس پر دو تھیلیاں اناج بھر کر لادیں اور ان دونوں کے درمیان دراہم اور کپڑے لادے پھر اس کی مہار اس کے ہاتھ میں دی پھر کہا اس کو کھینچ لے جا سو ہرگز تمام نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تم کو خیر لادے گا یعنی وعدہ کیا کہ یہ تمام ہوگا تو اور دوں گا تو ایک مرد نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! تم نے اس کو بہت دیا' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیری ماں تجھ کو روئے قسم ہے اللہ کی البتہ میں دیکھتا ہوں اس کے باپ خفاف اور بھائی کو کہ گھیرا دونوں نے قلعے کو ایک مدت پھر ہم نے اس کو فتح کیا پھر صبح کی ہم نے اس حال میں کہ طلب کرتے تھے ہم حصہ ان دونوں کا بیچ اس کے یعنی مال غنیمت میں سے۔

فائدہ: نہیں معلوم ہوا مجھ کو نام اس عورت کا اور نہ نام خاوند اس کے کا اور نہ کسی کا اولاد اس کی ہے اور اس کا خاوند صحابی ہے اس واسطے کہ اس زمانے میں جس کی اولاد تھی یہ دلالت کرتا ہے کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور یہ صحابی کی بیٹی ہے' نہیں بعید ہے کہ اس واسطے رؤیت ہو یعنی اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو پھر ظاہر یہ ہے کہ اس کا خاوند مذہبی صحابی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ چھوڑے اس نے دو لڑکے چھوٹے پس احتمال ہے کہ ان کے ساتھ ایک لڑکی یا زیادہ ہو اور خفاف صحابی ہے مشہور کہتے ہیں کہ اس کے واسطے اور اس کے باپ دادا کے واسطے صحبت ہے حکایت کیا ہے اس کو ابن عبدالبر نے کہا کہ مدینے میں بہت آیا کرتے تھے اور یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر ہوا تو ذکر کیا ہے واقدی نے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابواء میں اترے تو تحفہ بھیجا آپ کو ایما بن رحضہ غفاری نے ایک سو بکری اور دو اونٹنیاں دو ڈھیل اور ان کے ساتھ اپنی بیٹی خفاف کو بھیجا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہدیہ قبول کیا اور اس کے حق میں برکت کی دعا کی اور وہ بکریاں اپنے اصحاب کو بانٹ دیں اور یہ جو کہا کہ نسب قریب تو احتمال ہے کہ مراد قریب ہونا نسب غفار کا قریش سے ہو اس واسطے کہ کنانہ سب کو جمع کرتا ہے یعنی کنانہ سب کا مورث اعلیٰ ہے اس میں جا کر سب جمع ہو جاتے ہیں یا مراد یہ ہو کہ وہ منسوب ہے طرف ایک شخص کے جو معروف ہے اور خیر سے مراد رزق ہے اور یہ جو کہا کہ تیری ماں تجھ کو روئے تو عرب کے لوگ اس لفظ کو انکار کے واسطے بولتے ہیں اور اس کی حقیقت مراد نہیں ہوتی اور اس حدیث میں چار آدمی چار پشت کے واقع ہوئے ہیں کہ چاروں صحابی ہیں یعنی بیٹا اور باپ اور دادا اور پردادا اور وہ اولاد خفاف کی ہے اور خفاف اور ایما اور رحضہ

برخلاف اس شخص کے جو گمان کرتا ہے کہ نہیں پائے گئے چار آدمی چار پشت میں لگا تار کہ ان کے واسطے صحبت ہو مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور میں نے اس کی مثالیں جمع کی ہیں اگرچہ ضعیف طریقوں سے ہوں سو وہ دس کو پہنچیں ان میں سے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہے اور اس کا باپ اور اس کا بیٹا اسامہ رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کی اولاد اس واسطے کہ واقدی نے ذکر کیا ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نکاح کیا اور اس کی اولاد ہوئی اور یہ جو کہا کہ دونوں نے قلعے کو گھیرا تھا تو مجھ معلوم نہیں کہ یہ کس جنگ میں واقع ہوا تھا اور احتمال ہے کہ خیبر میں ہوا ہو کہ وہ حدیبیہ کے بعد تھا اور اس کے قلعوں کو گھیرا گیا تھا۔ (فتح)

٣٨٤٤۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُوْ عَمْرٍو الْفَزَارِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا.

٣٨٤٤۔ حضرت مسیب سے روایت ہے کہ البتہ میں نے درخت کو دیکھا یعنی جس کے نیچے بیعت رضوان واقع ہوئی تھی پھر میں اس کے بعد یعنی آئندہ سال کو اس کے پاس آیا تو میں نے اس کو نہ پہچانا اور کہا محمود نے کہ پھر میں اس کے بعد اس کو بھول گیا۔

٣٨٤٥۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا هٰذَا الْمَسْجِدُ قَالُوْا هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِيْنَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوْهَا وَعَلِمْتُمُوْهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

٣٨٤٥۔ حضرت طارق بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں حج کو چلا سو میں ایک قوم پر گزرا جو ایک جگہ نماز پڑھتی تھی میں نے کہا کہ یہ مسجد کیسی ہے یعنی یہ جگہ کیسی ہے کہ لوگوں نے اس کو مسجد بنایا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ درخت کی جگہ ہے جس جگہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کی تھی تو میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آیا اور میں نے اس کو خبر دی سعید رحمہ اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے کہ تھا وہ ان لوگوں میں جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی' مسیب نے کہا کہ جب ہم آئندہ سال کو نکلے تو ہم درخت کی جگہ بھلائے گئے سو ہم اس کی جگہ معلوم نہ کر سکے تو سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تو اس کی جگہ معلوم نہ ہوئی اور تم کو معلوم ہوئی سو تم اصحاب سے زیادہ عالم ہو۔

فائدہ: سعید کا یہ کلام واسطے انکار کے ہے اوپر ان کے اور یہ جو کہا کہ تم ان سے زیادہ عالم ہو تو یہ بطورِ تہکم

(تکذیب) کے ہے۔

٣٨٤٦۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا.

٣٨٤٦۔ حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ تھا وہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی پھر ہم آئندہ سال کو اس کی طرف پھرے تو ہم پر مشتبہ ہوا یعنی ہم کو یاد نہ رہا کہ وہ کون سا درخت ہے؟۔

فائدہ: اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر تمہارے واسطے ظاہر ہوا ہو تو تم اصحاب سے زیادہ تر عالم ہو کہا کرمانی نے کہ سبب پوشیدہ ہونے اس کے کا یہ ہے تا کہ لوگ اس کے ساتھ مبتلا اور گمراہ نہ ہوں واسطے اس چیز کے کہ جاری ہوئی نیچے اس کے اور نیکی سے اور نزول رضوان سے پس اگر ظاہر اور باقی رہتا تو خوف تھا کہ جاہل لوگ اس کی تعظیم اور عبادت کرنے لگتے پس چھپانا اس کا اللہ کی رحمت ہے۔ (ق)

٣٨٤٧۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَكَانَ شَهِدَهَا.

٣٨٤٧۔ حضرت طارق سے روایت ہے کہ سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس درخت کا ذکر کیا گیا تو وہ ہنسے اور کہا کہ میرے باپ نے مجھ کو خبر دی اور وہ اس بیعت میں حاضر ہوئے تھے۔

فائدہ: اور پہلے بیان کیا ہے میں نے حکمت بیچ پوشیدہ ہونے اس کے لوگوں سے بیچ باب البیعۃ علی الحرب کے جہاد میں نزدیک کلام کے اوپر حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس کے معنی میں لیکن انکار سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ کا اس شخص پر جو گمان کرتا ہے کہ وہ اس کو پہچانتا ہے اپنے باپ کے قول پر اعتماد کر کے کہ انہوں نے آئندہ سال میں اس کو نہ پہچانا نہیں دلالت کرتا ہے اوپر دور ہونے معرفت اس کی کے بالکل پس تحقیق واقع ہوا ہے نزدیک بخاری کے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو پہلے گزر چکی ہے کہ اگر میں آج دیکھتا ہوتا تو تم کو درخت کی جگہ دکھاتا پس یہ قول دلالت کرتا ہے کہ ان کو اس کی جگہ بعینہ یاد تھی اور جب کہ ان کو اپنی اخیر عمر میں بعد زمانے دراز کے اس کی جگہ یاد تھی تو اس میں دلالت ہے کہ وہ اس کو ہو بہو پہچانتے تھے اس واسطے کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اس کی اس بات کہنے کے وقت فنا ہو چکا تھا یا ساتھ خشک ہونے کے یا ساتھ غیر اس کے اور ہمیشہ ان کو اس کی جگہ ہو بہو یاد رہی پھر پایا میں نے ساتھ اسناد صحیح کے نزدیک ابن سعد کے نافع سے کہ عمر کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ درخت کے پاس آتے ہیں اور اس کے پاس نماز پڑھتے ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو عذاب کا وعدہ دیا پھر اس کو کٹوا ڈالا۔ (فتح)

٣٨٤٨۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

٣٨٤٨۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور

شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ أَبِي أَوْفٰى.

تھے وہ اصحاب شجرہ میں سے کہ حضرت ﷺ کا دستور تھا کہ جب کوئی قوم حضرت ﷺ کے پاس زکوۃ کا مال لاتی تھی تو حضرت ﷺ ان کے حق میں یہ دعا کرتے تھے کہ الٰہی! ان پر رحم کر تو عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اپنی زکوۃ حضرت ﷺ کے پاس لائے تو حضرت ﷺ نے ان کے حق میں دعا کی کہ الٰہی! رحم کر ابی اوفی کے لوگوں پر۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح کتاب الزکوۃ میں گزر چکی ہے اور ذکر کرنا اس کا اس جگہ واسطے قول اس کے ہے کہ وہ اصحاب شجرہ میں سے تھے۔ (فتح)

۳۸۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلٰى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ قِيلَ لَهُ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلٰى ذٰلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ.

۳۸۴۹۔ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ حرہ کا دن ہوا یعنی جب مدینے والوں نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑی اور عبداللہ بن حنظلہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تو ابن زید نے کہا کہ کس چیز پر بیعت کرتا ہے ابن حنظلہ؟ لوگوں سے کسی نے کہا کہ مرنے پر ابن زید نے کہا کہ نہ بیعت کروں گا میں اس پر کسی سے بعد حضرت ﷺ کے اور وہ حضرت ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں حاضر ہوئے تھے۔

فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ اس نے حضرت ﷺ سے مرنے پر بیعت کی تھی اور اس کی پوری شرح کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور شہید ہوا عبداللہ بن زید دن جنگ حرہ کے اور درخت کے نیچے بیعت کرنے کا سبب وہ چیز ہے جس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ﷺ کو خبر پہنچی کہ عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یعنی کفار قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالا تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر ڈالا ہے تو البتہ میں اُن سے فی الحال لڑوں گا تو حضرت ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی طرف بلایا سو بیعت کی لوگوں نے حضرت ﷺ سے لڑنے پر اس شرط پر کہ نہ بھاگیں' پھر ان کو اس کے بعد خبر پہنچی کہ وہ خبر جھوٹی ہے اور پھر آئے عثمان رضی اللہ عنہ اور ذکر کیا ہے ابو الاسود نے مغازی میں بیچ اس کے سبب دراز کہا کہ جب حضرت ﷺ حدیبیہ میں اترے تو چاہا آپ ﷺ نے کہ کسی مرد کو قریش کی طرف بھیجیں جو ان کو خبر دے کہ حضرت ﷺ عمرے کے واسطے آئے ہیں یعنی لڑنے کے واسطے نہیں آئے تو حضرت ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تا کہ ان کو بھیجیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اللہ کی

مجھ کو اپنی جان پر ان سے امن نہیں تو حضرت ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر بھیجا اور حکم دیا اس کو کہ خوشی سنائے بے بس مسلمانوں کو ساتھ فتح قریب کے اور یہ کہ اللہ عنقریب آپ کے دین کو غالب کرے گا سو عثمان رضی اللہ عنہ مکے کی طرف روانہ ہوئے تو پایا قریش کو اس حال میں کہ اترنے والے تھے بطحاء میں اتفاق کیا تھا سب نے اس پر کہ حضرت ﷺ کو خانے کعبے میں آنے سے روکیں تو امان دی عثمان رضی اللہ عنہ کو ابان بن سعید بن عاص نے کہا اور بھیجا قریش نے بدیل اور سہیل کو طرف حضرت ﷺ کی پس ذکر کیا قصہ دراز جو شروط میں گزر چکا ہے اور بے خوف ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور حالانکہ وہ صلح کے انتظار میں تھے کہ ناگہاں ایک فریق کے ایک مرد نے دوسرے فریق کے ایک مرد کو تیر مارا پس لڑائی ہوئی اور ایک نے دوسرے کو تیروں اور پتھروں سے مارا تو حضرت ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی طرف بلایا سو مسلمان آئے اور حضرت ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے تھے جس کے سائے میں بیٹھے تھے سو بیعت کی لوگوں نے آپ سے اس پر کہ نہ بھاگیں اور اللہ نے کفار کے دل میں رعب ڈالا تو وہ صلح کی طرف جھکے اور صلح کی درخواست کی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی طرف بلایا تو سب سے پہلے پہل ابو سنان ازدی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور روایت کی ہے مسلم نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ پھر حضرت ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی طرف بلایا پس ذکر کی ساری حدیث کہا پھر مشرکین نے ہم کو صلح کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ ہمارے بعض بعض میں چلے کہا سو میں ایک درخت کی جڑ میں لیٹا تو چار مشرک میرے پاس آئے اور حضرت ﷺ کی عیب جوئی کرنے لگے تو میں اُن سے اور درخت کی طرف پھرا سو جس حالت میں کہ وہ اسی طرح تھے کہ ناگہاں ایک پکارنے والے نے نالی کے نیچے سے پکارا کہ اے مہاجرین کے لوگو! سو میں نے اپنی تلوار کھینچی اور ان چاروں پر حملہ کیا اور وہ لیٹے تھے سو میں نے ان کے ہتھیار پکڑے پھر میں ان کو ہانک کر لایا اور آیا چچا میرا ساتھ ایک مرد کے مشرکین سے جس کو کرز کہا جاتا تھا چند مشرکوں میں سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو سو حضرت ﷺ نے ان کو معاف کر دیا سو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ اللہ وہ ہے جس نے روکے تمہارے ہاتھ ان سے اور ان کے ہاتھ تم سے مکے کے درمیان بعد اس کے کہ تم کو ان پر غالب کیا۔ (فتح) اور مراد موت پر بیعت کرنے سے لازم موت ہے یعنی نہیں بھاگیں گے۔

٣٨٥٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ

٣٨٥٠۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور تھے وہ اصحاب شجرہ میں سے کہا کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے پھر پھرتے تھے اور حالانکہ دیواروں کے واسطے سایہ نہ ہوتا تھا کہ جس میں بیٹھیں۔

وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ.

فائدہ: اور استدلال کیا گیا ہے ساتھ اس حدیث کے واسطے اس شخص کے جو کہتا ہے کہ جمعہ کی نماز زوال سے پہلے کفایت کرتی ہے یعنی سورج ڈھلنے سے پہلے جمعہ کی نماز جائز ہے اور جواب دیا گیا ہے کہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نفی مسلط ہوتی ہے اوپر وجود سائے مقید کے یعنی حدیث میں نفی اس سائے کی ہے جس میں آدمی بیٹھ سکے اور دھوپ سے بچ سکے مطلق سائے کی نفی نہیں اور جس سائے میں آدمی بیٹھ سکے نہیں حاصل ہوتا مگر بعد زوال کے ساتھ ایک مقدار کے کہ مختلف ہوتا ہے موسم جاڑے اور گرمی میں اور تفصیل اس مسئلے کی کتاب الجمعہ میں گزر چکی ہے۔ (فتح)

٣٨٥١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

٣٨٥١۔ حضرت زید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے حدیبیہ کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ موت پر یعنی مرجائیں مگر پیچھے نہ ہٹیں گے۔

فائدہ: پہلے گزر چکا ہے کلام اوپر اس کے بیچ باب البیعۃ علی الحرب کے کتاب الجہاد سے اور ذکر کی ہے میں نے کیفیت تطبیق کی درمیان اس کے اور درمیان قول جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے ان کے کہ ہم آپ سے موت پر بیعت کرتے ہیں اور اسی طرح روایت کی ہے مسلم نے حدیث معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مثل حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی اور حاصل تطبیق کا یہ ہے کہ جس نے بولا ہے کہ بیعت موت پر تھی تو اس کی مراد لازم موت کا ہے یعنی نہ بھاگنا اس واسطے کہ جب اس بات پر بیعت کرے کہ نہ بھاگے گا تو اس سے لازم آئے گا کہ لڑائی میں ثابت رہے اور جو ثابت رہے یا تو غالب ہو گا اور یا قید ہوگا اور جو قید ہو یا تو نجات پائے گا یا مر جائے گا اور جب کہ ایسی حالت میں موت سے امن نہیں ہوتا تو اس واسطے راوی نے موت کا لفظ بولا اور اس کا حاصل یہ ہے کہ ایک صحابی نے دونوں میں سے حکایت کی ہے صورت بیعت کی اور دوسرے نے حکایت کی ہے وہ چیز کہ رجوع کرتی ہے بیعت طرف اس کے انجام میں یعنی موت اور تطبیق دی ہے ترمذی نے ساتھ اس طور کے کہ بعض نے موت پر بیعت کی تھی اور بعض نے نہ بھاگنے پر۔ (فتح)

٣٨٥٢۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ

٣٨٥٢۔ حضرت مسیب سے روایت ہے کہ میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ملا سو میں نے کہا کہ تجھ کو خوشی ہو کہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اور درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو اس نے کہا کہ اے بھتیجے! تو نہیں جانتا جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی چیزیں نکالیں۔

الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ.

فائدہ: رشک کیا ہے اس پر تابعی نے ساتھ صحبت حضرت ﷺ کی کے اور وہ اس قسم سے ہے کہ رشک کیا جاتا ہے ساتھ اس کے لیکن صحابی اس کے جواب میں تواضع کی راہ پر چلا اور طوبیٰ دراصل ایک درخت ہے بہشت میں پہلے گزر چکی ہے تفسیر اس کی بدء الخلق میں اور بولا جاتا ہے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ اس کے خیر کا یا بہشت کا یا نہایت آرزو اور بعض کہتے ہیں کہ وہ طیب سے مشتق ہے یعنی خوش ہوئی زندگی تمہاری اور یہ جو کہا کہ تو نہیں جانتا جو ہم نے آپ کے بعد نئی راہیں نکالیں تو یہ اشارہ ہے طرف اس چیز کے جو واقع ہوئی واسطے ان کے لڑائیوں وغیرہ سے سو انہوں نے خوف کیا اس کی ہلاکتوں سے اور یہ ان کے کمال فضل سے ہے۔ (فتح)

٣٨٥٣۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

٣٨٥٣۔ حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی کہ اس نے حضرت ﷺ سے بیعت کی نیچے درخت کے۔

فائدہ: اسی طرح وارد کیا ہے اس کو بخاری نے مختصر بقدر حاجت کے اس سے اور باقی حدیث مسلم نے روایت کی ہے کہ جو کسی چیز پر اسلام کے سوائے اور مذہب کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ اسی طرح ہے جس طرح اس نے کہا یعنی وہ کافر ہو جاتا ہے اور باقی شرح اس کی کتاب الایمان میں آئے گی۔ (فتح)

٣٨٥٤۔ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ قَالَ أَصْحَابُهُ هَنِيْئًا مَّرِيْئًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا

٣٨٥٤۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ کی تفسیر میں کہا کہ مراد فتح سے اس آیت میں صلح حدیبیہ ہے اصحاب نے کہا کہ یا حضرت! رچتی پچتی ہو آپ کو بشارت مغفرت کی یعنی آیت ﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ میں پس کیا حصہ ہے واسطے ہمارے اس فتح سے تو اللہ نے یہ آیت اتاری تاکہ داخل کرے اللہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بہشتوں میں، شعبہ نے کہا پھر میں کوفہ آیا تو میں نے یہ ساری حدیث قتادہ سے روایت کی پھر کوفہ سے پھرا اور میں نے اس سے ذکر

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ﴾ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَّرِيْئًا فَعَنْ عِكْرِمَةَ.

کیا اس نے کہا ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ پس انس رضی اللہ عنہ سے ہے اور ﴿هَنِيئًا مَّرِيْئًا﴾ پس عکرمہ سے ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح سورہ فتح میں آئے گی اور فائدہ دیا اس جگہ کہ بعض حدیث قتادہ سے ہے اس نے روایت کی ہے انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض اس کا عکرمہ سے ہے۔ (فتح)

٣٨٥٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ إِنِّي لَأُوْقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ إِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ.

٣٨٥٥۔ حضرت زاہر اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور تھا وہ ان لوگوں میں سے جو درخت کے نیچے بیعت میں حاضر ہوئے کہا البتہ میں ہانڈیوں کے نیچے آگ جلاتا تھا ان میں گدھوں کا گوشت پکاتا تھا کہ اچانک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم کو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں یعنی باز رہو۔

٣٨٥٦۔ وَعَنْ مَجْزَأَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكٰى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً.

٣٨٥٦۔ اور روایت ہے مجزاۃ سے اس نے روایت کی ایک مرد سے جو اصحاب شجرہ میں سے تھا اس کا نام اُہبان رضی اللہ عنہ ہے اس کا گھٹنا بیمار تھا سو جب وہ سجدہ کرتا تھا تو اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھتا تھا۔

فائدہ: یہ جو فرمایا کہ میں گدھوں کے گوشت کے نیچے آگ جلاتا تھا یعنی دن خیبر کے کما سیاتی فیہا واضحا اور تعاقب کیا ہے اس کا داؤدی نے پس کہا کہ یہ وہم ہے اس واسطے کہ نہی گدھوں کے گوشت سے حدیبیہ میں نہ تھی وہ تو صرف خیبر میں تھی اور جواب اس کا یہ ہے کہ حدیث کے سیاق سے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ حدیبیہ میں ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ روایت کیا ہے بخاری نے اس حدیث کو حدیبیہ میں واسطے قول اس کے بیچ اس کے کہ تھا وہ ان لوگوں میں سے جو درخت کے نیچے حاضر ہوں اور نہیں تعرض کیا واسطے مکان ندا کے ساتھ اس کے کہ کس جگہ میں یہ پکار کر کہا گیا تھا اور یہ جو کہا کہ وہ اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھتا تھا تو شاید وہ بوڑھا ہو گیا تھا اور اس کو گھٹنے کا زمین پر ٹھہرانا دشوار تھا سو رکھا اس نے نیچے اس کے تکیہ نرم کہ اعتماد کرنا اس کا اوپر اس کے زمین پر قرار پکڑنے سے مانع نہ ہو اس واسطے کہ احتمال ہے کہ زمین کا خشک ہونا اس کے گھٹنے کو ضرر کرتا تھا۔ (فتح)

٣٨٥٧۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

٣٨٥٧۔ حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اصحاب شجرہ میں سے تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوْا بِسَوِيْقٍ فَلَاكُوْهُ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ.

کو ستو دیے گئے تو انہوں نے اس کو کھایا اور منہ میں زبان کے ساتھ پھیرا۔

فائدہ: ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے بعد اس کے کہ خیبر سے پھرے اور اس کی شرح آئندہ آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۳۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِهٖ.

۳۸۵۸۔ حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں نے عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور وہ اصحاب شجرہ میں سے تھا یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ کیا وتر ٹوٹ جاتا ہے تو اس نے کہا کہ جب تو پہلی رات کو وتر پڑھ لے تو پھر پچھلی رات کو وتر نہ پڑھ۔

فائدہ: کیا وتر ٹوٹ جاتے ہیں؟ جب آدمی وتر پڑھے پھر گھر جائے پھر پچھلی رات کو اٹھ کر نفل پڑھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہلے ایک رکعت پڑھے تا کہ اس کا وتر یعنی طاق جوڑا ہو جائے پھر نفل نماز پڑھے جتنی چاہے پھر وتر پڑھے واسطے عمل کرنے کے ساتھ اس حدیث کے ((اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا)) یعنی رات کی نماز میں پچھلی نماز کو وتر کیا کرو یا نفل پڑھے جتنے چاہے اور اس کا وتر نہیں ٹوٹتا اور پہلا وتر کفایت کرتا ہے پس جواب دیا اس نے ساتھ اختیار کرنے دوسرے طریق کہ اگر تو پچھلی رات کو وتر پڑھے تو پہلی رات کو نہ پڑھ اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے ٹوٹنے کا حکم پوچھا پس ذکر کیا مثل اس کی اور اس مسئلے میں سلف کو اختلاف ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں تھے جن کے نزدیک وتر ٹوٹ جاتے ہیں اور صحیح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ وتر نہیں ٹوٹتے جیسا کہ باب کی حدیث میں ہے اور یہی ہے قول مالکیہ کا۔ (فتح)

۳۸۵۹۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۳۸۵۹۔ حضرت اسلم سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض سفروں میں رات کو چلتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چلتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیز پوچھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ جواب نہ دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے آپ

يَسِيْرُ مَعَهٗ لَيْلًا فَسَأَلَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ وَخَشِيْتُ أَنْ يَّنْزِلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَّصْرُخُ بِيْ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَّكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ وَّجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَّهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾.

سے پوچھا پھر بھی حضرت ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا پھر اس نے آپ ﷺ سے پوچھا پھر بھی آپ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عمر! تیری ماں تجھ کو روئے تو نے حضرت ﷺ کا پیچھا کیا تین بار ہر بار تجھ کو جواب نہیں دیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں نے اونٹ کو چھیڑا اور میں مسلمانوں کے آگے بڑھا اور میں ڈرا کہ میرے حق میں قرآن اترے سو مجھ کو کچھ دیر نہ ہوئی کہ میں نے پکارنے والے کو سنا کہ مجھ کو پکارتا ہے میں نے کہا کہ البتہ میں ڈرا کہ میرے حق میں قرآن اترا ہو اور میں حضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا سو میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، حضرت ﷺ نے فرمایا' کہ البتہ آج کی رات مجھ پر ایسی سورت اتری ہے کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر حضرت ﷺ نے ﴿إِنَّا فَتَحْنَا﴾ سورت پڑھی یعنی وہ سورت ﴿إِنَّا فَتَحْنَا﴾ ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح سورۃ الفتح میں آئے گی۔ (فتح)

۳۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِيْنَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَفِظْتُ بَعْضَهٗ وَثَبَّتَنِيْ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ أَصْحَابِهٖ فَلَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهٗ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَّبَعَثَ

۳۸۶۰۔ حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن محمد نے کہا اس نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے سفیان نے کہا سنا میں نے زہری سے جب کہ اس نے حدیث بیان کی یاد رکھا ہے میں نے حدیث کا ایک ٹکڑا اور ثابت کی مجھ کو معمر نے باقی حدیث عروہ سے اس نے روایت کی مسور اور مروان سے ایک دوسرے پر زیادہ کرتا تھا دونوں نے کہا کہ حضرت ﷺ حدیبیہ کے سال چند اور دس سو اصحاب کے ساتھ نکلے سو جب ذوالحلیفہ میں آئے تو قربانی کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈالا اور اس کو اشعار کیا اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھا اور اپنا جاسوس خبر کے

عَيْنًا لَّهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِغَدِيْرِ الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوْا لَكَ جُمُوْعًا وَّقَدْ جَمَعُوْا لَكَ الْأَحَابِيْشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوْكَ فَقَالَ أَشِيْرُوْا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيْلَ إِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ يَّأْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَّحْرُوْبِيْنَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِّهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيْدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَّلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ.

واسطے بھیجا جو خزاعہ میں سے تھا اور حضرت ﷺ چلے یہاں تک کہ جب غدیر اشطاط (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہنچے تو آپ کا جاسوس آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ قریش نے آپ سے لڑنے کے واسطے بہت فوجیں جمع کی ہیں اور تحقیق جمع کی ہیں واسطے آپ کے جماعتیں مختلف قبیلوں سے اور وہ آپ سے لڑنے والے ہیں اور آپ کو خانے کعبے سے روکنے والے ہیں اور آپ کو منع کرنے والے ہیں سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! مجھ کو صلاح دو کہ کیا کرنا چاہیے بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ میں ان کے اہل عیال کی طرف جھک پڑوں اور ان لوگوں کے لڑکوں بالوں کو گرفتار کروں جو کہ ہم کو خانے کعبے سے روکتے ہیں پھر اگر وہ ہم سے لڑنے آئیں گے تو اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی جماعت کو توڑ دیا اور نہیں تو ہم ان کو مفلس کر کے چھوڑ دیں گے یعنی دونوں صورتوں میں ان کا نقصان ہے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت! آپ تو خانے کعبے کا قصد کر کے نکلے ہیں آپ کا لڑنے کا قصد نہیں سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کوئی ہم کو اس سے روکے گا تو ہم اس سے لڑیں گے فرمایا اللہ کا نام لے کر چلو سو حضرت ﷺ چلے سو کافروں نے آپ کو روکا حضرت ﷺ ان سے صلح کر کے پلٹ آئے آئندہ سال کو عمرہ قضا کیا۔

فائدہ: بیان کیا ہے ابونعیم نے اپنے مستخرج میں کہ جس قدر حدیث سفیان نے زہری سے یاد رکھی وہ احرم منها بعمرة تک ہے اور جس قدر معمر نے اس کے واسطے ثابت کی ہے بعث عینا سے اخیر تک ہے اور پہلے گزر چکا ہے اس باب میں علی بن مدینی کی روایت سے اس نے سفیان سے اور اس میں سفیان کا قول ہے کہ نہیں یاد رکھتا میں شعار اور تقلید کو بیچ اس کے اور یہ جو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ سفیان کی کیا مراد ہے خاص اشعار کی اور تقلید کی جگہ یاد نہ رکھنا مراد ہے یا ساری حدیث اور تحقیق دور کیا ہے اور اس روایت نے اشکال اور تردد کو جو علی بن مدینی کے واسطے واقع ہوا یعنی اس واسطے کہ اس حدیث سے صاف کھلم کھلا معلوم ہوتا ہے کہ مراد بعض حدیث ہے۔

ساری حدیث نہیں۔ (فتح)

٣٨٦١۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَّإِنْ كَانَ عَلٰى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبٰى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلٰى ذٰلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوْا فَتَكَلَّمُوْا فِيهِ فَلَمَّا أَبٰى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلٰى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلٰى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَّجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ

٣٨٦١۔ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے اس نے روایت کی ہے اپنے چچا سے اس نے کہ خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے اس نے سنا مروان اور مسور سے دونوں خبر دیتے تھے حضرت ﷺ کی خبر سے عمرہ حدیبیہ کے باب میں اور تھا اس چیز میں کہ خبر دی مجھ کو عروہ نے ان دونوں سے یہ کہ جب تحریر کی حضرت ﷺ نے سہیل سے (جو مکے والوں کا وکیل تھا) دن حدیبیہ کے اوپر قضیہ تعیین مدت کے اور تھا اس چیز میں کہ شرط کی سہیل نے یہ کہ اس نے کہا کہ جو ہم میں سے تمہاری طرف آئے اس کو آپ ہماری طرف پھیر دیں اور ہمارے اور اس کے درمیان مانع نہ ہوں اگرچہ تمہارے دین پر ہو اور انکار کیا' سہیل نے یہ کہ صلح کرے حضرت ﷺ سے مگر اسی شرط پر تو مسلمانوں نے اس شرط کو برا جانا اور ان پر دشواری آئی سو انہوں نے اس میں کلام کیا سو جب انکار کیا سہیل نے یہ کہ صلح کرے حضرت ﷺ سے مگر اس شرط پر تو حضرت ﷺ نے اس کو قبول کیا اور اس کو تحریر کر دی سو حضرت ﷺ نے اس دن ابو جندل کو اس کے باپ سہیل کی طرف پھیر دیا یعنی موافق شرط کے اور کوئی مردوں میں سے حضرت ﷺ کے پاس اس مدت صلح میں نہ آیا مگر کہ حضرت ﷺ نے اس کو مشرکوں کی طرف پھیر دیا اگرچہ مسلمان تھا اور آئیں مسلمان عورتیں ہجرت کر کے مکے سے مدینے میں یعنی اس مدت صلح میں سو تھی ام کلثوم بیٹی عقبہ کی ان لوگوں میں سے جو حضرت ﷺ کی طرف نکلے اور وہ جوان تھی یا بالغ ہونے کے قریب پہنچی تھی تو اس کے گھر والے آئے حضرت ﷺ کو سوال کرتے تھے کہ ان کو ان کی طرف پھیر دیں یہاں تک کہ اتارا اللہ نے مسلمان عورتوں کے حق میں جو اتارا۔

مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَآءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ.

۳۸٦۲۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْأٰيَةِ ﴿يَاۤأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ وَعَنْ عَمِّهٖ قَالَ بَلَغَنَا حِيْنَ أَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّرُدَّ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا أَنْفَقُوْا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَهٗ بِطُوْلِهٖ.

۳۸٦۲۔ ابن شہاب نے کہا اور خبر دی مجھ کو عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کی بیوی نے کہا کہ تھے حضرت ﷺ امتحان کرتے جو ہجرت کرتی مسلمان عورتوں میں سے ساتھ اس آیت کے کہ اے پیغمبر! جب تیرے پاس مسلمان عورتیں آئیں اور نیز ابن شہاب سے روایت ہے کہ ہم کو خبر پہنچی جب کہ حکم کیا اللہ نے اپنے رسول کو یہ کہ پھیر دیں مشرکوں کو جو خرچ کیا انہوں نے اس پر جس نے ہجرت کی ان کی بیویوں سے یعنی جو انہوں نے مہر میں دیا ہے ان کو واپس کر دیں۔ کہا ابن شہاب نے اور ہم کو خبر پہنچی کہ ابو بصیر پس ذکر کیا اس کے قصے کو دراز

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ جب ام کلثوم ہجرت کر کے مدینے میں آئی تو اس کے دو بھائی مدینے میں اس کو لینے کے لیے آئے دونوں نے حضرت ﷺ سے کہا کہ اس کو ان کی طرف پھیر دیں سو توڑا حضرت ﷺ نے عہد جو آپ کے اور مشرکوں کے درمیان تھا عورتوں کے حق میں خاص کر یعنی اور عہد اور پیمان سب بدستور رہا صرف عورتوں کو اس سے مستثنیٰ کیا پس اتری آیت روایت کیا ہے اس کو ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اور ساتھ اس کے ظاہر ہو گئی مراد ساتھ قول اس کے باب کی حدیث میں یہاں تک کہ اتارا اللہ نے مسلمان عورتوں کے حق میں جو اتارا یعنی مستثنیٰ اور مخصوص کیا ان کو مقتضی صلح سے اوپر پھیر دینے اس شخص کے جو ان میں سے مسلمان ہو کے آئے اور اس کا بیان کتاب النکاح کے اخیر میں آئے گا اور امتحان کی شرح بھی نکاح میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (فتح)

۳۸٦۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ إِنْ صُدِدْتُّ عَنِ

۳۸٦۳۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عمرہ کرنے کو نکلے فتنہ حجاج کے دنوں میں (جب کہ وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے واسطے مکے میں آیا تھا) سو

الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر میں خانے کعبے سے روکا گیا تو ہم کریں گے جیسے ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا سو اس نے عمرے کا احرام باندھا اس سبب سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال عمرے کا احرام باندھا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح حج میں گزر چکی ہے۔

٣٨٦٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ وَقَالَ إِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

٣٨٦٤۔ حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرے کا احرام باندھا اور کہا اگر میرے اور خانے کعبے کے درمیان کوئی چیز حائل ہوئی تو البتہ کروں گا میں جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جب کہ کفار قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیت اللہ کے درمیان مانع ہوئے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی کہ البتہ تمہارے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیروی ہے بہتر۔

٣٨٦٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ لَّا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيْلَ

٣٨٦٥۔ حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بعض بیٹوں نے اس کو کہا کہ اگر تو اس سال ٹھہرتا یعنی عمرے کے واسطے خانے کعبے میں نہ جاتا تو بہتر ہوتا اس واسطے کہ میں ڈرتا ہوں کہ تو بیت اللہ میں نہ پہنچے' ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کرنے کو نکلے تو کفار قریش کعبے کے آگے حائل ہوئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کو ذبح کیا اور سر کے بال منڈوائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بال کتروائے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرے کو اپنے اوپر واجب کیا سو اگر میرے اور خانے کعبے کے درمیان راہ خالی ہوئی تو میں طواف کروں گا اور اگر میرے اور کعبے کے درمیان کوئی چیز حائل ہوئی تو کروں گا جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سو ایک گھڑی چلے پھر کہا کہ نہیں دیکھتا میں حال حج اور عمرے کا مگر ایک یعنی بیچ جواز حلال ہونے کے دونوں سے

بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرٰى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ فَطَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا وَّسَعْيًا وَّاحِدًا حَتّٰى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا.

ساتھ بند ہونے کے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ واجب کیا میں نے حج کو ساتھ عمرے کے سو ایک طواف کیا اور ایک سعی کی یہاں تک کہ دونوں سے اکٹھے حلال ہوئے۔

٣٨٦٦۔ حَدَّثَنِيْ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُوْنَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ إِلٰى فَرَسٍ لَّهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِيْ بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِيْ بِذٰلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَآءَ بِهِ إِلٰى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتّٰى بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِيْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ.

٣٨٦٦۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ لوگ چرچا کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مسلمان ہوئے پہلے عمر رضی اللہ عنہ کے اور حالانکہ اس طرح نہیں لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیبیہ کے دن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اپنا گھوڑا لانے بھیجا جو ایک انصاری مرد کے پاس تھا کہ اس پر سوار ہو کے کفار قریش سے لڑے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نزدیک بیعت لیتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہ ہوئی سو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر جا کر گھوڑے کو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور عمر رضی اللہ عنہ لڑائی کے واسطے ہتھیار پہنتے تھے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیعت کرتے ہیں سو چلے اور ان کے ساتھ گیا یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پس یہ حال ہے جس کا لوگ چرچا کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور کہا ہشام بن عمار نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ولید بن مسلم نے اس نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد نے اس نے کہا خبر دی ہم کو نافع رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ لوگ حدیبیہ کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے درختوں کے سائے

وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوْا فِيْ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُوْنَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ.

میں متفرق ہوئے سو ناگہاں میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت ﷺ کو گھیرے ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں سو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عبداللہ! دیکھ کیا حال ہے لوگوں کا کہ اپنی آنکھوں سے حضرت ﷺ کو دیکھتے ہیں سو پایا اس نے ان کو حضرت ﷺ سے بیعت کرتے ہیں تو اس نے بیعت کی پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پھرے سو عمر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ﷺ سے بیعت کی۔

فائدہ: اور یہ سبب جو اس حدیث میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ سے پہلے بیعت کی غیر اس سبب کے ہے جو پہلے گزرا اور ممکن ہے تطبیق درمیان اس کے ساتھ اس طور کے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو گھوڑا لانے کے واسطے بھیجا اور لوگوں کو جمع ہوئے دیکھا پس کہا کہ دیکھ کیا حال ہے لوگوں کا سو ابتدا کی اس نے ساتھ معلوم کرنے حال ان کے پس پایا اس کو بیعت کرتے سو بیعت کی پھر متوجہ ہوا طرف گھوڑے کی اور اس کو لایا اور دوہرایا اس وقت جواب کو اپنے باپ پر۔ (فتح)

۳۸٦۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيْبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

۳۸٦۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے ساتھ تھے جب کہ آپ ﷺ نے عمرہ کیا سو آپ ﷺ نے طواف کیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ طواف کیا اور آپ نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی سو ہم پردہ کرتے تھے آپ کو کفار مکہ سے تاکہ کوئی آپ کو کچھ تکلیف نہ پہنچادے۔

فائدہ: اور یہ واقعہ عمرہ قضا کا ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں تھے جو بیعت رضوان میں حاضر ہوئے اور آئندہ سال تک جیتے رہے اور حضرت ﷺ کے ساتھ عمرہ قضا میں نکلے۔

۳۸٦۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِيْنٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّيْنَ أَتَيْنَاهُ

۳۸٦۸۔ حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ جب سہل بن حنیف صفین (ایک جگہ کا نام ہے درمیان عراق اور شام کے اس میں معاویہ اور علی رضی اللہ عنہ کے درمیان لڑائی ہوئی تھی) سے آئے تو ہم اس کے پاس گئے اس سے خبر پوچھنے کو تو سہل رضی اللہ عنہ

نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلٰى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هٰذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَّا نَدْرِيْ كَيْفَ نَأْتِيْ لَهُ.

نے کہا کہ اپنی رائے کو تہمت کرو یعنی اس پر اعتماد نہ کرو اس لڑائی میں کہ اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ اپنی رئے سے کرتے ہو سو البتہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا دن ابو جندل کے یعنی صلح حدیبیہ کے دن کہ ابو جندل مسلمان ہو کے زنجیروں میں چلتا آیا اور حضرت ﷺ نے اس کو اس کے باپ کافر کی طرف پھیر دیا موافق عہد و پیمان کے اور اگر میں حضرت ﷺ کے حکم کو پھیر سکتا تو البتہ پھیرتا اور اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں اور نہ رکھیں ہم نے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر واسطے ایک کام کے کہ ہم کو غمناک کرے یعنی لڑائی صفین کی مگر کہ آسان کیا انہوں نے ہم کو ایک کام کہ پہچانتے تھے ہم اس کو پہلے اس امر سے یعنی مسلمانوں کا اتفاق اور ان کی مصلحت نہیں بند کرتے ہم اس فتنے سے ایک طرف کو مگر کہ اس کی دوسری طرف کھل جاتی ہے ہم نہیں جانتے کہ اس کی کیا تدبیر کریں جس سے فتنے کا دروازہ بند ہو۔

فائدہ: یہ کہنا سہل کا اور پھرنا اس وقت تھا جب کہ جنگ صفین کے بعد منصف آئے اور انہوں نے چاہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے درمیان صلح کرا دیں اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایک سبب سے راضی نہ ہوئے اور مقصود سہل کا اس کی خبر دینا تھی کہ صلح نہ ہوئی اور فتنہ فساد دور نہ ہوا اور یہ جو کہا کہ البتہ میں حضرت ﷺ کے حکم کو پھیرتا یعنی کافروں کے ساتھ لڑتا اور نہ راضی ہوتا اس صلح پر جو حضرت ﷺ نے کفار قریش کے ساتھ حدیبیہ میں کی یعنی میں نے اپنی اس رائے پر اعتماد نہ کیا اور اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے یعنی ساتھ صلاح مسلمانوں کے اور سلامت رہنے ان کے قتل سے۔ (ت)

٣٨٦٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى

٣٨٦٩۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت ﷺ میرے پاس آئے حدیبیہ کے دنوں میں اور جوئیں میرے منہ پر گرتی تھیں سو فرمایا کہ کیا تیرے سر کے کیڑے تجھ کو تکلیف دیتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں فرمایا تو بالوں کو منڈوا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلا یا

وَجْهِيْ فَقَالَ أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ أَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ أَيُّوْبُ لَا أَدْرِيْ بِأَيِّ هٰذَا بَدَأَ.

ایک قربانی ذبح کر' ایوب نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں میں سے کون چیز اول حضرت ﷺ نے فرمائی۔

٣٨٧٠۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ قَالَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَّاقَطُ عَلٰى وَجْهِيْ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ بِهٖٓ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾.

٣٨٧٠۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ میں حضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم احرام باندھے تھے اور البتہ ہم کو مشرکوں نے گھیرا تھا اور میرے بال دراز تھے کن پٹیوں سے نیچے پڑتے تھے تو جوئیں میرے منہ پر گرنے لگیں سو حضرت ﷺ مجھ پر گزرے اور فرمایا کہ کیا سر کے کیڑے تجھ کو ایذا دیتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں' اور یہ آیت اتری سو جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کو تکلیف ہو اس کے سر میں تو اس پر بدلہ ہے بسبب توڑنے احرام کے روزے سے یا خیرات سے یا قربانی سے۔

بَابُ قِصَّةِ عُكْلٍ وَّعُرَيْنَةَ.

باب ہے بیان میں قصے عکل اور عرینہ کے۔

فائدہ: عکل اور عرینہ عرب کے دو قبیلوں کا نام ہے ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ تھا یہ قصہ بعد جنگ ذی قرد کے۔

٣٨٧١۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِّنْ عُكْلٍ وَّعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوْا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَّلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ وَّاسْتَوْخَمُوا

٣٨٧١۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عکل اور عرینہ کے چند لوگ مدینے میں آئے اور مسلمان ہوئے سو انہوں نے کہا کہ یا حضرت! ہم شیر دار جانور رکھنے والے ہیں اور ہم زمیندار کھیتی والے نہیں یعنی ہم جنگلی ہیں ہماری عادت دودھ پینے کی ہے سو ان کو مدینے کی آب و ہوا موافق نہ پڑی سو حکم دیا ان کو حضرت ﷺ نے ساتھ چند اونٹوں کے اور چرواہے کے اور حکم دیا ان کو کہ نکل کر وہاں جا رہیں اور ان کا دودھ اور

الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَّرَاعٍ وَّأَمَرَهُمْ أَنْ يَّخْرُجُوْا فِيْهِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوْا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوْا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوْا فِيْ نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ وَّأَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ.

پیشاب پئیں سو وہ چلے یہاں تک کہ جب پتھریلی زمین کے کنارے میں پہنچے تو مرتد ہوئے بعد اسلام اپنے کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار کے اونٹوں کو ہانک لے چلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑنے والوں کو ان کے پیچھے بھیجا وہ پکڑے آئے سو حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سزا دینے ان کے تو اصحاب نے گرم سلائیاں ان کی آنکھوں میں پھیریں اور ان کے ہاتھ کاٹ ڈالے اور چھوڑے گئے پتھریلی زمین کے کنارے میں یہاں تک کہ اسی حال میں مر گئے۔ قتادہ نے کہا کہ ہم کو خبر پہنچی اس کے بعد کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کرنے پر رغبت دلاتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع کرتے تھے یعنی ہاتھ پاؤں' ناک' کان کاٹنے سے اور کہا' شعبہ اور ابان اور حماد نے قتادہ سے من عرینہ یعنی ان راویوں نے صرف عرینہ پر اقتصار کیا ہے کہ وہ لوگ عرینہ میں سے تھے اور یحییٰ وغیرہ نے کہا کہ قبیلہ عکل میں سے تھے۔

فائدہ: اور مثلہ کی شرح آئندہ آئے گی۔

٣٨٧٢۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰى أَبِيْ قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهٗ بِالشَّأْمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوْا حَقٌّ قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ

٣٨٧٢۔ حضرت ابو رجاء مولیٰ ابو قلابہ سے روایت ہے اور تھا وہ ساتھ ابو قلابہ کے شام میں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن لوگوں سے مشورہ لیا کہا کہ تم اس قسامت میں کیا کہتے ہو کہ حق ہے یا نہیں لوگوں نے کہا کہ حق ہے کہ حکم کیا ہے ساتھ اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا ہے ساتھ اس کے جانشینوں نے جو تجھ سے پہلے تھے اور ابو قلابہ اس کے تخت کے پیچھے تھا سو کہا عنبسہ بن سعید نے پس کہاں ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی عرنیوں کے حق میں کہ سب کو قصاص میں مار ڈالا اور قسامت کا حکم نہ کیا' ابو قلابہ نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وہ حدیث بیان

قَالَ وَأَبُوْ قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيْرِهِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ فَأَيْنَ حَدِيْثُ أَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ إِيَّايَ حَدَّثَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ.

کی اور کہا عبدالعزیز بن صہیب نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ قبیلہ عرینہ میں سے تھے اور کہا ابو قلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ عکل میں سے تھے اور ذکر کیا ان کے قصے کو۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح دیات میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

❀......❀......❀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

کتاب المغازی